افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

بہ صحت تمام وسعی مالاکلام حسب فرمایش ابوالنعیم محمد افضل الدین صاحب وکیل

فرایض النعیمی

موسوم بہ

منطق وراثت

سنہ ۱۳۰۶ھ

تاریخ کتاب ہذا منطق وراثت

مولفۂ ناچیز وکمترین ابوالنعیم محمد افضل الدین وکیل

در مطبع مقنن دکن جنگلگوڑہ حیدرآباد در رونق طبع یافت

بار اول ۶۰۰ — بلا محصول عہ ۱ر — مع محصول عہ ۱۲ر

غلطنامہ متعلق وراثت

التماس ضروری

ناظرین کی خدمت مین گذارش ہے کہ اول اس غلطنامہ سے صحت کرلین اور بعدہ ملاحظہ فرمائین بلاصحت ملاحظہ فرماکے دہوکہ نہ کھائین۔

[illegible]	[illegible]	سطر	غلط	صحیح	[illegible]	[illegible]	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۱	۲	۳	۴	۵
۰	۱	آخر	مولوی مولای موالات	مولای موالات	۲۱۵	۶۹	۱۶	سہم دختر کو ملے	سہم ۱ دختر کو ملے
۰	۲	۲۰	سندنا	ستیدنا	۲۳۲	۷۸	۱۱	خواہر اخیافیہ ۶	خواہر اخیافیہ ۶
۱	۳	۱۰	قدیر	تقدیر	۲۳۶	۸۰	۱۷	معتبر	متغیر
۱۰	۶	۶	غریق وحریق وم	غریق وحریق اور وہ	۲۵۵	۸۹	۱۶	جب	حسب
			شخص ہے	شخص ہے	”	”	”	روش	روس
۱۵	۶	۱۷	نسبت	نسب	۲۵۸	۹۰	۱۸	بطن دوم کے پہلے	(۲) چاہیے
۱۷	۶	۲۰	نسبت	نسب				پسر کو (۱) ہے	
۵۲	۱۱	۳	متباین	متبائن	”	”	۲۶	بحالہ (۲) حق قول	(۲) چاہیے
۹۶	۱۸	۱۵	مترکہ	متروکہ				امام محمد (۳) ہے	
۱۰۹	۲۱	۱۶	خبریہ	جزیہ	۲۶۸	۹۷	۱۰	نیک	نزدیک
۱۲۰	۲۴	۱۲	نہوسنگے	ہوینگے	۲۷۱	۹۸	۱۳	ذوی	ذوی الفروض
۱۶۰	۴۵	۱	حاجبت	حاجب	۲۷۵	۱۰۰	۶	خالہ اخیافیہ	خالہ اخیافیہ
۱۷۱	۴۷	۹	قرابت ہون	دو قرابت ہون	۲۸۱	۱۰۲	۸	خواہرن	خواہران
۱۸۸	۵۳	۱۱	مجرح	مخرج	۲۸۳	۱۰۳	۴	خواہر علاتیہ	خواہر علاتیہ ۲
۱۹۰	”	۲۰	مجرج	مخرج	”	”	۶	کہ مانند	کہ ہمہ مانند
۲۰۹	۶۱	۱۶	۴ و ۵ = ۱۶	۴ و ۵ = ۱۶	”	”	۷	خواہر کو	خواہر حقیقی کو
۲۱۰	۶۲	۱۸	شوہر	شوہر	۲۸۷	۱۰۴	۵	خیض	حیض
۲۱۴	۶۸	۳	خواہران	خواہران	۲۸۸	۱۰۴	۱۰	ذکو	ذکور

نمبر فریضہ	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵
۲۸۹	۱۰۴	۱۷	پسر	پسر ۲
״	״	۱۸	•	مستلہ سن (۴)
•	۱۱۹	۱	اگر ذوی الفروض	ذوی الفروض ہوں
•	۱۲۲	۲	مفروب ۵	مفروب ۲۵
•	״	۱۴	•	حاملہ از راہ
۱۸۲	•	•	•	نقشہ نمبر (۳) بخانہ (۱۴) لفظ باز وجہ چاہیے —
۲۵۷	نقشہ نمبر ۸	•	متعلق فریضہ ۲۵۵	متعلق فریضہ ۲۵۷
۲۷۲	نقشہ نمبر ۹	•	متعلق فریضہ ۲۷۰	متعلق فریضہ ۲۷۲
۲۷۶	نقشہ نمبر ۱۰	•	متعلق فریضہ ۲۷۴	متعلق فریضہ ۲۷۶
۲۸۵	نقشہ نمبر ۱۱	•	متعلق فریضہ ۲۸۳	متعلق فریضہ ۲۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ و صحبہ اجمعین

فرض واجب ہر فرد بشر کا۔ حمد اوس خالق اکبر کا ہے جسنے میراث کو اٹھارہ[۱] مستحقین پر تین آیت مین تقسیم کر دیا اور طریقہ اوسکی تقسیم کا بغیر مسئلہ کشی کے اپنے نبی کریم کو تعلیم کر دیا۔

وصف کرتا ہون رب اکرم کا ۔ جو کہ موجد ہے ہر دو عالم کا
ایک لحظہ مین خلق ہجدہ ہزار ۔ نکتہ کن سے کر دیا اظہار
باصفات کمال ذات اوسکی ۔ عیب و نقص و زوال سے ہے بری
خالق و عالم و مرید و قدیر ۔ متکلم سمیع و حی و بصیر
نہ حلول و نہ اتحاد اوس سے ۔ نہ مماثل وہ ہے کسی کس سے
نہ کسیکو مباینت کی مجال ۔ ماسوے کو نہ داخل اوسمین محال

(۱) اٹھارہ مستحقین یہہ ہین بارہ ذوالفروض و عصبہ و مولی الموالات و مقر لہ اور موصی لہ بجمیع مال اور موصی لہ دوسرے۔

دوست دشمن کا ہی وہ رزق رسان ‏ ‏ ‏ ‏ عجب حیران نہین ہی اوسکے بیان
از سمک تا سماک سب تابع ‏ ‏ ‏ ‏ ذرہ ذرہ ہے اوس طرف راجع
وصف اوسکا مین کیا کرون ظاہر ‏ ‏ ‏ ‏ حمد مین جسکی انبیا تھا قاصر
شوکتا بس نکر کلام کو طول ‏ ‏ ‏ ‏ عدل کر جانب نعت رسول

درود و نامحدود رب معبود اوسی نبی محمود پر جس نے قبل ظہور بطون کے بلالحاظ نسب اربعہ ناسخہ دین کا ترمیم کر دیا اور سلام باکرام اوس رسول خیر الانام پر جسنے تفصیل حصص ذو الارحام باوجود عدم تشریح کے کلام اعجاز نظام مین صحابہ کرام کو بخوبی تفہیم فرمادیا۔

واہ کیسا نبی قدس مقام ‏ ‏ ‏ ‏ ماسوے اللہ سے واجب الاکرام
عرش و کرسی و لامکان سے گذر ‏ ‏ ‏ ‏ پہنچا اوس جا نہین کسیکو خبر
قاب قوسین اوس سے بھی ادنے ‏ ‏ ‏ ‏ قرب مین فرق کچھ وہان نہ رہا
اپنی عترت کا وہان لیا نہ وہ نام ‏ ‏ ‏ ‏ یہ شفاعت سے کیے ہمارے سہام
جملہ ادیان کی اوسنے کر تنسیخ ‏ ‏ ‏ ‏ دین کی اپنے کر دیا تصحیح
اوسکے مذہب کو سب پہ ہی ترجیح ‏ ‏ ‏ ‏ مسئلہ اوسکے دین کا ہے صحیح
شوکتا تو کہان و تیری زبان ‏ ‏ ‏ ‏ اوسکے اوصاف کر سکے تو بیان
ہی مناسب کہ پڑھ درود و سلام ‏ ‏ ‏ ‏ مغفرت چاہ لے از رب انام
ہے خدایا تو سامع دعوات ‏ ‏ ‏ ‏ ذات تیری ہے قاضی الحاجات
مقصدین سب ہی دنیوی دینی ‏ ‏ ‏ ‏ جلد برلا تو طفیل سے نبی کے
کچھ نہ طاعت کیا نہ خیر کا کام ‏ ‏ ‏ ‏ پر ہون پیارے نبی کا تیری غلام

اللہم صل وسلم علی خیر خلقک سیدنا محمد خیر الانام وعلی آلہ العظام واصحابہ الکرام خیر صلوٰۃ وسلام الی یوم القیام۔

سبب تالیف

اضعف العباد اقل الفطرت ابو النعیم محمد افضل الدین شوکت۔ اپنے والد ماجد عالم با عمل مستعد فاضل کامل ہادی آگاہ دل یگانہ زمان اوستاد دوران مولانا مولوی محمد جمال الدین مدظلہ سے جب علم فرائض تحصیل کیا اصول کو اوسکے نہایت جامع پایا تب یہہ خیال خاطر مین متمکن ہوا کہ علم عربی کا حاصل کرنا نہایت دشواری ہے اکثر امزجہ اس زمانہ کے بوجہ دقت اوس سے عاری ہین لہذا اوسکو ٹہیک ٹہیک اردو مین جمع کرون تا عام فہم ہو جاے پس کتب متداولہ مطولہ مثل سراجی و شریفی و فتاوی در المختار و فرائض ارتضیہ وغیرہ سے جمع کرکے یہہ مجموعہ مرتب کیا اور مایہ سرمدی و سعادت ابدی جانکر نام اسکا مشعر تاریخ۔ فرائض النعیمی ۔ رکہا۔ چونکہ ۱۳۱۳ ہجری مین نظر ثانی کیا اس لیے نام مکرر بلحاظ سنہ نظر ثانی منطق وراثت قرار دیا۔ ۱۳۰۶ء

سبب ثانی

جب اس ناچیز کو فن قانون دانی کا شوق ہوا۔ اوسیطرح اعلی مقننین کو پیدا کرنے کا ذوق ہوا۔ ہزار ہزار شکر اوس حاکم مطلق کو کہ اوس نے ایک اعلیٰ ترین مقننین مولانا مولوی سید علی الدین صاحب وکیل درجہ اول کی شاگردی سے فیضیاب فرمایا جسکا مثل فی زمانا کمیاب ہے اون کی تعریف کرنا بمصداق اسکے کہ چھوٹا منہ بڑی بات ہے و نہ شکریہ اون کی تعلیم کا ادا ہو سکتا ہے۔

جب امتحان دینے کا موقع درپیش ہوا کوئی رسالہ علم فرائض کا اردو مین ایسا حاوی و جامع نپایا جو ہرکس و ناکس اوس سے بہرہ مند ہو سکے اسلیے رسالہ ہذا کی نظر ثانی کرکے دفعہ وار مرتب کیا تا پسند یون کو

علی الخصوص امیدواران وکالت کو نہایت استمداد ہو۔

التماس

خدمات مین ناظرین با تمکین و شایقین منصفین کے عرض پیرا ہون کہ بحکم الانسان یساق السہو و النسیان کے جہان کہین غلطی پائین عیب پوشی فرمائین اور مزاج زمانہ سے امتزاج کر کے انگشت الزام نہ دھرین اور اس علم سے بہرہ ور ہو کر اس عاصی کے حق مین بعد تاخیر کرین سوا طریق بندگان عطا بر خطا، تو ہم گریزگی دعا کن دعا۔ اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ۲۵ باب اور ضمیمہ و خاتمہ پر ختم کیا۔

مقدمہ

تعریف مین علم فرایض کے

فرایض فرایض جمع فریضہ کی ہے اسکا مصدر فرض ہے اور فرض کے معنی لغت مین تقدیر اور قطع اور بیان کے ہین لیکن اصطلاح شرع مین فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اسیوجہ سے فرایض اس کا نام رکھا گیا کہ سہام مقررہ بیین ہین دلیل قطعی سے (۱) واقعی تعریف یہہ ہے کہ فرایض ایک علم ہے فقہ اور حساب کے اون قواعد کا جنسے ہر ایک وارث کا حصہ ترکہ سے معلوم ہو جاتا ہے (۲) موضوع اس کا ترکات ہے غرض اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو۔

میراث کا نام فرایض اسوجہ سے رکھا گیا کہ حق تعالی نے خود بذات پاک قسمت

(۱) دلیل قطعی سے قرآن مجید مراد ہے۔ کذا فی العالمگیری۔

(۲) کذا فی الدر المختار۔

کیا ہے اسی پر مخبر صادق[1] کا ارشاد ہے۔ تعلموا الفرائض و علموہا الناس فانہا نصف العلم[2] غایت اس علم کی بچنا خطا سے تقسیم ترکہ مین۔

باب اول

اصول و اصطلاحات کے بیان مین

فریضہ ۲ اصول استخراج علم فرائض کے تین ہین اول کتاب اللہ دوم حدیث نبوی سیوم اجماع امت (۳)

فریضہ ۳ قیاس کو فرائض مین کچھ دخل نہین ہے بخلاف جملہ مسائل متعلقہ عبادات و معاملات کے۔

فریضہ ۴ ترکہ کے معنی لغت مین متروک کے ہین اصطلاح شرع مین ترکہ وہ مال میت کا ہے جس مین حق غیر کا متعلق نہ ہو۔ (۴)

فریضہ ۵ کفن مسنون سے مرد کے لیے تین پارچہ اور عورت کے لیے پانچ پارچہ مراد ہے۔

فریضہ ۶ کفن کفایہ سے مرد کو دو پارچہ عورت کو تین پارچہ مراد ہین۔

فریضہ ۷ دین قوی وہ ہے کہ جسکے عین سے حق غیر کا متعلق ہو

فریضہ ۸ دین صحت وہ ہے کہ معائنہ سے یا گواہون سے ثابت ہووے یا حالت صحت مین میت نے اقرار کیا ہو۔

فریضہ ۹ دین مرض وہ ہے کہ صرف اقرار سے میت کے عالم مرض مین معلوم ہوا ہو۔

---

(۱) حضرت جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (۲) سیکھو اور سکھاؤ لوگون کو کیونکہ یہ نصف علم ہے۔
(۳) اجماع امت سے صحابہ کرام مراد ہین (۴) کذا فی غایت الاوطار۔

فریضہ ۱۰ مرض الموت اوس بیماری کا نام ہے کہ جسمین اندیشہ موت کا ہوا ور اسباب ظاہر مرد مکان سے باہر جانے عاجز ہوا ور معمولی کام سے معذور رہے گو فریش نہ ہو۔ عورت گھر کے روزانہ کام سے مقصر رہے اور مدت بیماری کی ایک سال سے زائد نہ ہو اگر مرض جنون ہو تو مدت چھ مہینہ ہے۔

توضیح اس مین غریق وحریق وہ شخص ہے جو صف جنگ مین کھڑا ہو یا رجم یا قصاص مین لیے جاتے ہون داخل ہے۔

فریضہ ۱۱ وصیت کا معنی لغت مین پند ونصایح کے ہے مگر اصطلاح شرع مین وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کسی شخص کو کسی چیز پر بعد موت اپنی مالک کرے۔

فریضہ ۱۲ موصی وصیت کرنے والا موصی لہ جسکے واسطے وصیت کی گئی وصی جسکو وصیت کی گئی موصی بہ وہ چیز جسکی وصیت کی گئی۔

فریضہ ۱۳ ارث ومیراث وموروث وہ ہے جو اندوسے وراثت دوسرے کو پہونچے۔

فریضہ ۱۴ مورث جس سے میراث پہونچتی ہے۔

فریضہ ۱۵ وارث کی جمع ورثہ ووارثین ہے وارث وہ ہے جو باقی رہے بعد فنا ہو جانے اوس شخص کے جس سے اسکا نسبت یا سبب ثابت ہے۔

فریضہ ۱۶ ذوالفروض وہ لوگ ہین جنکے نام سہام مقررہ ہین

فریضہ ۱۷ ذوالفروض نسبی وہ ہین جو قرابت نسبت کی رو سے رکھتے ہون۔

فریضہ ۱۸ ذوالفروض سببی سے شوہر و زوجہ مراد ہین۔

فریضہ ۱۹ عصبات[1] وہ لوگ ہین جو بعد جانے حصص ذوالفروض کے بقیہ مال کے لینے والے ہون۔

فریضہ ۲۰ عصبات نسبی وہ اشخاص ہین جو قرابت کی وجہ سے مستحق میراث ہوتے ہین۔

فریضہ ۲۱ عصبات سببی ہین مولی عتاقہ اور اوسکے عصبات نسبی داخل ہین۔

فریضہ ۲۲ مولی عتاقہ آزاد کرنے والے کو کہتے ہین۔

فریضہ ۲۳ عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے جسکی نسبت کرنے طرف میت کے درمیان مین عورت داخل نہ ہو۔

فریضہ ۲۴ عصبہ بغیرہا وہ عورت ہے جو عصبہ بنفسہ کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے مثلاً بھائی بہن کے ساتھ۔

فریضہ ۲۵ عصبہ مع غیرہا وہ عورت ہے جو عورت کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے مثلاً بہن بیٹے یا پوتے کے ساتھ۔

فریضہ ۲۶ ذوی الارحام وہ لوگ ہین جو از روے رحم کے قرابت رکھتے ہون اس علم مین وہ اشخاص مراد ہین درصورت فقدان ذوالفروض و عصبات کے مستحق میراث ہین۔

فریضہ ۲۷ سہام جمع سہم کی ہے بمعنی حصے کے جو مقررہ ہین

فریضہ ۲۸ سہام مقررہ چھ ہین نصف۔ آدھا حصہ یعنی $\frac{1}{2}$ ۔ ربع چوتھا حصہ یعنی $\frac{1}{4}$ ۔ ثمن آٹھوان حصہ یعنی $\frac{1}{8}$ ۔ ثلث تیسرا حصہ یعنی $\frac{1}{3}$

(۱) لغت مین بیٹے اور محیط اور پسران و خویشان کے معنی ہے۔

ثلثان دو تہائی یعنی ۲/۳۔ سدس چھٹا حصہ یعنی ۱/۶۔

فرضیہ ۲۹ عقد مولات وہ معاہدہ ہے کہ کوئی شخص مجہول النسب کسی شخص سے کہے کہ تو مجکو اپنی قوم مین ملالے تا حیات میری جو کچھ جنایت و جرم مجھ سے صادر ہوا وس کا تو کفیل ہوجا بعد مرنے میرے میرا ترکہ تو لیلے۔ وہ شخص دیگر قبول لے یہ عقد شرعاً جایز ہے۔ پس قبول کرنے والے کو مولای مولات یعنی (وارث از روے معاہدہ) کہا جائیگا بشرطیکہ موت تک یہ عقد فسخ نہ ہو۔ اور عاقد کا مسلمان ہونا شرط نہین (۱)

فرضیہ ۳۰ مقرلہ بالنسب علی الغیر وہ شخص ہے کہ جو کسی شخص مجہول النسب کے نسب کا اقرار کرے طرف غیر کے (یعنی رشتہ دار مقبولہ)

فرضیہ ۳۱ مقرلہ کے لیے تین شرطین لازمی ہین۔ اول نسب کا اقرار طرف غیر کے ہو نہ طرف اپنے اور وہ غیر مقر کا اقربائی نسبی سے ہو دوسری اس اقرار سے نسب مقرلہ کا غیر سے ثابت نہووے تیسری مقر اپنی حیات تک اسی اقرار پہ قایم رہے یعنی تا موت اس اقرار سے روگردان نہ ہو (۲)

تمثیل شرط اول

زید بکر سے کہے کہ تو میرا چچا یا بھائی ہے تو نسب کی نسبت طرف باپ یا جہا نیکے ہوئی یہ صحیح ہے اگر یون کہے کہ تو میرا بیٹا ہے یا پوتا ہے تب اس سے وارث جایز شرعی ہوجائیگا مقرلہ بالنسب علی الغیر نہوگا۔

(۱) (۲) کذا فی السراجی۔

تمثیل شرط دوم

زید خالد سے کہے کہ تو میرا بھائی یا چچا ہے اور زید کا باپ یا دادا اسکی تصدیق کرے تو وہ مقرلہ نہ ہوگا بلکہ وارث نسبی ہو جاوے گا۔

فریضہ ۳۲ بیت المال اگرچہ کہ چار قسم کا ہے لاکن متروکہ لاوارث کا بیت المال قسم چہارم ہے یعنی وہ بیت المال کہ جسمین لقطہ (۱) و مال لاوارث و دیت مقتولین کہ جنکا کوئی ولی نہ ہو داخل کیا جاتا ہے اور جس سے لقیط اور فقرا اور اون لوگون کا جنکا کوئی ولی نہو نفقہ و خرچ دوا و کفن و دیت جنایت وغیرہ ادا ہوتا ہے (۳)

فریضہ ۳۳ ذمی وہ شخص ہے جو اہل اسلام سے نہو مگر تابع اہل اسلام کا ہو گیا ہوا اور اہل اسلام نے اوسکے جان و مال کا ذمہ لیلیا ہو۔

فریضہ ۳۴ مستامن وہ شخص ہے جو اہل اسلام سے اور واسطے تجارت وغیرہ کے اجازت طلب کرکے ایک سال کے لیے دار الاسلام مین آیا ہو۔

فریضہ ۳۵ حربی سے کفار مراد ہین۔

فریضہ ۳۶ عینی و حقیقی وہ ہین جو ایک باپ اور ایک مان سے پیدا ہون۔

فریضہ ۳۷ علاتی جو ایک باپ دو مان سے پیدا ہون۔

فریضہ ۳۸ اخیافی جو ایک مان دو باپ سے ہون جنکو (مادر جلو) کہتے ہین۔

---

(۱) لقطہ وہ مال ہے جو پڑا پاوے اور اوسکا کوئی مالک نہو (۲) لقیط وہ زندہ بچہ ہے جو پڑا پاوے کیونکہ بوجہ خوف عسرت و تہمت زنا کے لوگ ڈالدیتے ہین اور اوسکا کوئی والی و وارث نہو (۳) کذا فی السراجی۔

فریضہ ۳۹ حجب لغت مین بمعنی باز رکھنے کے ہے اور شرع مین بمعنی باز رکھے گئے حصہ کے ہے خواہ کل حصہ ہو یا بعض۔

فریضہ ۴۰ حجب نقصان وہ ہے جو حصہ مین کمی واقع ہو۔

فریضہ ۴۱ حجب حرمان وہ ہے جس سے بالکلیہ محروم ہو جائے

فریضہ ۴۲ حاجب وہ شخص ہے جس سے دوسرے کے حصہ مین کمی واقع ہو یا دوسرا شخص محروم ہو جاے۔

فریضہ ۴۳ محجوب وہ شخص ہے جسکا حصہ کم ہوا ہو یا محروم ہو گیا ہو

فریضہ ۴۴ محروم وہ شخص ہے جو بالکل محروم ہو جاے میراث سے۔

فریضہ ۴۵ مخرج اوس عدد کا نام ہے جس سے حصے ورثہ کے صحیح نکل آئین۔

فریضہ ۴۶ عول مخرج کے بڑہانے کو کہتے ہین۔

فریضہ ۴۷ رد مخرج کے گھٹانے کو کہتے ہین۔

فریضہ ۴۸ رؤس جمع راس کی ہے بمعنی ذات وارث لیا گیا ہے۔

فریضہ ۴۹ متماثل وہ اعداد ہین جو آپسمین مساوی ہون۔ مثلاً ۲ و ۲۔ ۴ و ۴۔ ۸ و ۸۔

فریضہ ۵۰ متداخل وہ اعداد ہین کہ ایک عدد دوسرے عدد سے از روے تفریق برابر فنا ہو جاے اور کچھ کسر باقی نرہے۔ مثلاً ۲ و ۶۔ ۳ و ۱۲۔ ۵ و ۲۵۔

فریضہ ۵۱ متوافق وہ اعداد ہین جو ایک عدد دوسرے عدد کو بکرات فنا نکر سکے بلکہ تیسرا عدد یعنی جو کسر رہتا ہے وہ فنا کرے مثلاً ۴ و ۶

۸ و ۱۴ - ۱۶ و ۲۰ - ۳۰ و ۹۰ - بشرطیکہ کسر واحد نہ ہو

فریضہ ۵۲ متباین وہ اعداد ہین جو ازروے تفریق یکدوسرے کو فنا کرکے جو کسر باقی رہتا ہے وہ واحد ہو مثلاً - ۴ و ۵ - ۲ و ۹ - ۳ و ۱۳ -

فریضہ ۵۳ مفنی وہ عدد ہے جو تمام عدد کو فنا کرکے باقی رہتا ہے۔ مثلاً ۸ و ۱۲ مین مفنی (۴) ہے - ۳۰ و ۹۰ مین مفنی (۱۰) ہے اور ۴ و ۵ مین مفنی (۱) ہے۔

فریضہ ۵۴ جو عدد مفنی ہوتا ہے اوسکو وفق کہتے ہین۔

فریضہ ۵۵ تخارج وہ ہے کہ کوئی وارث کوئی چیز ترکہ سے برضامندی دیگر ورثہ لیکر جدا ہو جاے۔

فریضہ ۵۶ بعد ممات ایک شخص کے ورثہ مین تقسیم ترکہ ہونے پائی تھی کہ اون ورثہ مین سے بعض فوت ہو جاوین تو بہ ترتیب تقسیم کرنے کو مناسخہ کہتے ہین۔

فریضہ ۵۷ ازروے مسئلہ کے جو حصہ کہ ہر وارث کو ملتا ہے وہ حصہ دوسرے مسئلہ مین ما فی الید کے نام سے موسوم ہے۔

فریضہ ۵۸ بلا کسر تقسیم کرنے کو تصحیح کہتے ہین۔

فریضہ ۵۹ مرتد وہ شخص ہے جو حالت اسلام سے کفر اختیار کرے

فریضہ ۶۰ للذکر مثل حظ الانثیین۔ اور للذکر ضعف الانثیٰ کے یہ معنی ہین کہ مرد کو دو حصہ عورت کو ایک حصہ۔

فریضہ ۶۱ ثلثا المثلثین کے یہ معنی ہین کہ ایک وارث کو نصف اور ایک کو سدس۔

فریضہ ۶۲ جدہ ابویہ سے دادی مراد ہے۔

فریضۂ ۶۳ جدہ امیہ سے نانی مراد ہے۔

فریضۂ ۶۴ تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین اون بھائی بہن مین ہوتی ہے جو مساوی الدرجہ اور مساوی السبب ہون۔

تمثیل

بیٹا و بیٹی اور پوتا و پوتی۔ بھائی بہن خواہ حقیقی ہون یا علاتی تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین کے ہوگی۔ بیٹی و پوتا ہو تو بیٹی حصہ مقررہ پاسیگی پوتا عصبہ ہوگا۔ اور پوتا و پروتی مین پوتا وارث ہوگا پروتی محروم ہوگی کیونکہ مساوی الدرجہ نہین ہین۔

عم و عمہ رہے ہے عم وارث ہوگا عمہ محروم ہوگی کیونکہ عم عصبہ ہے اور عمہ ذوی الارحام مین ہے اگرچیکہ مساوی الدرجہ ہین لاکن مساوی السبب نہین ہین۔ اگر ماموں و خالہ ہون تو تقسیم للذکر ضعف الانثی کے ہوگی بوجہ مساوی الدرجہ و مساوی السبب کے۔

مستثنیٰ

برادر و خواہر اخیافی مین کسی حالت مین تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین کے نہوگی بلکہ از راہ تنصیف کے ہوگی۔

فریضۂ ۶۵ احد الزوجین کے لفظ سے شوہر و زوجہ سے کوئی ایک مراد ہے۔

فریضۂ ۶۶ عم چچا کو کہتے ہین جمع اسکی اعمام ہے۔ عمہ پھوپی کو کہتے ہین جمع اسکی عمات ہے۔ خال ماموں کو کہتے ہین جمع اسکی اخوال ہے۔

فریضۂ ۶۷ مقاسمہ یا یکدیگر نصفا نصف تقسیم کرنیکو کہتے ہین۔

فریضۂ ۶۸ اقل نصیبین سے وہ حصہ مراد ہے جو منجملہ دو حصون

کے جو کم حصہ ہو۔

فریضہ ۶۹ اسوء الحالین منجملہ دو حالتون کے وہ حالت مراد ہے جسمین حصہ دمی ہو۔

فریضہ ۷۰ خنثی سے قدرتی خنثی مراد ہے فی زماننا جو از خود خنثی بنتے ہین وہ خنثی نہین ہین بلکہ وہ ہیجڑے و مخنث ہین۔

فریضہ ۷۱ مسئلہ عادلہ وہ مسئلہ ہے جسمین عول و رد نہ ہوا ہو۔ مسئلہ عایلہ جسمین عول ہوا ہو۔ مسئلہ قاصرہ اوس مسئلہ کو کہتے ہین جسمین رد ہوا ہو

فریضہ ۷۲ لفظ امام سے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ مراد ہین۔

فریضہ ۷۳ لفظ شیخین سے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہما مراد ہین۔

فریضہ ۷۴ لفظ صاحبین سے امام ابو یوسف و امام محمد رحمتہ اللہ علیہما مراد ہین۔

فریضہ ۷۵ ظاہر روایت کے لفظ سے قول مفتی بہ مراد ہے۔

باب دوم

حقوق متعلق متروکہ کے بیان مین

فریضہ ۷۶ اگر مال میت مین حق غیر کا متعلق ہو گیا ہو تو اوسکو متروکہ نکہین گے جب متروکہ نہو تو اوس مین حقوق کا اجرا نہین ہو سکتا تاوقتیکہ حق غیر کا اوس سے اوٹھا دیا نجاوے اسی کو دین قوی کہتے ہین[1]

تمثیلات

الف زید نے صرف ایک ہی مکان ترکہ چھوڑا اور وہ بکر کے پاس

(۱) کذا فی نہایتہ الاوطار۔

رہون ہے پس جب تک مرتہن کا دین ادا نہ ہووے حقوق اوس سے
متعلق نہین ہوسکتے۔

ب. خالد نے ایک باغ خریدا ہنوز زر ثمن بائع کو نہین دیا تھا کہ مرگیا
پس جب تک زر ثمن بائع کو ادا نکیا جاوے مصارف ترکہ کے اوس سے
متعلق نہین ہوسکتے۔

ج. بکر نے صرف ایک غلام چھوڑا بجز اوسکے اور کوئی جایداد نہین ہے
اور اوس غلام کے ذمہ دیت یا جرمانہ یا تاوان واجب الادا ہے
پس اوسکی ادائی حقوق پر مقدم ہے۔

د. عمرو نے اپنا گھر زید کو کرایہ پر دیا اور زید سے پیشگی چند مہینون
کا کرایہ لے لیا پس مدت معینہ کا اجارہ ختم نہ ہوا تھا کہ عمرو مرگیا اور
بجز اوس گھر کے اور کوئی جایداد نہین ہے۔ اگرچیکہ عقد اجارہ فسخ ہوگیا
لیکن زید کرایہ دار مقدم ہوگا اور اپنا پیشگی واپس لینے مین تجہیز و
تکفین وغیرہ پر۔

دفعہ ۷. حقوق متعلق بہ ترکہ چار ہین اول حق تجہیز و تکفین میت
دوم حق اداے دیون سیوم حق وصیت بہ ثلث مال چہارم حق
وراثت۔

دفعہ ۸. حق تجہیز مین وہ سامان میت داخل ہے جو مرنے
کے وقت دفن تک ضروری ہون یعنی ایسے مصارف جو شرعاً جائز
ہون بلا فضول خرچی و بخالت کے (۱)

دفعہ ۹. فضول خرچی و بخالت دو طرح پر ہوتی ہے ایک تعداد سے

(۱) مصارف سوم و دہم و بستم و چہلم اسوجہ سے سامان میت مین داخل نہین ہین کہ ایسے مصارف شرعاً جائز نہین۔

دوسری قیمت سے تعداد سے کفن مسنون (۱) مراد ہے اس سے زیادہ دینا اسراف و فضول خرچی ہے اور اوس سے کم دینا تنگی و بخالت ہے۔ ازروے قیمت یہہ ہے کہ میت حالت زندگی مین جیسے روپیہ کے کپڑے پہنتا تھا پس اوس کا کفن اس سے زیادہ کیا تو اسراف ہے اوس سے کم ہوا تو تنگی و بخالت ہے (۲)

فریضہ ۸۰ کفن مسنون اوسوقت دیا جاے گا جب کہ اداے دیون مین نقصان نہ ہوتا ہو بعد تکفین کے اگر نقصان ہوتا ہے تو کفن کفایہ دیا جاے گا۔ (۳)

فریضہ ۸۱ بعد تجہیز و تکفین اگر کوئی قبر کھود کر کفن چرا لے اور میت مدفون ہو تو بار دیگر کفن دینا واجب نہین (۴)

فریضہ ۸۲ اگر میت قبر کے باہر برہنہ ہو تو مانند پہلے مرتبہ کے اوسکو کفن دینا ہوگا بشرطیکہ میت کا بدن درست ہو اگر درست نہ رہا ہو تو صرف ایک کپڑے مین دفن کرنا چاہیے اسی طرح کرنا ہوگا خواہ کبھی مرتبہ ہو (۵)

فریضہ ۸۳ اگر متروکہ اداے دیون و اجراے وصیت او حصص ورثہ مین تقسیم ہو گیا ہو تو صرف وارثون سے بقدر کفن کے واپس لیا جائیگا بحساب رسدی۔ اسیطرح ہر بار ہوگا جب تک کل مال میراث

(۱) مرد کو تین پارچہ یعنی ازار و پیراہن و لفافہ ازار و لفافہ از سر تا قدم ہوا اور پیراہن گردن سے قدم تک اور عورت کو پانچ پارچہ یعنی ازار و پیراہن و لفافہ و سینہ بند و دامنی۔ طول دامنی کا ۳ گز اور عرض اسقدر کہ سر عورت کا ڈہپ جاوے اور طول سینہ بند کا ۳ گز اور عرض بغل سے زانو تک کذا فی السراجی۔

(۲) (۳) کذا فی السراجی۔ (۴) (۵) کذا فی غایۃ الاوطار۔ و الطحطاوی۔

باقی ہو۔(۱)

حق دوم متعلق متروکہ

فریضہ ۸۴ بعد تجہیز و تکفین کے اداے دیون جو عباد کا ہو ادا کرنا واجب ہوگا۔

فریضہ ۸۵ دیون عباد کی تین قسمین ہین دین قوی دین صحت دین مرض۔ دین قوی مقدم ہے تجہیز و تکفین پر جسکا ذکر ہم نے فریضہ (۷۶ مین) کیا ہے۔ پس دین صحت اول ادا کیا چاہیے بعد دین مرض۔

فریضہ ۸۶ اگر میت نے حالت مرض مین کسی دین کا اقرار کیا اور وہ معائنہ سے ثابت ہو تو وہ دین صحت تصور کیا جاے گا۔

توضیح مہر زوجہ یا زوجگان کا دین صحت مین داخل ہے

فریضہ ۸۷ اگر ترکہ مستغرق دین ہو تو ورثہ کا تصرف اوسمین ناجایز ہے مگر حاکم کو تصرف کا اختیار ہے خواہ ترکہ دین سے کم ہو یا زاید (۲)

فریضہ ۸۸ اگر میت پر دین حق تعالی کا ہو مثلاً صوم و صلواۃ و زکوۃ و حج و فدیہ و کفارہ وغیرہ اور میت نے اوسکی ادائی کی وصیت کی ہو تو ثلث ترکہ مین بعد اداے دیون بندگان اجراے اوسکا واجب ہے ورثہ کو حق تعرض نہین ثلث سے زائد مین بجز رضامندی ورثہ اجرا کرنا درست نہین (۳)

فریضہ ۸۹ اگر میت نے اداے دین حق تعالی کی وصیت نکی ہو تو اجرا کرنا اوسکا واجب نہین وارثین کو اختیار ہے اگر وارث اجرا کرین تو تبرع

---

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار۔ و طحطاوی۔

(۲) (۳) کذا فی غایۃ الاوطار۔

تصور کیا جاے گا۔(۱)

فریضہ ۹۰ اگر میت نے اجراے دین حق تعالیٰ کی وصیت نکی ہو مگر بعض وارث اجرا کرنا چاہتے ہون اور بعض ناراض ہون تو ناراض پر جبر نہ ہوگا۔ جو ورثہ راضی ہین اون کو اپنے حصہ مین اجرا کرنے کا اختیار ہے۔

حق سیوم متعلق متروکہ

فریضہ ۹۱ بعد اداے دیون کے اجراے وصیت لازم ہے وصیت کی دو قسمین ہین ایک وصیت مطلقہ دوم وصیت معینہ۔

فریضہ ۹۲ وصیت مطلق وہ ہے جو ثلث ترکہ سے زاید نہ ہو۔ معینہ وہ ہے کہ کوئی شئے معین کی وصیت کی جاے بشرطیکہ وہ شئے معین ثلث ترکہ سے زاید نہ ہو۔

فریضہ ۹۳ اجراء وصیت کا اوس ثلث ترکہ سے ہوگا جو بعد تجہیز و تکفین و اداے دیون کے باقی رہے نہ ثلث کل ترکہ کا۔ اگر دیون نہون تو بعد تجہیز کے جو باقی رہے گا اوسکے ثلث مین اجرا کیا جاے گا۔ اگر دیون بھی نہون اور نہ تجہیز و تکفین(۲) کی ضرورت واقع ہوئی تو کل مال کے ثلث سے وصیت کا اجرا ہوگا(۳)

فریضہ ۹۴ اگر میت مرض الموت مین جس قدر تصرفات کریگا وہ سب وصیت مین داخل ہین۔ ثلث مال سے زاید مین اجرا نہو سکین گے بشرطیکہ ورثہ ناراض ہون(۴)

---

(۱) تبرع کا معنی احسان ہے۔ کذا فی السراجی۔ (۲) مثلاً درندہ کھا لیا ہو یا پانی مین ڈوب گیا ہو۔ (۳) کذا فی غایۃ الاوطار (۴) کذا فی غایۃ الاوطار۔

توضیح اول اگر مریض کسی دین کا اقرار کرے تو وہ وصیت نہین ہے بلکہ دین مرض تصور کیا جاے گا۔

توضیح دوم اگر مریض کوئی اقرار کرے بعد اوس بیماری سے صحت ہو جاے تو وہ اقرار وصیت نہ ہوگا بلکہ وہ اقرار مثل اقرار تندرست کے متصور ہوگا۔ (۱)

توضیح سیوم اگر کوئی شخص مرض مین وصیت کیا بعد صحت پا یا پھر بیمار ہو کر فوت ہو گیا بس وصیت سابقہ وصیت تصور کیجا ئیگی اور لایق نفاذ ہو گی۔ اگر ان الفاظ سے وصیت کیا ہو کہ (مین اس بیماری سے مرجاؤن تو وصیت ہے) ایسی حالت مین پہلی بیماری سے صحیح ہو کر بعد پھر بیمار ہو کر مر گیا تو وصیت سابقہ باطل ہو گی (۲)

فریضہ ۹۵ اگر وصیت ثلث ترکہ سے زیادہ کی ہو تو اوسکا اجرا دو طرح پر ہو سکتا ہے۔ پہلی یہہ کہ جب کہ ورثہ حتی کہ رشتہ دار مفقود تک نہون دوسری جب کہ ورثہ موجود ہون اور وہ راضی ہون تو اجرا ہوسکتا ہے۔

حق چہارم متعلق متروکہ

فریضہ ۹۶ بعد اجراے وصیت بقیہ متروکہ مین وراثت جاری ہو گی یعنی ورثہ مین حسب ترتیب تقسیم کیا جاے۔

باب سیوم

وراثت کے بیان مین

فریضہ ۹۷ متروکہ مین مال منقولہ و غیر منقولہ و جایداد مکسوبہ ہو یا موروثی خواہ موجود ہو یا قرض حتی کہ مصحف بھی داخل ہے ان تمام مین برابر وراثت جاری ہو گی۔

(۱) (۲) کذا فی حاشیہ الاوطار

توضیح اول جو حقوق میت کی ذات تک محدود ہین اون مین وراثت جاری نہ ہوگی۔

تمثیل

حق شفعہ و حق خیار یا حق نالش ہتک عزت وغیرہ

توضیح دوم جو حقوق قایم ہون اون مین وراثت نافذ ہوگی۔

تمثیل

حق الشرب و حق الطریق و حق المرور۔

ارکان ارث

فریضہ ۹۸ ارکان ارث کے تین ہین۔ وارث۔ مورث۔ موروث

شروط ارث

فریضہ ۹۹ شروط ارث کی بھی تین ہین مورث کی موت وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری[1]۔ اور علم وجہ ارث کا۔

اسباب ارث

فریضہ ۱۰۰ اسباب ارث کے چار ہین اول نسب اسمین والدین واولاد واجداد واعمام وعماۃ وخواہران داخل ہین دوم ولاء اس مین مولی عتاقہ اور مولای موالات ومقر لہ بالنسب شامل ہین۔ سیوم سبب یعنی نکاح اس مین زوجین داخل ہین چہارم رحم[2] اسمین اولاد دختر واجداد فاسدہ واخوال وخالات شامل ہین۔

فریضہ ۱۰۱ نکاح فاسد وباطل سے باہم توارث نہین ہے[3]

---

(۱) مثلاً حمل (۲) رحم برا و کسر حا جسکا معنی خویشی کا ہے۔

(۳) کذا فی غایۃ الاوطار۔

فریضہ ۱۰۲ وراثت ملک اضطراری ہے اختیاری نہین ہے یعنی مورث کے قصد واختیار سے متعلق نہین جسکو چاہے دیدے جسکو چاہے ندے۔ (۱)

تمثیل

زاید اپنے چار بیٹون مین سے ایک کو محروم الارث کردینے کی قطعی نیت رکھتا ہے ایسا ارادہ کالعدم ہے۔

فریضہ ۱۰۳ عاق کرنے سے بھی وراثت سے محروم نہین ہوتا

فریضہ ۱۰۴ بزرگی وخردی موجب اختلاف حصہ کی نہین ہے

تمثیل

بکر کے تین لڑکے ہین ایک دو سال کی عمر کا دوسرا دس سال کی عمر کا تیسرا ۴۰ سال کی عمر کا پس ترکہ مین تینون کا حق مساوی ہے

موانع ارث

فریضہ ۱۰۵ موانع ارث کے چھ ہین پہلا مانع غلامی ہے خواہ وہ غلام کامل ہو(۲) یا ناقص اپنے مورث کا وارث نہوگا (۳)

فریضہ ۱۰۶ دوسرا مانع قتل مباشر یعنی ایسا قتل جو موجب قصاص یا کفارہ کا ہو پس اسمین قتل عمد وشبہ عمد وخطا وجاری مجری خطا

(۱) کذا فی غایتہ الاوطار۔

(۲) غلام کامل اوسکو کہتے ہین جسکی آزادی مین کوئی قید نہو۔ ناقص وہ ہے جسکی آزادی شرط پر مشروط ہو مثلاً مدبر ومکاتب وام ولد۔ مدبر وہ غلام ہے کہ مولی کہدے بعد موت میری تو آزاد ہے۔ مکاتب وہ ہے کہ مولی کہے اس قدر روپیہ ادا کردے تو تو آزاد ہے۔ ام ولد وہ ہے جو مولا سے لڑکا جنی ہو۔

(۳) کذا فی غایتہ الاوطار والسراجی والشریفی۔

داخل ہے۔ قتل بالسبب داخل نہین کیونکہ نہ اوسمین قصاص ہے اور نہ کفارہ۔ پس قاتل مباشر میراث سے مقتول کے ابدًا محروم ہوگا (۱)

توضیح اول شافعیون کے نزدیک قتل تسبیب بھی مانع ارث ہی (۲)

توضیح دوم جو قتل بوجہ قصاص وحد و بحالت جنون اور صغر سنی کے واقع ہو مانع ارث نہین ہے۔

توضیح سوم قتل بیٹے کا باپ سے اگرچہ موجب قصاص و کفارہ کے نہین ہے لاکن مانع ارث ہے۔

فرضیہ ۱۰۷ قاتل مقتول سے پہلے مرگیا تو مقتول قاتل کا وارث ہوگا

فرضیہ ۱۰۸ تیسرا مانع اختلاف دین ہے باعتبار اسلام و کفر کے یعنی کافر مسلم کا اور مسلم کافر کا وارث نہ ہوگا۔

توضیح اگر اختلاف دین سیواے اسلام کے ہو مثلاً یہودی و نصرانی تو یہہ مانع ارث نہین ہے۔

فرضیہ ۱۰۹ چوتھا مانع اختلاف دو ملک کا ہے حقیقتہً ہو چنانچہ حربی و ذمی یا حکمًا ہو یعنی ذمی و مستامن۔

تمثیل

الف بکر کافر ذمی خبر یہ دینا قبول کر کے دار الاسلام مین سکونت اختیار کرے اور زید کافر حربی جو باپ بکر کا ہے دار الحرب مین رہتا ہو ان دونون مین کوئی مرے تو ایک دوسرے کا وارث نہوگا یہہ اختلاف ملک حقیقی ہے۔

ب خالد کافر حربی جو دار الحرب کا رہنے والا ہے اہل اسلام سے امان طلب کر کے ایک سال کے لیے داخل دار الاسلام ہووے

مر و ذمی جو اسکا بیٹا ہے وہ دار الاسلام مین موجود ہے پس ان مین سے کوئی مرجاوے تو ایک دوسرے کا وارث نہین اگرچیکہ حقیقتہً خلاف دار نہین ہے لاکن حکماً یہ اختلاف دار ہے کیونکہ مستامن مدام رہنے والا نہین ہے۔

فریضہ ۱۱۰ جو کفار حقیقی و حکمی اختلاف نہین رکھتے ہین وہ آپسمین ایک دوسرے کے وارث ہین۔

تمثیل

ذمی و ذمی دار الاسلام مین۔ حربی و حربی دار الحرب ہین۔

فریضہ ۱۱۱ فیمابین مسلمین کے اختلاف دار کسی صورت مین مانع میراث کا نہین ہے۔

فریضہ ۱۱۲ پانچوان مانع ابہام تاریخ موت کی ہے یعنی جنکی تقدیم و تاخیر موت معلوم نہو وہ آپسمین ایکدوسرے کا وارث نہوگا۔

تمثیل

چار بیٹے و باپ یکسان پانی مین ڈوب گئے یا آگ مین جلگئے یا انہدام دیوار وغیرہ سے فوت ہوے یا جنگ مین ایک ساتھ ہی وفات پائے کون اول اور کون بعد مرا معلوم نہ ہوا تو یک دوسرے کا وارث نہوگا۔

فریضہ ۱۱۳ چھٹا مجہول ہونا وارث کا ہے جو سبب وراثت معلوم نہو تو محروم ہے (۱)

تمثیل

الف دایہ نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اپنے لڑکے کے ساتھ

اور دایہ مرگئی اب یہہ معلوم نہین ہوتا کہ اون دونون لڑکون مین سے کونسا لڑکا دایہ کا ہے پس ایسی حالت مین دونون لڑکون سے دایہ کا کوئی وارث نہ ہوگا (۱)

ب ایک لڑکا مسلمان کا اور ایک نصرانی کا دایہ کے پاس دودہ پیتے تھے اور دایہ مرگئی اور دونون مین تمیز نہین ہوسکتی ہے کہ کون لڑکا مسلمان کا اور کون نصرانی کا پس دونون میراث نپا وینگے اپنے باپون کی لیکن دونون صلح کرلین تو میراث لینا جائز ہے نصفا نصف یا جسقدر پر کہ صلح ہوی (۲)

باب چہارم

ترتیب ورثہ کے بیان مین

فریضہ ۱۱۴ مستحق میراث کے ذیل قسم کے وارث بہ ترتیب ذیل ہین (۳)

فریضہ ۱۱۵ اول مستحق میراث ذوی الفروض ہین جنکے حصے ازروے کلام اللہ وحدیث نبوی واجماع امت کے مقررہ ہین۔

فریضہ ۱۱۶ دوم عصبات نسبی ہین یعنی بعد جانے حصص ذوی الفروض کے باقی عصبات نسبی پاوینگے۔

فریضہ ۱۱۷ سیوم عصبات سببی ہین یعنی درصورت فقدان عصبات نسبی کے عصبات سببی مستحق میراث ہین۔

فریضہ ۱۱۸ چہارم ذوی الفروض نسبی پر رد ہوگا جب کہ عصبات

(۱) (۲) کذا فی نہایتہ الاوطار

(۳) عصبہ بغیرہا ومع غیرہا کے ساتھہ دس ہوتے ہین۔

نسبی وسببی موجود نہون بقدر اون کے حصون کے۔

فرضیہ ۱۱۹ اگرچیکہ ذوی الفروض سببی پر رد نہین ہوتا لیکن فی زماننا بوجہ عدم موجودی بیت المال کے اون پر رد کیا جائے گا اسی قول پر فتوی ہے بشرطیکہ کوئی قسم کا وارث خواہ اخیر درجہ کا کیون نہ ہو موجود نہ ہو۔ (۱)

تمثیل

ایک عورت اپنا زوج چھوڑ کر مری اوسکے سوا اور کوئی وارث نہین ہے پس پورے ترکہ کا مستحق ہوگا۔ علی ہذا القیاس زوجہ بھی۔

فرضیہ ۱۲۰ پنجم ذوی الارحام ہین جب کہ ذوی الفروض نسبیہ و عصبات نسبیہ و سببیہ موجود نہ ہون۔

توضیح ذوی الفروض سببیہ کے ساتھ ذوی الارحام وارث ہونگے کیونکہ ذوی الفروض سببیہ پر اوس وقت مین رد ہوگا جب کہ کوئی قسم کا وارث نہو (۲)

فرضیہ ۱۲۱ ششم مولای موالات ہے جبکہ ورثہ مذکورۂ بالا موجود نہ ہون۔

فرضیہ ۱۲۲ ہفتم مقر لہ بالنسب علی الغیر ہے بشرطیکہ کوئی وارث مذکورۃ الصدر نہ ہو۔

فرضیہ ۱۲۳ ہشتم جب کہ وارثان مذکورۂ بالا سے کوئی نہو تو وہ شخص مستحق ہوگا جسکے لیے میت نے تہائی مال سے زائد کی

(۱) کذا فی السراجی و غایۃ الاوطار بلکہ جناب حضرات عمرؓ و علیؓ و عثمانؓ رضی اللہ عنہم کے قول سے بھی ثابت ہے۔

(۲) کذا فی السراجی و غایۃ الاوطار۔

نقشہ نمبر (۱) متعلق فریضہ (۱۴۷)
(ذ) سے ذوی الفروض مراد ہے
(ع) سے عصبات مراد ہیں
پردادا جد صحیح (ذع)
پردادی جدہ صحیحہ ابویہ (ذ)
دادی جدہ صحیحہ ابویہ (ذ)
نانی جدہ صحیحہ امیہ (ذ)
دادا (ذع)
دادا کی زوجہ
دادی (ذ)
مادر (ذ)
پدر (ذع)
باپ کی زوجہ
مورث
زوج یا زوجہ (ذ)
برادر (ع)
پسر برادر (ع)
خواہر (ذع)
پسر (ع)
دختر (ذع)
پوتا (ع)
پوتی (ذع)
علاتی خواہر (ذع)
برادر علاتی ع
پسر برادر علاتی (ع)
عم حقیقی (ع)
علاتی عم (ع)
پسر عم حقیقی (ع)
پسر عم علاتی (ع)
برادر اخیافی (ذ)
خواہر اخیافیہ (ذ)
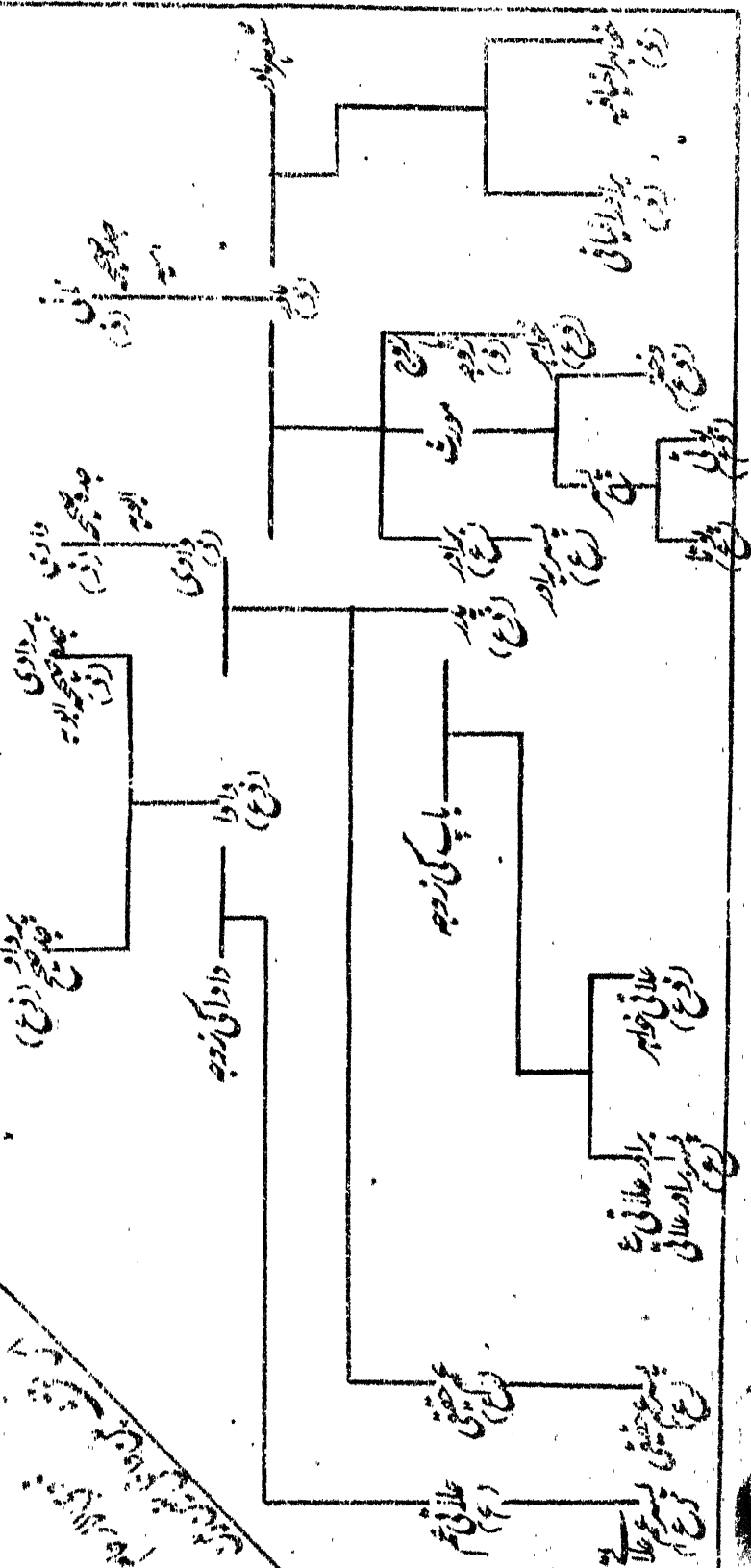
وصیت کی ہو اگرچہ وصیت تمام مال کی ہو۔ یعنی موصی لہ۔

فریضہ ۱۲۴ اگر موصی لہ برابد از ثلث مال بھی موجود نہ ہو تو البتہ ترکہ برادر رضاعی وخواہر رضاعی کو ملنا چاہیے کیونکہ اس زمانہ مین بیت المال شرعی موجود نہین ہے (۱)

فریضہ ۱۲۵ جملہ وارثان مذکورۂ بالا سے کوئی وارث نہو تو متروکہ بیت المال موجودہ وقت مین داخل کیا جائے گا۔

باب پنجم

ذوی الفروض کے بیان مین

فریضہ ۱۲۶ جتنے رشتے وقرابت اس علم مین بیان کیے جائینگے سب موتی کے اعتبار سے ہوتے ہین۔

فریضہ ۱۲۷ نقشہ نمبر (۱) جو اسکے ساتھ منسلک ہے اوسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ کون اشخاص ذوی الفروض اور کون عصبات ہین۔

فریضہ ۱۲۸ تمام ذوی الفروض بارا ہین وسٗ ازروے نسب کے دو واسطہ (۲) سے سبب کے منجملہ اون کے چار مرد اور آٹھ عورتین ہین۔ چار مرد ین یہہ ہین۔ پدر۔ جد صحیح۔ برادر خیافی شوہر۔ آٹھ عورتین یہہ ہین۔ مادر۔ جدہ صحیحہ۔ زوجہ۔ دختر۔ پوتی بہن حقیقی۔ بہن علاتی۔ بہن اخیافی۔

فریضہ ۱۲۹ ذوی الفروض کے سہام مختلف حالتون کے علی الترتیب بذیل ہین۔

---

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار (۲) زوج وزوجہ ذوی الفروض سببی ہین ملاحظہ ہو فریضہ (۱۸)

فرضیہ ۱۳۰ پہلا مرد ذوی الفروض مین سے پدر ہے اوسکے تین حال ہین۔

الف فرض محض جب کہ موتی کا بیٹا یا پوتا کسی درجہ کا موجود ہو یعنی۔ سدس $\frac{1}{6}$۔

ب فرضیت و عصوبت جبکہ اولاد ذکور میت کی نہو بعد دینے حصص دیگر ذوالفروض کے۔ باقی تمام ترکہ کا مستحق باپ ہوگا۔

ج عصبہ محض جب کہ میت کی اولاد و دیگر ذوی الفروض نہون وہ وارث ہے۔ کل ترکہ کا۔ (۱)

فرضیہ ۱۳۱ دوسرا مرد ذوی الفروض سے دادا ہے اوسکے بھی بعینہ باپ کے سے تین حال ہین لیکن فرق اس قدر ہے کہ باپ رہتے ہوے دادا میراث سے محروم ہے (۱)

فرضیہ ۱۳۲ دادا مثل باپ کے پانچ مسئلون مین نہین ہے (۱)

پہلا مسئلہ دادی باپ کے ساتھ محروم ہوتی ہے دادا کے ساتھ وارث ہوتی ہے۔

دوسرا مسئلہ میت نے جب کہ والدین اور احدی الزوجین کو چھوڑا تو بعد حصہ احد الزوجین کے مابقی کا ثلث مان کو ملیگا اگر بجاے باپ کے دادا ہو تو مان جمیع مال کا ثلث پاویگی۔

تمثیلات

مسئلہ من (۶)		
پدر	مادر	زوج
۳	۱	۳

مسئلہ من (۶)		
جد	مادر	زوج
۱	۲	۳

(۱) شریفی و غایۃ الاوطار۔

مسئلہ من (۱۲)

پدر	مادر	زوجہ
۶	۳	۳

مسئلہ من (۱۲)

جد	مادر	زوجہ
۵	۴	۳

تیسرا مسئلہ حقیقی و علاتی بھائی بہن سب محروم ہو جاتے ہین باپ کے ساتھ بالاتفاق اور دادا کے ساتھ فقط امام رح کے نزدیک ساقط ہوتے ہین نہ صاحبین کے نزدیک (۱)

چوتھا مسئلہ آزاد کرنیوالے کا باپ اوسکے فرزند کے ساتھ سدس یعنی ۱/۶ ولا کا لیتا ہے۔ اگر دادا رہا تو دادا کو کچھ نملیگا۔

پانچوان مسئلہ اگر غلام آزاد نے اپنے آزاد کرنیوالے کا دادا اور بھائی چھوڑا تو امام کے نزدیک تمام ولا دادا کے لیے مخصوص ہے اور صاحبین کے نزدیک دونون مین مشترک ہے اگر بجائے دادا کے باپ ہو تو تمام میراث وہی پائے گا۔ (۲)

فریضہ ۱۳۳ دادا کے لفظ سے صرف باپ کا باپ ہی مراد نہین ہے بلکہ کتنے ہی اونچے درجہ کا ہو مستحق میراث ہے بشرطیکہ جد صحیح ہو مگر اقرب سے ابعد محروم ہو گا (۳)

فریضہ ۱۳۴ تیسرا مرد ذوی الفروض سے برادر اخیافی ہے اسکے تین حال ہین۔

الف ایک رہا تو سدس ۱/۶

ب اگر چند ہون تو ثلث ۱/۳

ج بیٹا بیٹی یا پوتا پوتی کتنے ہی نیچے درجہ کے ہون اور باپ

(۱) (۲) امام رح کے قول پر فتویٰ ہے۔

(۳) کذا فی السراجی و غایۃ الاوطار۔

و دادا کتنا ہی اوپر درجہ کا ہو ان سے محروم ہے (۱)

توضیح اگر بھائی بہن اخیافی ہون تو برابر مساوی تقسیم ہو گی یہہ خصوصیت انہین کے لیے ہے سوا اسکے باقی تمام بھائی بہن مین تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین کے ہو گی (۱)

فریضہ ۱۳۵ چوتھا مرد ذوی الفروض مین سے شوہر ہے اسکے دو حال ہین (۱)

الف اگر موفی کو بیٹا و بیٹی پوتا پوتی کسی درجہ کے موجود نہو — نصف $\frac{1}{2}$

ب اگر موجود ہون تو ربع $\frac{1}{4}$

فریضہ ۱۳۶ اگرچہ ایک عورت کا ایک ہی زوج ہوتا ہے لاکن ایسی صورت ہو کہ ایک عورت متوفی اسکے متروکہ پر چار شخص دعوی کرین اور چارون یہہ ثابت کردین کہ وہ عورت اونکی منکوحہ تھی اور عورت کسیکے گھر ساکن نہین بلکہ علنحدہ سکونت رکھتی تھی پس ایسی حالت مین اوسی حصہ مقررہ یعنی نصف یا ربع مین چارون کو مشترک حصہ ملیگا (۱)

اناث ذوی الفروض

فریضہ ۱۳۷ پہلی عورت ذوی الفروض سے زوجہ ہے اسکے دو حالت ہین (۲)

الف اگر موفی کو بیٹا و بیٹی و پوتا پوتی کسی درجہ کے موجود نہون تو — ربع $\frac{1}{4}$

ب اگر موجود ہون تو — ثمن $\frac{1}{8}$

توضیح شریعت مین چار عورت سے زیادہ نکاح کرنا ناجایز ہے

---

(۱) کذا فی السراجی و غایۃ الاوطار۔

(۱) شرح وقایہ و فرائض ارتضیہ (۲) کذا فی الشریفی و غایۃ الاوطار۔

اگر کسی نے دو یا تین یا چار زوجہ چھوڑین تو سب کو اوسہی حصہ مین تقسیم کرنا ہوگا یہہ نہین کہ ہر ایک کو چوتھائی یا آٹھوان حصہ ملیگا۔ (۱)

فریضہ ۱۳۸ زوجہ کا ہم کفو ہونا میراث مین شرط نہین ہے لاکن نکاح صحیح ہونا شرط ہے پس ولد الزنا کا حق میراث مین نہین ہے اور نہ زانیہ زوجہ تصور ہو گی۔ اور ولد الملاعنہ(۲) اپنے باپ کے ترکہ مین مستحق میراث نہین ہے (۳)

فریضہ ۱۳۹ دوسری عورت ذوی الفروض سے مان ہے اسکی تین حالت ہین (۲)

الف بیٹا و بیٹی یا پوتی پوتا کسی درجہ کا موجود ہو یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ کسی قسم کے ہون تو — سدس۔ $\frac{1}{6}$

ب اگر وارثان مذکور نہ ہون تو — ثلث $\frac{1}{3}$

ج اگر مان کے ساتھہ باپ اور زوجین مین سے کوئی ایک جمع ہو تو بعد دینے حصہ احد الزوجین کے باقی کا ثلث ورنہ کل ترکہ کا ثلث ملے گا۔

فریضہ ۱۴۰ تیسری عورت ذوی الفروض سے دختر ہے اسکی تین حالت ہین (۲)

الف اگر ایک ہو تو — نصف۔ $\frac{1}{2}$

ب اگر ایک سے زیادہ ہون — ثلثان۔ $\frac{2}{3}$

---

(۱) کذا فی الشریفی و غایۃ الاطار۔

(۲) ولد الملاعنہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک عورت کو لڑکا پیدا ہوا اوسکا شوہر نے کہا کہ یہہ میرا بیٹا نہین ہے پھر باہم لعان ہو کر فراق ہوگیا (۲) کذا فی غایۃ الاوطار۔

ج اگر دختر کے ساتھ موتی کا بیٹا بھی یعنی دختر کا بھائی ہو تو وہ اپنے ساتھ عصبہ بغیرہ بنالیگا اور تقسیم اوسکی للذکر ضعف الانثیٰ ہو گی خواہ ایک ایک ہون یا کئی ہون۔

توضیح درصورت کئی بیٹا بیٹی ہونے کے ہر ایک بیٹا برابر دو بیٹیون کے سمجھا چاہیے۔

توضیح دوم بیٹا بیٹی ایسمین قرابت حقیقی ہی رکھنا ضرور نہین اگر علاتی بھی ہون تو مطابق مذکورۂ صدر تقسیم ہو گی۔ (۱)

فریضہ ۱۴ چوتھی عورت ذوی الفروض سے پوتی ہے خواہ کتنے ہی نیچے درجہ کی ہو اسکی چھ حالت ہین۔ (۱)

الف اگر ایک ہو تو نصف۔ ½

ب اگر ایک سے زیادہ ہون ثلثان ⅔

ج اگر پوتی کے ساتھ پوتا یعنی اوسکا بھائی اسپنے ساتھ عصبہ بغیرہ بنالے گا تقسیم للذکر ضعف الانثیٰ ہو گی۔

د اگر موتی کی ایک بیٹی ہو تو پوتی کو۔ سدس۔ ⅙ ملیگا۔ بغرض تکملۃ للثلثین کے۔

توضیح بیٹیان و پوتیان و بہنون کا حصہ مقررہ ثلثان سے زیادہ نہین ہے۔ اور بیٹی پوتی سے اور پوتی بہن سے قرابت میں اقرب ہین ایک بیٹی کے ہونے سے ثلثان مین سے نصف اوسکا حصہ مجرا ہو گیا تو باقی سدس رہتا ہے وہ پوتی کو ملیگا اگر بیٹیان چند ہون تو پوتی محروم ہو گی۔

(۱) کذا فی الشریفی و غایۃ الاوطار۔

۵ اگر چند مختلف درجہ کی پوتیان ہون تو اعلی درجہ والی نصف لیگی اوسط درجہ والی سدس باقی پائیگی بلحاظ تکملۂ ثلثان کے۔ ادنی درجہ والیان محروم ہون گی مگر ادنی درجہ والیون کے ساتھ اون کا برابر یا کم درجہ کا بھائی ہوگا تو اون کو اپنے ساتھ عصبہ بنا لیگا (۱)

توضیح اسفل درجہ کا بھائی اوسوقت عصبہ بنا لیتا ہے جبکہ وہ صاحب فرض نہون اگر صاحب فرض ہون تو کم درجہ والا عصبہ نہین بنا سکتا ہان برابر درجہ والا بنا ئیگا (۱)

و پوتی محروم ہو جاتی ہے بیٹے سے اور اعلی درجہ کے پوتے سے اور دو یا زائد بیٹیان اور دو یا زائد اعلی درجہ کی پوتیون سے محروم ہے (۱)

تمثیل مختلف درجہ کی پوتیون کی

فریق اول	فریق دوم	فریق سوم
میت	میت	میت
پسر	پسر	پسر
پسر — دختر ۱/۲ نصف	پسر	پسر
پسر — دختر ۱/۶	پسر — دختر ۱/۶	پسر
پسر — دختر محروم	پسر — دختر محروم	پسر — دختر محروم
	پسر — دختر محروم	پسر — دختر محروم
		پسر — دختر محروم

حل

میت نے پہلا بیٹا چھوڑا پھر اوسکے بیٹے نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چھوڑا پھر اوسکے بیٹے نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی کو چھوڑا اسپر

(۱) کذا فی السراجی و شریفی و غایتہ الاوطار۔

اوسکے بیٹے نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑا اسیطرح میت کے دوسرے فرزند نے ایک بیٹا چھوڑا پھر اوسکے بیٹے نے ایک بیٹا و بیٹی کو چھوڑا علی ہذا القیاس تین بار پھر میت کے تیسرے فرزند نے ایک بیٹا چھوڑا اوسنے ایک بیٹا چھوڑا اوسنے ایک بیٹا و بیٹی کو چھوڑا اسیطرح علی الترتیب تین بار۔ اوسمین سے سب طبقات کے ذکور مر گئے اور نو لڑکیان اون کی باقی رہین اور میت جدا علی ہے پس فریق اول کی اونچی پوتی کے برابر کوئی عورت نہین تو جدا علی کے متروکہ سے اوسکو نصف ترکہ ملیگا۔ اور فریق اول کی درمیانی والی پوتی کے برابر فریق ثانی کی اونچی پوتی ہے اون دونون کو سدس ملیگا۔ ثلثین کے پورا کرنے کے واسطے۔ نو پوتیون مین سے تین پوتیون نے دو تہائیان پائین اب باقی چھ نیچے درجہ کے پوتیون کو کچھ نملیگا۔ اگر سفلیات مین سے کسی کے ساتھ بھائی زندہ ہوتا تو اپنی برابر درجہ والی پوتی یا اوس سے اوپر درجہ والی پوتی کو جو صاحب فرض نہین ہے عصبہ بنا لیتا اور باقی سفلیات جو اوس سے نیچے درجہ کے ہون وہ محروم ہون گے۔ مثلاً پسر پنجم فریق سیوم کا اگر زندہ رہتا تو ثلث ترکہ بعد وضع ثلثان کے باقی ہے درمیان اوس پسر اور باقی پوتیان محروم کے سیواے پوتی ششم فریق ثالث کی بطریق للذکر ضعف الانثی کے تقسیم ہوتی (۱) اسکو مسئلہ تشبیب کہتے ہین۔

فریضہ ۱۴۲ پانچوین عورت ذوی الفروض سے حقیقی بہن ہے

(۱) کذا فی السیراجی و شریفی و عالمگیری و غایۃ الاوطار۔ تشبیب اسوجہ نام رکھا گیا کہ مسئلہ صرف عورت کا ہے اور حسین و دقیق ہے۔

اسکی پانچ حالتین ہین (۱)

الف ایک ہو تو نصف - $\frac{1}{2}$

ب اگر ایک سے زیادہ ہون تو ثلثان - $\frac{2}{3}$

ج اگر بہن کے ساتھ اوسکا بھائی ہو تو ــــ عصبہ بغیرہا ہو گی تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین ہو گی۔

و اگر میت کی بیٹے یا بیٹیان یا پوتے و پوتیان ہون تو بہن عصبہ مع غیرہا ہو گی یعنی بعد جانے اونہون کے حصہ مقررہ کے باقی بہن لے گی۔

ہ بیٹا یا پوتا کسی درجہ کا ہو اور باپ و دادا کتنی دور کا اونچا ہو ان سب کے روبرو محروم ہے (۲)

فرضیہ ۱۲ چھٹی ذوی الفروض سے علاتی بہن ہے اسکی چھ حالتین ہین تین حالت مثل حقیقی بہن کے یعنی۔

الف ایک ہو تو نصف - $\frac{1}{2}$

ب اگر ایک سے زیادہ ہون تو ثلثان - $\frac{2}{3}$

ج اپنے بھائی یعنی علاتی بھائی کے ساتھ عصبہ بغیرہا ہو گی تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین ہو گی۔

د اگر حقیقی ایک ہو تو بلحاظ تکملہ ثلثان کے علاتی بہن کو ــ سدس - $\frac{1}{6}$

ہ بیٹیان و پوتیان کے ساتھ مثل حقیقی بہن کے عصبہ مع غیرہا ہو گی۔

و دو یا زائد حقیقی بہن یا بیٹا یا پوتا کسی درجہ کا ہو اور باپ و دادا کے ساتھ کسی درجہ اونچا ہو اور حقیقی بھائی سے بالکلیہ محروم ہو گی ــ اور ایک حقیقی بہن سے اوسوقت محروم ہو گی جب کہ وہ عصبہ مع غیرہا ہو گئی ہو (۲)

فریضہ ۱۴۴ ساتوین عورت ذوی الفروض سے بہن اخیافی ہی اسکی بھی تین حالت ہین مانند برادر اخیافی کے۔ (۱)

الف جب کہ ایک ہو تو۔ سدس $\frac{1}{6}$

ب اگر ایک سے زیادہ ہون تو۔ ثلث $\frac{1}{3}$

ج بیٹا بیٹی و پوتا پوتی کسی درجہ کے ہون اور باپ و دادا سے کسی درجہ کا محروم ہے۔

توضیح بھائی و بہن اخیافی کے حصص علیحدہ علیحدہ نہین ہین کتنے ہی برادر اور کتنے ہی خواہر ہون تمام کے لیے ایک ثلث ہے مساوی تقسیم ہوگی۔ (۱)

تمثیل

زیدنے ۵ خواہر اخیافی اور ۴ برادر اخیافی چھوڑا پس تمام ایک ثلث مین بانٹ لین گے یہہ نہین ہوگا کہ خواہرون کو ایک ثلث اور برادرون کو ایک ثلث ملے۔

فریضہ ۱۴۵ آٹھوین عورت ذوی الفروض سے جدہ صحیحہ ہے۔ جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہے جدہ صحیحہ کے دو حال ہین۔ (۱)

الف خواہ ایک ہو یا کئی بشرطیکہ مساوی الدرجہ ہون خواہ ابویہ ہون یا امیہ۔ سدس $\frac{1}{6}$

توضیح جداة مین کسی جہت کو ترجیح نہین ہے جہت مادری و پدری دونون یکسان ہین۔ (۱)

تمثیل

اگر میت نے دادی و نانی چھوڑے تو دونون مین بالاشتراک سدس ملیگا

ب ماں کے روبرو جملہ جداۃ ابویہ ہوں یا امیہ محروم ہیں باپ کے روبرو صرف جداۃ ابویہ محروم ہیں اور دادا کے سامنے بجز باپ کی ماں کے کہ یہ اس دادا کی زوجہ ہوتی ہے دوسرے تمام جداۃ ابویہ محروم ہیں اور قریب درجہ والی جدہ سے جدہ بعیدہ محروم ہوگی خواہ کسی جہت کی ہو (۱)

توضیح جدہ کے محجوب ہو جانے کی چار صورتیں ہیں (۱)

پہلی صورت۔ جدہ قریبہ مادری جدہ بعیدہ مادری کو محجوب کرتی ہے۔

دوسری صورت۔ جدہ قریبہ مادری جدہ بعیدہ پدری کو محروم کرتی ہے۔

تیسری صورت۔ جدہ قریبہ پدری جدہ بعیدہ پدری کو محجوب کرتی ہے۔

چوتھی صورت۔ جدہ قریبہ پدری جدہ بعیدہ مادری کو محروم کردیتی ہے۔

فرضیہ ۱۴۶ اگر ایک جدہ یک قرابت والی ہو دوسری جدہ دو قرابت والی یا تین قرابت والی تو نزدیک امام ابو یوسف کے تقسیم باعتبار ابدان بالمناصفہ ہوگی۔ اور نزدیک امام محمدؒ کے باعتبار جہت کے ہوگی۔ یعنی سدس کا دو ثلث دو قرابت والی کو اور ایک ثلث ایک قرابت والی کو علی ہذا القیاس تین قرابت والی کو سدس کا تین ربع اور ایک قرابت والی کو یک ربع اور امام ابو حنیفہ کوفی اور امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کا قول بھی مثل قول ابو یوسف کے ہے اور فتوی ابو یوسف کے قول پر ہے۔

---

(۱) کذا فی الطحطاوی و غایۃ الاوطار۔

تمثیل

میت زید

مادر
مادر پسر ہندہ پدر .... پدر پدر زید
ہندہ ...... مادر .... مادر یعنی دختر دختر ہندہ
مادر ...... دختر ہندہ

جدہ دو قرابت .... جدہ یک قرابت

حل
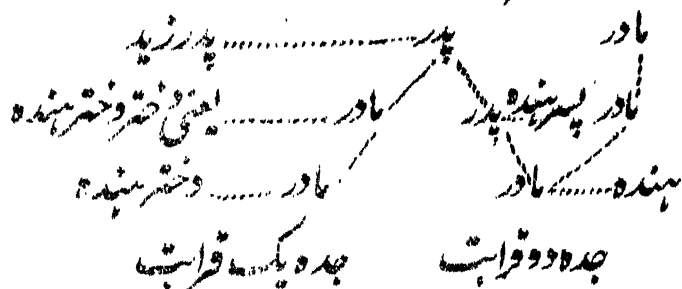
ہندہ ایک عورت اپنے پوتے کو نواسی کے ساتھ نکاح کردیا ان دونوں سے ایک فرزند مسمیٰ زید پیدا ہوا اور وہ مرگیا تو ہندہ دو قرابت والی جدہ ہوئی یعنی دادی و نانی ہوتی ہے دوسری جدہ صرف نانی ہوتی ہے اور ایک قرابت والی ہوتی ہے بقول امام ابویوسف نصفا نصف اور بقول امام محمد ہندہ کو دو ثلث اور دوسری جدہ ایک قرابت والی کو ایک ثلث سدس کا ہے۔

تمثیل

میت زید

مادر
مادر پدر مادر مادر
مادر پدر مادر مادر
ہندہ .... مادر

جدہ یک قرابت

جدہ سہ قرابت
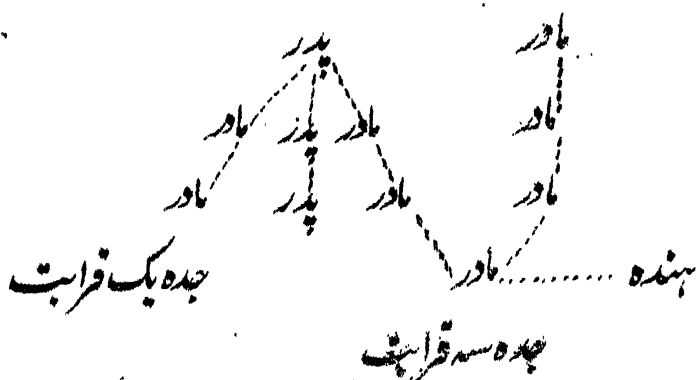
ہندہ ایک عورت اپنے پوتے کو ساتھ نواسی کے نکاح کردیا ان سے

ایک لڑکا خالد پیدا ہوا پس خالد کو اپنی پر نواسی دیگر سے نکاح کردیا اوس سے زید پیدا ہوا اور وہ مرگیا پس اس صورت مین ہندہ تین قرابت والی جدہ ہوئی جو بقول امام محمد کے تین ربع سدس کا پاویگی دوسری جدہ ایک قرابت والی ایک ربع۔

فریضہ ۱۴۷ اجداد و جداۃ صحیحہ و فاسدہ کے درمیان تمیز حاصل کرنے کے (۴) قاعدہ بذیل مندرج ہے۔

قاعدہ اول

یہہ سہل ترین قاعدہ ہے کہ جدہ صحیحہ وہ ہے کہ نسبت مین اوسکی طرف میت کے جد فاسد داخل نہو اگر داخل ہو تو وہ جدہ فاسدہ ہے۔

جد صحیح وہ ہے کہ نسبت مین اوسکی بجانب میت درمیان مین عورت داخل نہو اگر داخل ہو تو جد فاسد ہے (۱)

تمثیلات

پدر کی مادر کی مادر یا پدر کی مادر کی مادر کی مادر جدہ صحیحہ ابویہ ہے۔

مادر کی مادر یا مادر کی مادر کی مادر یا مادر کی مادر کی مادر۔ جدہ صحیحہ امیہ ہے۔

پدر کے پدر کا پدر یا پدر کے پدر کے پدر کا پدر۔ جد صحیح ہے۔

پدر کے مادر کا پدر یا پدر کے مادر کے پدر کا پدر یا مادر کے مادر کے پدر کا پدر۔ اجداد فاسد ہین۔

قاعدہ ثانی

اگرچہ کہ یہہ قاعدہ بہتر ہے لیکن اہم ہے۔ یعنی مسئول بہ مین سے دو عدد لیکر جتنے عدد کہ باقی رہتے ہین اوتنی بار مضاعف کیجاوین

(۱) کذا فی السراجی۔

اور تمام کے حاصل کو جداة قرار دین منجملہ اوسکے موافق عدد مسئول بہ کے صحیح ہین باقی فاسدہ (۱)

تمثیلات

تین درجہ کے بطن مین دو عدد لیکر یکبار بلحاظ عدد باقی کے مضاعف کرین تو چہار ہوتے ہین پس تین صحیحہ ہین اور ایک فاسدہ ہے اس شکل سے (۱)

جدہ ابویہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ پدر

جدہ امیہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ مادر

جدہ امیہ فاسدہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ مادر

چوتھے درجہ کے بطن مین دو عدد لیکر دو عدد باقیہ کے حساب سے دو بار تضعیف کرین آٹھ ہوتے ہین چہار صحیحہ اور چار فاسدہ ہین اس صورت سے (۱)

جدہ ابویہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ پدر ـــــ پدر

جدہ امیہ صحیحہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ مادر

جدہ ابویہ فاسدہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ مادر ـــــ پدر

جدہ امیہ فاسدہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ پدر ـــــ مادر

جدہ امیہ فاسدہ ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ مادر ـــــ مادر

جدہ امیہ فاسدہ ـــــ مادر ـــــ مادر ـــــ پدر ـــــ مادر

(۱) کذا فی الفرائض الارتضیہ۔

بطن پنجم مین دو عدد لیکر تین بار بحساب عدد باقیہ کے مضاعف کرین تو سولہ ہوتے ہین اس مین پانچ صحیحہ اور گیارہ فاسدہ ہین اس شکل سے۔

جدہ ابویہ صحیحہ ——— مادر ——— مادر ——— مادر ——— پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ——— مادر ——— مادر ——— پدر ——— پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ——— مادر ——— پدر ——— پدر ——— پدر

جدہ ابویہ صحیحہ ——— پدر ——— پدر ——— پدر ——— پدر

جدہ امیہ صحیحہ ——— مادر ——— مادر ——— مادر ——— مادر

جدہ ابویہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— پدر

جدہ ابویہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— پدر

جدہ ابویہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— پدر

جدہ ابویہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— پدر ——— مادر ——— پدر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— مادر ——— پدر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— مادر ——— پدر ——— پدر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— پدر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— پدر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— مادر ——— مادر

جدہ امیہ فاسدہ ——— مادر ——— پدر ——— پدر ——— مادر

قاعدہ ثالث

جدہ ابویہ و امیہ کی شناخت مین

فریضہ ۱۴۸ بعد مضاعف کرنے کے نصف ابویہ اور نصف امیہ صحیح اور سب بطنے امیہ ہوگے اوسمین ایک صحیح ہوگی باقی تمام فاسدہ کیسے سے زائد امیہ مین صحیح نکلتی نہین (۱)

قاعدہ رابع

فریضہ ۱۴۹ آخر مین لفظ مادر کا آوے تو وہ امیہ ہے اور لفظ پدر آوے تو وہ ابویہ ہے یہ اسہل قاعدہ ہے (۲)

فریضہ ۱۵۰ نقشہ نمبر (۲) زیادہ توضیح کے لیے جو اسکے محاذی ہے اوسکے ملاحظہ سے جداۃ صحیحہ و فاسدہ کا حال بخوبی واضح ہوجاے گا۔

---

(۱) فرائض ارتضیہ ملاحظہ ہو۔

(۲) غایۃ الاوطار دیکھو۔

نقشہ نمبر (۲) متعلقہ اجداد و جداۃ صحیحہ و فاسدہ

زید میت

علامت (ص) کی اجداد و جداۃ صحیحہ کی ہے =

علامت (ف) کی اجداد و جداۃ فاسدہ کی ہے =
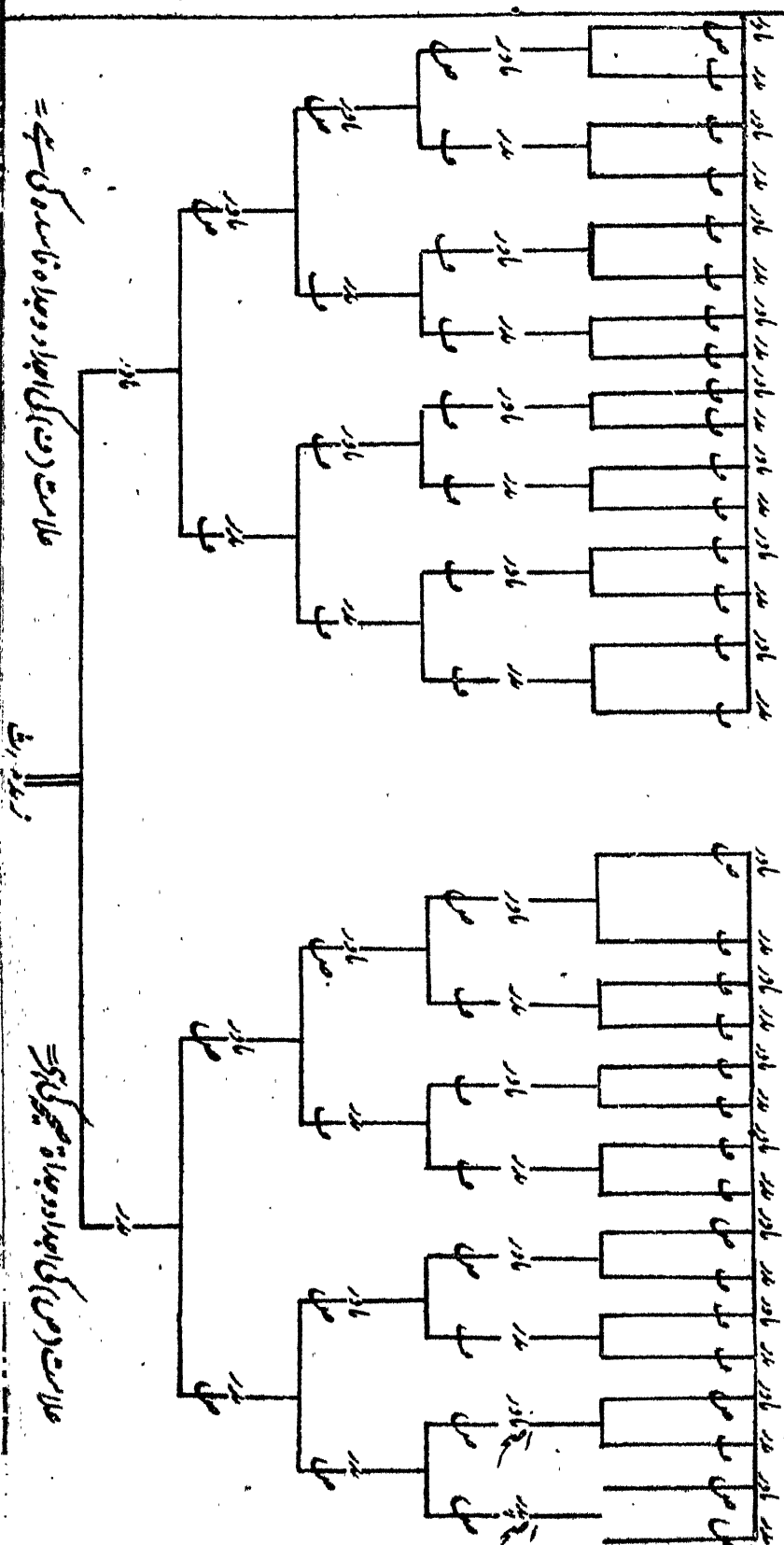
باب پنجم

عصبات کے بیان مین

فریضہ ۱۵۱ عصبات دو قسم ہین ایک نسبی دوسرا سببی اور نسبی کی تین قسم ہین عصبہ بنفسہ عصبہ بغیرہا۔ عصبہ مع غیرہا۔ انکی تعریف باب (۱) مین بیان کی گئی ہے۔

فریضہ ۱۵۲ عصبہ بنفسہ کے چہار فریق ہین۔ (۱)

فریق اول جزو میت ہے یعنی بیٹا و پوتا و پروتا کتنے ہی نیچے درجہ کا ہو۔

فریق دوم اصل میت ہے یعنی باپ و دادا و پردادا کتنے ہی اونچے درجہ کا ہو۔

فریق سیوم جزو پدر میت ہے۔ یعنی برادر عینی و علاتی اور اون کی اولاد ذکور کتنے ہی نیچے درجہ کے ہون۔

فریق چہارم جزو جد میت ہے۔ اعنی اعمام حقیقی و علاتی اور پسران اونکے اگرچہ فروتر ہون۔

فریضہ ۱۵۳ عصبات مین فریق اول مقدم ہے فریق دوم پر یعنی فریق اول کی موجودگی سے فریق دوم محروم ہوگا اسی طور پر دوم مقدم ہے سیوم پر اور سیوم مرجح ہے چہارم پر (۱)

فریضہ ۱۵۴ ہر فریق مین قریب کے درجہ والا مقدم ہوگا بعید کے درجہ والے پر (۲)

---

(۱) کذا فی الشریفی (۲) کذا فی غایۃ الاوطار۔

تمثیلات

الف بیٹے کے سامنے پوتا اور پوتے کے روبرو پرپوتا محروم ہے

ب باپ کے روبرو دادا اور دادا کے سامنے پردادا محروم ہے

ج برادر حقیقی کے سامنے برادر علاتی اور برادر علاتی کے روبرو پسر برادر حقیقی اور پسر برادر حقیقی کے سامنے پسر برادر علاتی محروم ہے

فریضہ ۱۵۵ اگر مساوی درجہ کے چند عصبات جمع ہوں تو بالاشتراک بالمناصفہ مساوی تقسیم ہوگی (۱)

تمثیلات

مسئلہ من (۴)				مسئلہ من (۵)				
پسر	پسر	پسر	پسر	پوتا	پوتا	پوتا	پوتا	پوتا
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱

مسئلہ من (۳)			مسئلہ من (۳)		
برادر حقیقی	برادر حقیقی	برادر حقیقی	عم	عم	عم
۱	۱	۱	۱	۱	۱

فریضہ ۱۵۶ عصبات میں دو طور پر ورثہ کو بمقابلہ ایک دوسرے کے ترجیح ہے ایک وہ کہ نزدیک کے درجہ والا ترجیح رکھتا ہے بعید کے درجہ والے پر دوسرا یہ کہ قوت قرابت یعنی ذی قرابت والا ترجیح رکھتا ہے یک قرابت والے پر (۲)

تمثیل

میت کا چچا مقدم ہے میت کے باپ کے چچا پر اور باپ کا چچا مقدم ہے میت کے دادا کے چچا پر ایسا ہی حقیقی چچا مقدم ہے علاتی چچا پر بوجہ

(۱) کذا فی حاشیہ الاوطار (۲) کذا فی السراجیہ۔

ذی قرابت کے۔

توضیح اول عم میت حقیقی ہے بعد عم میت علاتی۔ بعدہ پسران عم حقیقی بعد ازان پسران عم علاتی اسیطرح عم پدر میت عم جد میت کے

فریضہ ۱۵۷ عصبہ بغیرہا ہونے والیان چار عورت ہین جو اپنے بھائیون کے ساتھہ عصبہ ہوتی ہین یعنی بیٹی و پوتی و خواہر حقیقی و علاتی (۱)

توضیح بیٹی اگر اپنے بھائی کے ساتھہ عصبہ ہوگی تو پوتی اپنے بھائی کے ساتھہ عصبہ نہ ہوگی۔ ایسا ہی بیٹی و پوتی کے عصبہ ہونے سے حقیقی بہن عصبہ نہوسکیگی اسی طور پر علاتی (۱)

فریضہ ۱۵۸ عصبہ بغیرہا مین یہہ شرط لازمی ہے کہ وہ عورت صاحب فرض ہو جو عورت صاحب فرض نہین ہے وہ عصبہ بغیرہا نہ ہوگی (۱)

تمثیل

عم و عمہ ہو تو عم میراث پائیگا عمہ محروم ہوگی کیونکہ عمہ صاحب فرض نہین ہے بلکہ ذوی الارحام مین داخل ہے۔

فریضہ ۱۵۹ تقسیم عصبات مین بلحاظ ابدان کے ہوگی اور عصبہ بغیرہا کی تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین ہے یعنی مرد کو دو حصے عورت کو ایک حصہ۔ (۲)

فریضہ ۱۶۰ عصبہ مع غیرہا مین دو ہی عورت ہین ایک خواہر حقیقی دوسری خواہر علاتیہ جو ساتھہ بیٹی یا پوتی کے عصبہ مع غیرہا ہوتی ہے یعنی بعد ادائے سہام مقررہ دختر یا پوتی کے جو بچتا ہے وہ لیتی ہے

---

(۱) کذا فی السراجیہ (۲) ثانیۃ الاوطار دیکھو۔

بشرطیکہ کوئی اور حاجت اوسکا نہو۔

فریضہ ۱۶۱ عصبہ بغیرہا و معہ غیرہا مین تین قسم کا فرق ہے۔ ایک یہہ کہ بغیرہا مین غیر عصبہ ہوتا ہے اور مع غیرہا مین غیر عصبہ نہین ہوتا دوسرا یہہ کہ بغیرہا مین غیر عصبہ بنفسہ ہے مع غیرہا مین نہین ہے تیسرا یہہ کہ بغیرہا غیر جنس کے ساتھہ عصبہ ہوتی ہے۔ مع غیرہا ہمجنس کے ساتھہ عصبہ ہوتی ہے۔

عصبات سببی کا بیان

فریضہ ۱۶۲ عصبہ سببی مولی اعتاقہ ہے یعنی آزاد کنندہ غلام۔ جب کہ غلام متوفی کے کوئی عصبات نسبی نہو تو مولی عتاقہ اور عصبات نسبی مولی عتاقہ کے وارث ہوگے (۱)

فریضہ ۱۶۳ جیسے ہم نے عصبہ بنفسہ مین چار فریق بتلائے ہین وہی چار فریق یعنی عصبات نسبی مولی عتاقہ کی اونہین شرایط کے ساتھہ غلام آزادشدہ کے مال مین وارث ہوگے اوسی طور پر فریق اول مقدم ہے دوم پر دوم سیوم پر سیوم چہارم پر۔ یعنی جب غلام آزادشدہ مرجاوے تو مولی عتاقہ عصبہ اول ہوگا بعد مولی کے عصبات نسبیہ مولی عتاقہ کے اوسی ترتیب سے عصبات ہوگی (۱)

توضیح فرق اسیقدر ہے کہ عصبات نسبی مین بیٹا رہا تو پدر محروم ہے عصوبت مین مگر ولا مین آزاد کنندہ کے باپ کو موافق حصہ فرضیت کے سدس یعنی ۱/۶ پائیگا۔ مگر دادا کو کچھہ نہین (۱)

فریضہ ۱۶۴ ولا مین عورات محروم ہین یعنی بیٹی و پوتی وہان

---

(۱) فرائض ارتضیہ دیکھو۔

وبہن وزوجہ وغیرہ محروم ہین اور دالمین عصبہ بغیرہا و معہ غیرہا کو بھی کچھ دخل نہین ہے (۱)

فریضہ ۱۶۵ ولا مین عورات کو تین صورت مین میراث پہونچتی ہے (۲)

الف جو عورت کہ خود آزاد کی ہو وہ وارث ہو گی۔ جب کہ اوس غلام کے عصبات نسبیہ نہ ہون۔

ب عورت کا آزاد کیا ہوا غلام۔ کوئی غلام کو آزاد کرے پس غلام ثانی کے عصبات نسبیہ نہ ہون اور وہ مرجاوے تو اوس عورت کو میراث پہونچیگی۔

ج جب کہ ولا منتقل ہو جاوے طرف عورت کے۔

مثیل

بکر باندہی کو اپنی ہندہ کے غلام سے نکاح کردیا اور بکر اپنی باندہی کو آزاد کردیا اور اوس باندہی کو ایک لڑکا پیدا ہوا پس وہ لڑکا ساتھ مادر اپنی کے آزاد ہوا اور مولیٰ اوسکی مادر کا مستحق ہوگا اوسکے ولا کا بعدہ وہ عورت نے غلام کو اپنے آزاد کی پس ولا بکر کا منتقل ہوگا طرف ہندہ کے کیونکہ ہندہ اولی ہے بکر سے۔

فریضہ ۱۶۶ منجملہ ذوی الفروض وعصبات سے کے دو وارث ہین جو دو طرح پر وارث ہوتے ہین یعنی از روے فرضیت وعصوبت اور وہ باپ و دادا ہے۔

فریضہ ۱۶۷ فریضہ (۱۳۷) مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ولد الزنا مستحق

---

(۱) فتاوی عالمگیری و سراجیہ دیکھو۔ (۲) سراجی دیکھو۔

میراث نہین ہے وہ حکم باپ کے ترکہ مین سے ہے مگر ولد الزنا ماں کے ترکہ مین برابر مستحق میراث ہے بلکہ وہ عصبہ بنفسہ ہوگا (۱)

فریضہ ۱۶۸ ولد الزنا اپنے توام سے اخیائی بھائی کی میراث لیگا (۱)

فریضہ ۱۶۹ ولد الملاعنہ اپنے توام سے سگے بھائی کی میراث پائیگا (۱)

فریضہ ۱۷۰ اگر ایک شخص دو تین طرح کی مختلف قرابت رکھتا ہو تو وہ دو تین طرح سے میراث پاے گا۔

تمثیل

مسئلہ من (۶) ہندہ

زوج بکر برادر اخیافی خالد

۵

زوج	پسر عم
۳	۲

۱

فریضہ ۱۷۱ اگر ایک شخص کی قرابت ہوں جنمین سے ایک قرابت کی رو سے حصہ پاتا ہے اور ایک سے محروم ہو جاتا ہے پس جس قرابت مین حصہ پاتا ہے وہی قرابت قایم تصور کی جائیگی اور میراث پاے گا (۱)

تمثیل

مسئلہ من (۴) ہندہ

بکر پسر خالد

زوج	پسر عم
۱	م

۳

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار۔

باب ششم

حجب کے بیان مین

فریضہ ۱۷۲ فرق درمیان حاجب و مانع کے یہہ ہے کہ مانع سے صلاحیت میراث کی معدوم ہوجاتی ہے یعنی وارث نہین رہتا حاجب سے صلاحیت تو جاتی نہین بلکہ وارث رہتا ہے لاکن ایک پردہ درمیان حایل رہنے سے میراث پا نہین سکتا جب حاجب دفع ہوجائیگا برابر مستحق میراث کا ہوگا۔

فریضہ ۱۷۳ درمیان محروم و محجوب کے یہہ فرق ہے کہ محروم دوسرے کا حاجب نہین ہوگا مگر محجوب دوسرے کا حاجب ہے

توضیح محروم کے لفظ سے مراد وہ ہے جو موانع ارث نے محروم ہوتا ہے اگر حجب حرمان سے محروم ہوا تو وہ حاجب دوسرےکا ہوگا۔ (۱)

تمثیلات

مسئلہ من (۴)

زید

زوجہ	پدر	پسر کافر
۱	۳	

اگر پسر محروم نہ ہوتا تو زوجہ کو ثمن اور پدر کو سدس ملتا باقی پسر لیتا بوجہ محرومی ربع زوجہ پائے باقی پدر ازراہ عصوبت پالیا۔

مسئلہ من (۶)

زید

مادر	پدر	بہن	بہن
۱	۵	م	م

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار۔

چونکہ بہنین بوجہ باپ کے محجوب بہ حجب حرمان ہوگیئن پر بہم ماں کے حصہ مین حاجب ہوئین یعنی بجائے ثلث کے سدس ملا اگر بہنین موجود نہ ہوتین تو مادر ثلث ترکہ پاتی۔

فریضہ ۱۷۴ حجب کی دو قسم ہین۔ حجب نقصان و حجب حرمان

فریضہ ۱۷۵ حجب نقصان پانچ وارث کے حق مین ہوتا ہے یعنی زوج و زوجہ و ماں و پوتی و خواہر علاتیہ۔ اس نقشہ مین تمام کا احوال منضبط ہے (۱)

نقشہ نمبر (۳) متعلقہ وارثان محجوب بہ حجب نقصان

نمبر	نام وارث محجوب	حصہ مقررہ	وہ حصہ جو بحجب نقصان باقی رہا	نام حاجب
۱	۲	۳	۴	۵
۱	زوج	نصف $\frac{1}{2}$	ربع $\frac{1}{4}$	اولاد
۲	زوجہ	ربع $\frac{1}{4}$	ثمن $\frac{1}{8}$	اولاد
۳	مادر	ثلث $\frac{1}{3}$	سدس $\frac{1}{6}$	اولاد یا دو برادران یا دو خواہران
مکرر ۳	مادر	ثلث کل $\frac{1}{3}$	ثلث باقی $\frac{1}{3}$	احدالزوجین و پدر
۴	پوتی	نصف یا ثلثان $\frac{1}{2}$ $\frac{2}{3}$	سدس $\frac{1}{6}$	یک دختر
۵	خواہر علاتیہ	نصف یا ثلثان $\frac{1}{2}$ $\frac{2}{3}$	سدس $\frac{1}{6}$	یک خواہر عینیہ

فریضہ ۱۷۶ دوسرا قسم حجب حرمان ہے کہ جس سے پوری

محرومی حاصل ہوتی ہے۔

فریضہ ۱۷۷ حجب حرمان چھہ وارث کے حق مین نہین ہے یعنی کسی صورت مین وہ میراث سے بالکل محروم نہین ہوتے بجز موانع ارث کے۔ یعنی اول پدر دوم پسر سیوم شوہر چہارم مادر پنجم زوجہ ششم دختر (۱)

فریضہ ۱۷۸ حجب حرمان کے دو سبب ہین۔ پہلا سبب یہہ کہ جو شخص جس شخص کے واسطہ سے میت کا وارث کہلاتا ہے وہ واسطہ دار رہا تو یہہ شخص محروم ہے بشرطیکہ وہ واسطہ دار کل میراث پانے کا مستحق ہو۔ (۱)

دوسرا سبب یہہ ہے کہ قریب درجہ والا رہا تو بعید درجہ والا محروم ہوگا۔ گو سبب ارث ایک ہو۔ (۱)

تمثیل

بیٹے سے پوتا۔ برادر سے پسر برادر۔ چچا سے پسر عم پدر سے جد محروم ہین۔

توضیح اخیافی بھائی مان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اسوجہ سے کہ مان تمام متروکہ کو نہین پاتی یک جہت سے۔ (۱)

فریضہ ۱۷۹ حاجب و محجوب دونون ذوی الفروض سے ہون انمین کبھی حجب حرمان ہوتا ہے مثلاً اولاد اخیافی دخترون سے محروم ہو جاتے ہین اور کبھی حجب نقصان ہوتا ہے مثلاً بیٹے سے مان کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

(۱) کذا فی السراجیہ۔

نقشہ نمبر (۵) اسکے ملاحظہ سے اختلاط ذوی الفروض کا ساتھ عصبات کے بخوبی معلوم ہوتا ہے

متعلقہ صفحہ (۱۸۷)

(۱) فتوی قول امام پر ہے۔

زوجہ کو	زوج کو	اولاد اخیافی کو	ولد اخیافی کو	خواہران علاتیہ کو	خواہر علاتیہ کو	خواہران حقیقی کو	خواہر عینیہ کو	جدہ کو	مادر کو	پوتیاں کو	پوتی کو	دختران کو	دختر کو		اختلاط ذوی الفروض با عصبات
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴		
ثمن	ربع	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	سدس	سدس	محروم	محروم	للذکر مثل حظ الانثیین	[illegible]	۱	باپسر
ثمن	ربع	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	سدس	سدس	للذکر مثل حظ الانثیین	للذکر مثل حظ الانثیین	ثلثان	نصف	۲	باپسر پسر
ربع	نصف	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم [illegible]	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۳	باپدر
ربع	نصف	محروم	محروم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۴	باجد
ربع	نصف	ثلث	سدس	محروم	محروم	للذکر مثل حظ الانثیین	للذکر مثل حظ الانثیین	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۵	بابرادر عینی
ربع	نصف	ثلث	سدس	للذکر مثل حظ الانثیین	للذکر مثل حظ الانثیین	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۶	بابرادر علاتی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۷	باپسر برادر علا
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۸	باپسر برادر علاتی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۹	باعم عینی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۰	باعم علاتی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۱	باپسر عم عینی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۲	باپسر عم علاتی
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۳	با مولی عتاقہ

(۱) دو شخص کسی لڑکے پر پدریت کا دعویٰ اور دونوں کی حیثیت برابر ہو تو ترکہ دونوں میں بالمناصفہ تقسیم ہوگا کما فی شرح وقایہ

نقشہ نمبر (۴) اسمین جملہ عصبات نسبی و سببی کا حال بمقابلہ یکدیگر صریحاً معلوم ہو جاتا ہے متعلقہ فریضہ (۱۸۳)

(۲) باجد سے مراد پر دادا یا جد فاسد ہے اس واسطے جد کو کل لکھا گیا۔

اختلاط عصبات باعصبات		پسر کو	پسر پسر کو	پدر کو	جد کو	برادر عینی کو	برادر علاتی کو	پسر برادر عینی کو	پسر برادر علاتی کو	عم عینی کو	عم علاتی کو	پسر عم عینی کو	پسر عم علاتی کو	معتق کو	عصبات مولی عتاقہ
		۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
باپسر	۱	بالاشتراک	محروم	سدس	سدس	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باپسر پسر	۲	کل	بالاشتراک	سدس	سدس	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باپدر	۳	باقی	باقی	بالاشتراک (۱)	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باجد	۴	باقی	باقی	کل	کل (۲)	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
بابرادر عینی	۵	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
بابرادر علاتی	۶	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باپسر برادر عینی	۷	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باپسر برادر علاتی	۸	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باعم عینی	۹	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
باعم علاتی	۱۰	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم	محروم
باپسر عم عینی	۱۱	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم	محروم
باپسر عم علاتی	۱۲	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم	محروم
مولی عتاقہ	۱۳	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	محروم
مولی عتاقہ عصبات	۱۴	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	کل	تقسیم ہوا حسب ترتیب (۳)
توضیح	۱۵														

فریضہ ۱۸۰ حاجب و محجوب اگر عصبات سے ہون تو اس مین صرف حجب حرمان ہوتا ہے حجب نقصان نہین ہے مثلاً بیٹے سے پوتا محروم ہے۔

فریضہ ۱۸۱ اگر حاجب عصبہ اور محجوب ذی فرض ہو تو یہہ حجب گاہے حجب حرمان ہوتا ہے مثلاً برادر اخیافی پسر سے محروم ہے اور گاہے حجب نقصان ہوتا ہے مثلاً شوہر و زوجہ کا حصہ پسر سے کم ہو جاتا ہے۔

فریضہ ۱۸۲ اگر حاجب ذی فرض محجوب عصبہ ہو یہہ صورت غیر ممکن ہے۔

توضیح یہہ سوال کہ باپ و دادے سے برادران و اعمام محروم ہو جاتے ہین وہ حجب از روے عصوبت ہے از راہ فرضیت کے نہین ہے۔

فریضہ ۱۸۳ نقشہ نمبر (۳) جو اسکے ساتھہ لگایا گیا ہے اوس سے یہہ بخوبی معلوم ہوگا کہ ذوی الفروض مین ایک وارث دوسرے وارث کے ساتھہ کسقدر حصہ کا مستحق ہوگا یا محروم ہوگا۔

فریضہ ۱۸۴ نقشہ نمبر (۴) سے یہہ مبرہن ہوگا کہ عصبات مین بمقابلہ یکدوسرے کے کتنا حصہ پائیگا یا محروم ہوگا۔

فریضہ ۱۸۵ نقشہ نمبر (۵) سے یہہ مستنبط ہوگا کہ ذوی الفروض عصبات کے ساتھہ یا عصبات ذوی الفروض کے ساتھہ کس کس طرح حصہ پاوینگے اور کون کون محروم ہونگے۔

باب ہفتم

مخارج کے بیان مین

فریضہ ۱۸۶ مخرج کا ضابطہ جب تک معلوم نہ ہو تقسیم نہو سکیگی کیونکہ جتنے سہام مقررہ ہین وہ سب کسور ہین پس لازم ہوا کہ پہلے مخرج اسکا معلوم کیا چاہیے۔ یہہ ضابطہ بہتر و قدیم ہے اسوجہ سے کہ اسکے تو علم سے حسابدان و غیر حسابدان تقسیم کرسکتا ہے۔

فریضہ ۱۸۷ اصول یہہ ہے کہ جسقدر مسئلہ کمتر عدد سے صحیح ہوجاے وہ بہتر ہے۔

فریضہ ۱۸۸ اگر ورثہ ایسے ہون کہ جنکے حصص معین نہین ہین مثلاً عصبات۔ تو اونکے مخرج کا تعداد روٴس پر ہوگا۔ اگر بعض اہل فروض و بعض عصبات ہون تو مخرج ذوی الفروض کے سہام نکالا چاہیے۔ (۱)

فریضہ ۱۸۹ سہام مقررہ جو چھ ہین وہ دو نوع کے ہین ہر نوع مین تین قسم ہین۔

نوع اول	نصف	ربع	ثمن
نوع ثانی	ثلث	ثلثان	سدس (۱)

فریضہ ۱۹۰ اگر ایسے حصص جمع ہون جو ایک ہی قسم کے ہون تو مخرج اوسکا ہمنام ہوگا اسکی مثالین ذیل کی نقشہ سے بخوبی ظاہر ہوجاتے ہین (۱)

(۱) کذا فی الشمس تفی۔

فریضہ ۱۹۱ مخرج نصف کا (۲) اور ربع کا (۴) اور ثمن کا (۸) اور ثلث و ثلثان کا (۳) اور سدس کا (۶) ہے۔ (۱)

مخرج نصف ۲		مخرج ربع ۴		مخرج ثمن ۸	
زوج	بہن	زوج	پسر	زوجہ	پسر
۱	۱	۱	۳	۱	۷

مخرج ثلث ۳		مخرج ثلثان ۳		مخرج سدس ۶		
مادر	برادر	دو دختر	عم	پدر	مادر	پسر
۱	۲	۲	۱	۱	۱	۴

فریضہ ۱۹۲ اگر ایسے حصہ والے جمع ہون جو ایک نوع مین سے مختلف قسم کے حصہ والے ہون تو سب سے چھوٹے عدد کو مخرج قرار دینا چاہیے۔ (۱)

تمثیلات

الف سدس و ثلث والے جمع ہون مثلاً مادر (۱) خواہر اخیافی (۱) برادر حقیقی (۴) مخرج (۶)

ب سدس و ثلثان والے جمع ہون مثلاً مادر (۱) ۲ خواہر حقیقی (۴) عم (۱) مخرج (۶)۔

ج سدس و ثلثان و ثلث والے جمع ہون مثلاً مادر (۱) ۲ خواہر اخیافیہ (۲) ۲ خواہر حقیقی (۴) مخرج (۶) عول ہے۔ ۷

(۱) کذا فی الشریفی۔

و اگر ثلث و ثلثان والے جمع ہون ~~سے وہ خواہر اخیافیہ وہ خواہر حقیقی~~ مخرج (۳)

ہ اگر ثمن و نصف والے جمع ہون ~~سے زوجہ ۱ دختر ۴ ثمن ۳~~ مخرج (۸)

و ربع و نصف والے جمع ہون ~~سے شوہر دختر ۳~~ مخرج (۴)

فرضیہ ۱۹۳ اگر نوع اول کے سہام والے اور نوع ثانی کے سہام والے جمع ہون تو مخارج اوسکے یہہ ہین۔

نصف کا حصہ والا۔ ثلث یا ثلثان یا سدس والے کے ساتھ آوے تو مخرج (۶)

ربع کا حصہ والا۔ ایضاً — مخرج (۱۲)

ثمن کا حصہ والے۔ ایضاً — مخرج (۲۴)

فرضیہ ۱۹۴ اختلاط نوع اول و ثانی کا حال اس شکل سے بخوبی معلوم ہوجائیگا

نصف ۶ ربع ۱۲ ثمن ۲۴

سدس ثلثان ثلث
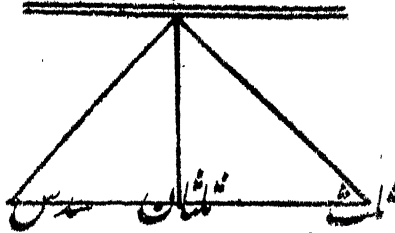
فرضیہ ۱۹۵ ذیل مین جو نقشہ ہی اوس سے جملہ قسم کے مخارج واضح ہوتے ہین

نقشہ نمبر (۶)

مخارج	نصف	ربع	ثمن	ثلثان	ثلث	سدس
نصف	۲	۴	۸	۶	۶	۶
ربع	۴	۴	۸	۱۲	۱۲	۱۲
ثمن	۸	۸	۸	۲۴	۲۴	۲۴
ثلثان	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
ثلث	۶	۱۲	۲۴	۳	۳	۶
سدس	۶	۱۲	۲۴	۶	۶	۶

فرضیت ۱۹ اور فرائض (سے ۱۹۲) کی مثالین ذیل کے نقشہ سے بخوبی معلوم ہوجاتی ہین۔

نقشہ نمبر (۷)

اجتماع حصص	نصف		ربع		ثمن	
	مثال	مخرج	مثال	مخرج	مثال	مخرج
ساتھ ثلث و ثلثان و سدس کے	زوج مادر ۲بہن اخیافی ۲بہن حقیقی ۳ ۱ ۲ ۴	۶ عـ ۱۰	زوجہ مادر ۲بہن اخیافی ۲بہن حقیقی ۳ ۲ ۴ ۸	۱۲ عـ ۱۷	بمذہب حنفیہ غیر ممکن (۱)	۲۴
ساتھ ثلث و ثلثان کے	زوج ۲بہن اخیافیہ ۲بہن حقیقی ۳ ۲ ۴	۶ عـ ۹	زوجہ ۲بہن اخیافیہ ۲بہن حقیقی ۳ ۴ ۸	۱۲ عـ ۱۵	ایضاً (۱)	۲۴
ساتھ ثلثان و سدس کے	زوج مادر خواہر حقیقی۲ ۳ ۱ ۴	۶ عـ ۸	زوجہ مادر بہن حقیقی ۳ ۲ ۸	۱۲ عـ ۱۳	زوجہ مادر دختر۲ ۳ ۴ ۱۶ برادر ۱	۲۴
ساتھ ثلث و سدس کے	زوج ۲بہن اخیافیہ جدہ ۳ ۲ ۱	۶	زوجہ جدہ ۲بہن اخیافیہ ۳ ۲ ۴	۱۲	بمذہب حنفیہ غیر ممکن (۱)	۲۴
ساتھ ثلثان کے	زوج بہن حقیقی ۳ ۴	۶ عـ ۷	زوجہ بہن حقیقی عم ۳ ۸ ۱	۱۲	زوجہ دختران عم ۳ ۱۶ ۵	۲۴
ساتھ ثلث کی	زوج ۲بہن اخیافیہ برادرزادہ ۳ ۲ ۱	۶	زوجہ مادر برادرزادہ ۳ ۴ ۵	۱۲	بمذہب حنفیہ غیر ممکن (۱)	۲۴
ساتھ سدس کے	مادر دختر عم ۱ ۳ ۲	۶	زوجہ برادر اخیافیہ ۳ ۲	۱۲	زوجہ مادر پدر پسر ۳ ۴ ۴ ۱۳	۲۴

(۱) یہہ صورتین مذہب حنفیہ مین اسوجہ سے ممکن نہین کہ اونکے پاس محروم حاجب نہین ہوتا ہے مگر ابن مسعودؓ کے نزدیک ممکن ہین کیونکہ اونکے پاس محروم حاجب ہوتا ہے کذا فی السراجی و الشریفی۔

ضابطہ دوم مخرج کی شناخت مین

فرضت ۱۹۷ جب مختلف حصص جمع ہون تو یہہ دیکھا جاے کہ اون مین سب سے بڑا عدد کون سا ہے پس اوس عدد مین سے دوسرے حصون کے اعداد از روے تفریق پورے بلا کسر داخل ہوجاتے ہین تو وہی بڑا عدد مخرج ہوگا۔

اگر پورے طور پر داخل نہون بلکہ کسر باقی رہجاے اور وہ کسر ایک عدد سے زاید ہو تو اوس کسر کا ہمنام مضروب سے لیکر بڑے عدد مین ضرب دیا چاہیے حاصل ضرب مخرج ہوگا۔ اگر کسر ایک عدد نکلے تو اصل مضروب سے ہی ضرب کیا چاہیے۔

تمثیلات

۲۔ ۶ مین داخل ہے مخرج اسکا (۶) ہوگا۔ ۲۔ ۳۔ مین داخل ہے کسر یک ہے لہذا اصل مضروب سے ضرب کیے (۶) ہوا۔ ۴۔ ۶ مین داخل نہین کسر ۲ رہتا ہے پس نصف مضروب سے ضرب کیے مخرج (۱۲) ہوا۔ ۴۔ ۳۔ مین داخل نہین کسر یک رہا اصل مضروب سے ضرب کیے مخرج (۱۲) ہوا۔ ۳۔ ۸۔ مین داخل نہین کسر یک رہتا ہے لہذا اصل مضروب ۳ سے ۸ مین ضرب کیے مخرج (۲۴) ہوا۔ ۶۔ ۸۔ مین داخل نہین کسر ۲ رہتا ہے پس ۶ کے نصف سے ضرب کیے مخرج (۲۴) ہوا

باب ہشتم

عول کے بیان مین

فریضہ ۱۹۸ جب ایسے حصہ دار جمع پڑین کہ مخرج مفروضہ اون کے سہام کو کافی نہو تو اوسی مخرج سے حصے بانٹے جاوین بعد بانٹنے کے جس قدر زیادتی ہوتی ہے اوسکا نام عول ہے۔

فریضہ ۱۹۹ اگرچیکہ جملہ مخارج ساتھہ ہین یعنی۔ ۲-۳-۴-۶-۸-۱۲-۲۴- لاکن عول صرف تین مخارج مین ہی ہوتا ہے یعنی ۶-۱۲-۲۴- مین ہی ہوتا ہے اور دوسرے مخارج مین نہین ہوتا (ا)

فریضہ ۲۰۰ مخرج (۶) کا عول کرتا ہے (۷) یا (۸) یا (۹) یا (۱۰) تک اس سے زیادہ عول نہین کرتا (ا)

تمثیلات

مخرج (۶)	عول (۷)
شوہر	۲ خواہر حقیقی
۳	۴

مخرج (۶)	عول (۸)	
شوہر	خواہر حقیقی	خواہر اخیافیہ
۳	۴	۱

مخرج (۶)	عول (۹)	
شوہر	۲ خواہر حقیقی	۲ خواہر اخیافیہ
۳	۴	۲

مخرج (۶)	عول (۱۰)		
شوہر	۲ خواہر حقیقی	۲ خواہر اخیافیہ	مادر
۳	۴	۲	۱

فریضہ ۲۰۱ ۱۲ کا مخرج عول کرتا ہے تین صورت مین یعنی (۱۳) و (۱۵) و (۱۷) تک اس سے زیادہ اور اسکے خلاف نہین کرتا

تمثیلات

مخرج (۱۲)	عول (۱۳)	
زوجہ	۲ خواہر حقیقی	خواہر اخیافیہ
۳	۸	۲

مخرج (۱۲)	عول (۱۵)	
زوجہ	۲ خواہر حقیقی	۲ خواہر اخیافیہ
۳	۸	۴

مخرج (۱۲)	عول (۱۷)		
زوجہ	۲ خواہر حقیقی	۲ خواہر اخیافیہ	مادر
۳	۸	۴	۲

فریضہ ۲۰۲ ۲۴ کا مخرج کرنیکی ایک ہی صورت ہے یعنی (۲۷)

مسئلہ منبریہ (۱)

مخرج (۲۴)	عول (۲۷)		
زوجہ	دو دختر	مادر	پدر
۳	۱۶	۴	۴

باب نہم
تصحیح کے بیان مین

فریضہ ۲۰۳ تصحیح مسئلہ کی ضرورت اوسوقت واقع ہوتی ہے جب کہ حصص ازروے مخرج یا عول کے بانٹ دیئے جاوین اور وہ حصص بوجہ زیادہ ہونے تعداد ورثہ کے بلاکسر نہ بٹ سکتے ہون۔ تصحیح کرنا لازم ہوتا ہے۔ مخرج مشترک کے صحیح انکا لنے کو تصحیح کہتے ہین۔

فریضہ ۲۰۴ اعداد رؤس اور اعداد سہام مین نسبت دیکھی جاے۔ اور نسبت چار طرح ہوتی ہے تماثل ہوگی یا تداخل یا توافق یا تباین (۱)

فریضہ ۲۰۵ تماثل کی صورت مین بالکل تصحیح کی ضرورت نہین خود وہی تصحیح ہے (۱)

فریضہ ۲۰۶ تداخل کی دو صورت ہین۔ ایک یہ کہ اگر سہام زیادہ ہون اور رؤس کم ہون تو اسمین بھی صحت کی ضرورت نہین کیونکہ اسکو تماثل حکمی کہتے ہین۔

---

(۱) اس مسئلہ کا نام منبریہ اسوجہ سے رکھا گیا کہ مسجد کوفہ کی منبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کرم اللہ وجہہ خطبہ فرما رہے تھے ایک شخص اکر یہی مسئلہ پوچھا پس حضرت نے بلا تامل جواب فرمایا حضار مجلس آپکی رسائی وتیزی فہم پر دنگ ہوگئے۔ کذا فی السراجی

دوسری صورت یہ ہے کہ سہام کم ہون اور روس زیادہ ہون اسکا طریقہ مطابق توافق کے ہی کیونکہ اسکو توافق حکمی کہتے ہین پس چاردن نسبتون مین توافق اور تباین مین سے ہے ضرورت تصحیح کی ہوتی ہے خواہ توافق حقیقی ہو یا حکمی (۱)

فریضہ ۲۰۷ تصحیح کے ساتھ ضابطہ مین تین ضابطہ درمیان سہام ورؤس کے ہین اور چار ضابطہ مابین رؤس ورؤس کے ہین۔ (۱)

ضابطہ اول درمیان روس و سہام کے

فریضہ ۲۰۸ اگر درمیان سہام و روس کے تماثل یا تماثل حکمی ہو یعنی جسمین کسر نہ آتی ہو حاجت تصحیح نہین ہے۔

تمثیلات

مسلہ من (۶)

مادر	پدر	دختر	دختر
۱	۱	۲	۲

مسلہ من ۸

زوجہ	پسر
۱	۷

مسلہ من (۵)

پسر	پسر	پسر	پسر	پسر
۱	۱	۱	۱	۱

مسلہ من (۶)

دختر	دختر	دختر	دختر	جدہ	عم
۱	۱	۱	۱	۱	۱

ضابطہ دوم

فریضہ ۲۰۹ اگر درمیان سہام واروس کے نسبت توافق کی ہو یا توافق حکمی کی ہو تو وفق عدد روس کو اصل مسئلہ مین ضرب کرین اگر مسئلہ عائلہ ہو تو عول مین مسئلہ کے ضرب کیا چاہیے (۲)

(۱) کتاب فی السراجی و غاتیہ الاوطار۔ (۲) شریفی کو دیکھیے۔

تمثیل مسئلہ غیر عائلہ

مسئلہ من (۶) مضروب (۵) تصحہ (۳۰) نسبت توافق بالنصف

زید

۱۰ دختران	پدر	مادر
۴/۲۰	۱/۵	۱/۵

حل

ثلثان وسدس والے جمع ہونے سے مخرج (۶) ہوا اوس سے
یک یک سہم مادر و پدر کو اور ۴ سہم دس دختر کو دیئے گئے
چونکہ دختر ین دس ہین اور اون کے سہام (۴) تقسیم مین بلا کسر
نہین ہو سکتے۔ اور ۴۔ ۱۰۔ مین نسبت توافق بالنصف کی ہے
پس عدد روس دختر مین سے نصف یعنی (۵) لیکر اصل مسئلہ
مین ضرب کرنے سے (۳۰) سے تصحیح ہوئی۔ لہذا ۵۔ ۵ سہم مادر
و پدر کو اور ۲۰ سہم دختر ون کو ملے اور فی دختر ۲ سہم پڑے۔

تمثیل مسئلہ عائلہ

مسئلہ من (۱۲) عول (۱۵) مضروب (۳) تصحہ (۴۵) نسبت توافق بالنصف

زید

۶ دختران	پدر	مادر	شوہر
۸/۲۴	۲/۶	۲/۶	۳/۹

حل

ربع ثلثان وسدس کیساتھ جمع ہونے سے مخرج (۱۲) ہوا اور
عول کیا گیا ۱۵ پر۔ دختر ون کا حصہ غیر منقسم ہے اور نسبت توافق
بالنصف کی ہے پس نصف عدد روس دختر کہ (۳) ہین عولین

مسئلہ کے ضرب کیا گیا جسکی تصحیح (۷۵) ہوئی جسمین سے ۹ سہم شوہر کو اور ۶ سہم مادر و پدر کو اور ۲۴ سہم ۶ دختر ون کو تقسیم کیے گئے

تمثیل توافق حکمی در مسئلہ غیر عائلہ

مسئلہ من (۶) مضروب ۲ تصحہ (۱۲) نسبت توافق بالربع

زید

۸ دختران	پدر	مادر
۴/۶	۱/۶	۱/۶

حل

سدس و ثلثان کے اجتماع سے مسئلہ (۶) سے کیا گیا۔ ۴ سہم جو ۸ دختر ون کو ملے وہ منکسر ہین اور دونون مین نسبت توافق بالربع ہے لہذا ربع اعداد روس دختران کہ ۲ ہوتے ہین لیکر مسئلہ مین ضرب کیے گئے (۱۲) سے تصحیح ہوئی ۲-۲ سہم مادر و پدر کو اور ۸ سہم ۸ دختر ون کو تقسیم ہوے۔

تمثیل توافق حکمی در مسئلہ عائلہ

مسئلہ من (۶) عول (۹) مضروب (۴) تصحہ (۳۶) نسبت توافق بالربع

زید

۱۶ دختر	پدر	مادر	شوہر
۴/۱۲	۱/۴	۱/۴	۳/۱۲

حل

نصف ثلثان و سدس کے حصہ دار جمع ہونے سے مسئلہ ۶ سے کیا گیا اور عول ہوا ۹ پر چونکہ دختر ون کا حصہ جو ۴ ہے وہ ۱۶ پر بٹ نہین سکتا اور نسبت توافق بالربع کی ہے لہذا ربع اعداد دختران یعنی ۴ لیکر عول مین ضرب کیے جو (۳۶) سے تصحیح ہوئی پس ۱۲

سہم شوہر کو اور ۴-۴ سہم مادر و پدر کو اور ۱۶-۱۶ سہم ۲ دختروں کو دیئے گئے

ضابطہ سیوم درمیان سہام و رؤس نسبت تباین کے

قاعدہ ۲۱ درمیان رؤس وسہام کے نسبت تباین کی ہو تو جملہ عدد رؤس کو اصل مسئلہ میں ضرب دین اگر مسئلہ عایلہ ہو تو عول میں ضرب کیا جاہیے۔

تمثیل تباین در مسئلہ عایلہ

مسئلہ من (۶) مضروب (۳) تصحیح (۱۸) نسبت تباین

۳ خواہران اخیافیہ	مادر	شوہر
$\frac{2}{6}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{3}{9}$

زید

حل

نصف ساتھ ثلث وسدس کے آنے سے مخرج ۶ ہوا۔ ۳ خواہروں پر ۲ سہم بٹ نہین سکتے اور دونوں مین نسبت تباین ہے لہذا تمام عدد رؤس دختران اصل مسئلہ مین ضرب کیے ۱۸ سے تصحیح ہوئی اور تقسیم بلاکسر پوری ہوئی۔

تمثیل مسئلہ عائلہ

مسئلہ من (۶) عول (۷) مضروب (۵) تصحیح (۳۵) نسبت تباین

۵ خواہران حقیقی	شوہر
$\frac{4}{20}$	$\frac{3}{15}$

زید

حل

نصف ساتھ ثلث کے آنے سے مسئلہ ۶ سے اور عول ۷ سے ہوا ۴ سہم ۵ خواہر پر منکسر ہین اور نسبت تباین ہے لہذا تمام اعداد رؤس

خواہران عول مین ضرب کینے ۳۵ سے تصحیح ہوئی جو ۱۵ سہم شوہر کو
اور ۲۰ سہم ۵ خواہرون کو ملے

ضوابط اربعہ مابین روس وروس کے

فریضہ ۲۱۱ جبکہ مختلف حصہ دار جمع ہون اور ہر حصہ دار متعدد ہون
تو ہر حصہ دار کے سہام وروس مین نسبت دیکھا چاہیے اگر توافق ہو تو
وفق عدد روس اوس حصہ دار کے محفوظ رکھین اگر نسبت تباین ہو تو
جمیع عدد روس رکھ چھوڑے بعد اوسکے روس اور روس مین جو
محفوظ رکھے جاتے ہین وہی نسبتین دیکھکر ضابطہ ہاے ذیل کے بموجب
عمل کرین۔

ضابطہ اول درمیان روس وروس کے

فریضہ ۲۱۲ اگر تمام حصہ دارون کے روس آپسمین متماثل ہون
ہون توکسی یک حصہ دار کے روس کو اصل مسئلہ مین اگر عائلہ ہو تو
عول مین اوسکے ضرب کرین حاصل ضرب تصحیح ہوگی۔

تمثیل مسئلہ غیر عائلہ

مسئلہ من (۶) مضروب (۳) تصحہ (۱۸) نسبت تماثل

۳ دختر	۳ جدہ	۳ عم
۲/۳	۱/۶	ب

حل

سدس وثلثان کے جمع ہونے سے چھوٹے عدد یعنی ۶ کو مخرج قرار دیا
گیا جس سے ۳ دختر کو ۴ سہم اور ۳ جدہ کو ایک سہم اور ۳ عم کو ایک سہم ملا
سہام تمام حصہ دار کے غیر منقسم ہین پس سہام وروس مین ہر ہر کی نسبت

دیکھی گئی عم و جدہ کے سہام و روس مین تباین ہے لہذا کامل عدد روس یعنی ۲-۳-۳ رکھے گئے مگر ۶ دختروں مین اور ۴ سہم مین توافق بالنصف ہوتے سے نصف عدد روس دختران یعنی ۳ محفوظ رکھے گئے من بعد روس و روس مین نسبت دیکھی گئی تینون حصہ دار کے اعداد مین مماثلت ہے لہذا منجملہ اون تین کے ایک حصہ دار کے اعداد سے اصل مسئلہ مین ضرب کیے ۱۸ سے تصحیح ہوئی پس ۱۲ سہم ۶ دخترون کو اور ۳ جدہ کو ۳ سہم اور ۳ سہم ۳ عم کو دیئے گئے۔

تمثیل مسئلہ عائلہ

مسئلہ من (۶) عول (۷) مضروب (۳) تصحہ (۲۱) نسبت تماثل

زید

۳ خواہر عینیہ	۳ جدہ	۳ خواہر اخیافیہ
$\frac{4}{12}$	$\frac{1}{3}$	$\frac{2}{6}$

حل

چونکہ یک نوع کے حصہ دار جمع ہین لہذا چھوٹے عدد یعنی ۶ کو مخرج قرار دیا گیا اور عول ۷ پر کیا گیا باقی ترکیب حل کی مسئلہ غیر عائلہ بالا کی مانند ہے فرق اسیقدر ہے کہ اوسمین ضرب اصل مسئلہ مین ہوئی تھی مسئلہ ہذا مین ضرب عول مین ہوکر ۲۱ سے تصحیح ہوئی

ضابطہ دوم درمیان روس و روس کے نسبت تداخل مین

فریضہ ۲۱۳ بعد دیکھنے نسبت سہام و روس کے اگر درمیان مین روس و روس تمام حصہ دارون کے تداخل ہو تو اکثر المتداخلین یعنی

سب سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ مین اگر عول کیا ہو تو عول مین ضرب کیا چاہیے۔ جو حاصل ضرب ہو گا وہی تصحیح ہے۔

تمثیل مسئلہ غیر عائلہ

مسئلہ من (۱۲) مضروب (۱۲) تصحیح (۱۴۴) نسبت تداخل

زید

زوجہ ۴ ربع ۳ / ۳۶ — (جدہ ۳) سدس ۲ / ۲۴ — عم ۱۲ عصبہ ۷ / ۸۴

حل

ربع و سدس یکجا ہونے سے مخرج ۱۲ ہوا ۱۳ سہم ۴ زوجہ کو ۲ سہم ۳ جدہ سے سہم ۱۲ عم کو دیئے گئے تمام سہم جملہ فریق ورثہ پر منقسم نہین اور تمام مین نسبت تباین کی ہے لہذا تمام اعداد روس بحیثیت موجودہ رکھے گئے من بعد روس و روس جملہ حصہ دارون کی نسبت دیکھے گئے نسبت تداخل کی ہے پس اکثر المتداخلین یعنی بڑا عدد روس ۱۲ ہے اصل مین ضرب کیا گیا (۱۴۴) سے تصحیح ہوئی اوس سے ۳۶ سہم ۴ زوجہ کو کہ فی زوجہ ۱۲ سہم اور ۲۴ سہم ۳ جدہ کو فی جدہ ۸ سہم اور ۸۴ سہم ۱۲ عم کو کہ فی عم ۷ سہم ملے۔

مثال مسئلہ عائلہ

مسئلہ من (۱۲) عول (۱۳) مضروب (٦) تصحیح (۷۸) نسبت تداخل

زید

زوجہ ۲ ربع ۳ / ۱۸ — خواہر عینیہ نصف ۸ / ۴۸ — جدہ ۱۲ سدس ۲ / ۱۲

حل

ربع و ثلثان و سدس کے جمع ہونے سے مخرج ۱۲ عول ۱۳ ہوا زوجہ

خواہران حقیقی کے سہام وروس مین نسبت تباین ہے لہذا جمیع عدد روس
دونون کے محفوظ رکھے گئے اور جدہ کے سہام وروس مین توافق بالنصف
ہونے سے نصف عدد روس جدہ یعنی ۵ لیے گئے پھر روس وروس مین
نسبت دیکھی گئی تداخل ہے یعنی زوجہ کے ۲ ۔ اور خواہرون کے ۳ ۔ ۶ تین
جو وفق جدہ کا ہے داخل ہو جاتے ہین لہذا اکثر المتداخلین کہ ۶ ہین عول
مین مسئلہ کے ضرب کیے (۸ ۷) سے تصحیح ہوئی ۔ ۱۸ سہم ۲ زوجہ کو فی ۹ سہم
اور ۴۸ سہم ۳ خواہر کو فی ۱۶ سہم ۔ ۱۲ سہم ۱۲ جدہ کو فی یک سہم بانٹے گئے

ضابطہ سوم درمیان روس وروس کی نسبت توافق مین

فریضہ ۲۱۴ بعد تصحیح سہام وروس کے اعداد روس محفوظ مین نسبت
توافق کی یا توافق حکمی کی ہو تو وفق روس کو یک فریق کے دوسرے فریق
مین ضرب کرین اوسکے حاصل سے فریق ثالث سے بھی توافق ہو تو
اوسکے وفق مین ضرب دین اگر توافق نہو تو جمیع روس مین ضرب کرین
پس حاصل ثالث کو اسیطور پر وفق یا جمیع مین فریق رابع کے ضرب کرین
اون تمام کے حاصل ضرب کو مسئلہ مین اگر عائلہ ہو تو عول مین ضرب کیا جائے
اوسکا جو حاصل ہوگا وہ تصحیح ہے

مثال مسئلہ غیر عائلہ

مسئلہ من (۲۴) مضروب (۱۸۰) تصحیح (۴۳۲۰) نسبت توافق

زوجہ ۳ [illegible] — عم ۳ [illegible] — جدہ ۵/۱۵ [illegible] — دختر ۹/۱۸ [illegible] زید

[illegible] — ۱۸۰ — [illegible]/۲۴۰ — ۱۴۴/۲۸۸۰

حل

ثمن ساقطہ ثلثان وسدس کے جمع ہونے سے مخرج ۲۴ ہوا ۔ ۳ سہم

۴ زوجہ کو ۴ سہم ۱۵ جدہ کو ۱۶ سہم ۱۸ دختر کو ایک سہم باقی ۶ عم کو ملے
اور تمام کے سہام قسمت پذیر نہین پس سہام ورؤس مین نسبت
دیکھی گئی زوجہ و عم وجدہ مین تباین ہونے سے پورے عدد رؤس یعنی
۴-۶-۱۵ محفوظ رکھے گئے مگر دخترون کے سہام ورؤس مین نسبت
توافق بالنصف کی تھی لہذا نصف عدد رؤس کہ ۹ ہوتے ہین رکھہ
چھوڑے مین بعد رؤس ورؤس مین نسبت دیکھی گئی زوجہ وعم کے
رؤس مین نسبت توافق بالنصف ہے لہذا نصف عدد رؤس عم یعنی ۳
وفق قرار دیئے اور وفق عدد رؤس عم مین اور ۱۵ جدہ مین نسبت
توافق بالثلث کی ہے لہذا ثلث عدد رؤس جدہ یعنی (۵) رکھہ چھوڑے
اور وفق عدد رؤس عم یعنی (۳) اور وفق عدد رؤس دختر جو ۹ ہین ان
مین نسبت توافق بالثلث کی ہے لہذا اوسکے بھی ثلث عدد یعنی ۳ کو
وفق قرار دیئے اب اعداد محفوظ یہہ رہے۔ زوجہ ۴ - عم ۳ - جدہ ۵ - دختر ۳
پس ۴ کو ۳ مین ضرب کیے ۱۲ ہوے ۱۲ کو ۵ مین ضرب کیے (۶۰) حاصل
ہوے ۶۰ کو ۳ مین ضرب کیے حاصل ۱۸۰ ہوے ۱۸۰ کو اصل مسئلہ یعنی
۲۴ مین ضرب کیے (۴۳۲۰) سے تصحیح ہوئی منجملہ اوسکے ۵۴۰ سہم ۴
زوجہ کو کہ فی زوجہ ۱۳۵ سہم - اور ۱۸۰ سہم ۶ عم کو کہ فی عم ۳۰ سہم اور ۲۴۰۰
سہم ۱۵ جدہ کو کہ فی جدہ ۱۶۰ سہم اور ۲۸۸۰ سہم ۱۸ دختر کو فی دختر (۱۶۰)
ملتے ہین۔

مثال مسئلہ عائلہ نسبت توافق

مسئلہ مِن ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۳۶ تصحیح ۴۶۸ نسبت توافق

زوجہ ۴	خواہران حقیقی ۹	جدہ ۱۲
۳	۸	۲
۱۰۸	۲۸۸	۷۲

حل

سدس و ثلثان ربع کے ساتھ مجتمع ہونے سے مسئلہ ۱۲ سے عول ۱۳ سے ہوا جنمین سے ۳ سہم ۴ زوجہ کو اور ۸ سہم ۹ خواہرون کو ۲ سہم ۱۲ جدہ کو پہونچے تمام حصہ بلا کسر بٹ نہین سکتے پس ۴ زوجہ ۳ سہم مین اور ۹ خواہران اور ۸ سہم مین تباین ہے اسلیے پورے عدد روس محفوظ رکھے گئے لاکن ۱۲ جدہ اور ۲ سہم مین توافق بالنصف ہے لہذا عدد جدہ کا نصف ۶ وفق قرار دیا گیا بعد ازین روس والروس مین نسبت دیکھی گئی یعنی وفق جدہ جو ۶ مین اور ۹ عدد خواہرون مین توافق بالثلث ہے پس خواہرون کے عدد کا ثلث یعنی ۳ وفق ضرب کیے ۱۸ ہوے اور ۱۸ اور ۴ روس زوجہ مین نسبت توافق بالنصف کی ہے اسلیے نصف عدد روس زوجہ یعنی ۲ سے ۱۸ مین ضرب کیے ۳۶ حاصل ہوے۔ ۳۶ حاصل ضرب کو عول مین مسئلہ کے ضرب کرنے سے ۴۶۸ پر تصحیح ہوئی اور قسمت پوری ہوئی۔ یعنی ۱۰۸ سہم ۴ زوجہ اور ۲۸۸ سہم ۹ خواہران ۷۲ سہم ۱۲ جدہ کو ملے۔

ضابطہ چہارم درمیان روس و روس کی نسبت تباین مین

فریضہ ۲۱۵ بعد تفتیش سہام و روس کے روس بالروس مین نسبت

تباین ہو تو جمیع رؤس ایک فریق کے رؤس فریق دیگر مین ضرب کرین
اور حاصل ضرب کو رؤس طابقہ ثالث مین ایسا ہی رابع مین مضروب
کیا چاہیے سب کا جو حاصل ہوگا اوسکو اصل مسئلہ مین اگر عائلہ ہو تو
عول مین مسئلے کے ضرب کرین حاصل ضرب تصحیح ہے۔

تمثیل مسئلہ غیر عائلہ نسبت تباین

مسئلہ من (۲۴) مضروب ۲۱۰ تصحیح ۵۰۴۰ نسبت تباین

زید

زوجہ ۳	عم ۷	جدہ ۴	دختر ۱۶
۶۳۰	۱۴۷۰	۸۴۰	۳۳۶۰

حل

ثمن سا تھ نوع ثانی کے آنے سے مسئلہ ۲۴ سے ہوا۔ رؤس و سہام
مین زوجہ و عم کی نسبت تباین ہے لہذا پورے عدد رؤس باقی رکھے
گئے اور سہام و رؤس مین جدہ و دختران کی نسبت توافق بالنصف
کی ہے لہذا نصف عدد رؤس جدہ ۳۔ اور رؤس دختران ۵ محفوظ کیے
گئے من بعد رؤس و رؤس مین نسبت دیکھی گئی تمام مین تباین ہے
اسلیے ایک دوسرے مین ضرب کی گئی تمام کا حاصل ضرب ۲۱۰ ہے
اوسکو اصل مسئلہ مین ضرب کرنے سے (۵۰۴۰) پر تقسیم ہوئی منجملا اوسکے
۶۳۰ سہم زوجہ کو ۱۴۷۰ سہم عم کو ۸۴۰ سہم جدہ کو ۳۳۶۰ سہم دختر کو ملے

تمثیل مسئلہ عائلہ نسبت تباین

مسئلہ من ۱۲ عول ۱۷ مضروب ۲۱۰ تصحیح (۳۵۷۰) نسبت تباین

زید

زوجہ ۲	جدہ ۳	خواہران حقیقی ۶	خواہران اخیافی ۵
۶۳۰	۴۲۰	۱۶۸۰	۸۴۰

حل

ربع ساتھ نوع ثانی کے جمع ہونے سے مسئلہ ۱۲ سے اور عول ۱۷ اسے کیا گیا۔ چارون فریق کے روس و سہام مین نسبت مباینت کی ہے اسلیے پورے عدد روس تمام کے باقی رکھ چھوڑے۔ روس روس مین تمام فریق کی مباینت ہے لہذا ایکدوسرے مین ضرب کیا گیا۔ حاصل ضرب ۲۱۰ نکلے اوسکو عول مین مسئلہ کے مضروب کرنے سے (۳۵۷۰) سے تصحیح ہوئی جسمین سے ۶۳۰ سہم ۳ زوجہ کو اور ۴۲۰ سہم ۲ جدہ کو اور (۱۶۸۰) سہم ۷ خواہران حقیقی کو اور (۸۴۰) سہم ۵ خواہر اخیافیہ کو تقسیم ہوئی۔

فریضہ ۲۱۶ جب مسئلہ کی تصحیح ہوچکی تو ہر فریق کا حصہ اور ہر فریق مین ہر وارث واحد کا حصہ معلوم کرنے کے لیے سہل تین طریقہ تبلائے جاتے ہین۔

طریق اول معرفت مین نصیب ہر فریق کی

فریضہ ۲۱۷ جس فریق کو پہلے اصل مسئلہ سے جو پہونچا تھا یعنی حصہ ابتدائی۔ اوسکو مضروب تصحیح یعنی جس حاصل ضرب سے اصل مسئلہ مین ضرب کرتے ہین اوس مین ضرب کرین حاصل ضرب نصیب اوس فریق کا ہوگا۔

مثال

ضابطہ چہارم کے مسئلہ غیر عائلہ مین دو زوجہ کا حصہ ابتدائی ۳ تھا اور مضروب تصحیح ۲۱۰ ہے پس ۳ کو ۲۱۰ مین ضرب کرنے سے ۶۳۰ حاصل ہوئے۔

طریق دوم معرفت مین نصیب ہر وارث واحد کی

فریضہ ۳۱۸ ہر فریق کو جو اصل مسئلہ سے پہونچا اوسکو اوسی فریق پر قسمت کر کے حاصل ضرب کو مضروب مسئلہ مین ضرب کرین جو حاصل ہوگا وہی حصہ ہر واحد کا ہوگا۔

تمثیل

فریضہ (۳۱۵) کی مثال مین ۲ زوجہ کو اصل مسئلہ سے ۳ سہم پہونچے اور ان تین کو دو زوجہ پر قسمت کیے فی اسم ڈیڑہ آیا اوسکو مضروب مسئلہ ۱۰ ۳ مین ضرب کیے فی اسم (۳۱۵) حاصل ہوے۔

طریق سوم نصیب ہر واحد کے

فریضہ ۳۱۹ جس فریق کو تصحیح مسئلہ سے جسقدر حصہ ملتاہے اوسکو اوسی فریق کے روس پر قسمت کردین۔

باب دہم

تقسیم متروکہ درمیان ورثہ وغرما کے بیان مین

فریضہ ۳۲۰ بعد تصحیح مسئلہ کے یہہ دیکہا جاے کہ جسقدر متروکہ ہے اوسمین اور تصحیح مین اون چار نسبتون سے کون سی نسبت ہے اگر مماثلت ہو کوئی ضرورت تردد کی نہین ہے اگر تباین ہو تو جمیع سہام ہر وارث کو جملہ متروکہ مین ضرب کرین حاصل ضرب کو مسئلہ کی تصحیح پر قسمت کرین اگر نسبت توافق ہو تو وفق متروکہ مین ضرب کر کے وفق تصحیح پر تقسیم کرین جو کچہہ خارج قسمت ہوگا حصہ ہر وارث کا ہوگا۔

فرضیہ ۲۲۱ طریقہ تقسیم ترکہ درمیان قرضخواہون کے جب کہ متروکہ زر قرضہ سے کم ہو یہ ہے کہ قرض کو ہر شخص کے بمنزلہ سہم وارث کے اور جملہ دیون کو بمنزلہ تصحیح اعتبار کرکے اور عمل کرین جیسا کہ تقسیم ورثہ مین بیان کیا گیا۔

تمثیل

مسئلہ من (۱۰۰۰)	متروکہ ۱۱۱۱	نسبت توافق بالنصف

زید داین	خالد داین	بکر داین
۶۰۰	۳۰۰	۱۰۰
۱۱۱۱	۵۵۵	۱۸۵

حل

جملہ قرضہ ۱۰۰۰ ہے اور متروکہ ۱۱۱۱ ہے دونون مین نسبت توافق بالنصف کی ہے لہذا نصف ترکہ ۱۱۱۱ اور نصف دیون ۵۰۰ وفق قرار دیا گیا۔ پس زید داین کا قرضہ جو ۶۰۰ ہے وفق ترکہ مین ضرب کرکے حاصل ضرب کو وفق دیون پر تقسیم کی گئی حاصل ۱۱۱۱ ہوے اسی طور پر دوسرے اینون کو بانٹا گیا۔

باب یازدہم تخارج کے بیان مین

فرضیہ ۲۲۲ جب چند ورثہ مین سے ایک یا دو وارث متروکہ مین برضامندی دیگر ورثہ کچھ لیکر علیحدہ ہو جاوے تو مسئلہ اوس وارث کو شریک کرکے کیا چاہیے ورنہ غلطی واقع ہو گی پس جو حصہ اون ورثہ کو مسئلہ سے ملے اوسکو اصل مسئلہ سے منہا کر دین باقی کو اصل مسئلہ تصور کرین۔

تمثیل

مسئلہ من (۲۴) منہا تی (۳)	باقی	(۲۱)

زوجہ	دختر	مادر	برادر
ص ۳	۱۲	۴	۵

حل

زوجہ نے کچھہ متروکہ سی لیکر علحدہ ہوئی لہذا اوسکو شریک رکھہ کے مسئلہ کیا گیا ۲۴ سے ہوا اوسکا حصہ منہا کرکے ۲۱ اصل مسئلہ تصور کیا گیا۔ پس اب بقیہ متروکہ ۲۱ حصوں پر قسمت کیا جائیگا۔

فریضہ ۲۲۳ تخارج مین یہہ شرط لازمی ہے جو چیز یا نقد جو وارث لیکر علحدہ ہوتا ہے وہ مال متروکہ سے ہو۔

فریضہ ۲۲۴ یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ جسقدر کہ وہ وارث کچھہ لیتا ہے وہ اوسکے حصہ سے کم ہو یا زاید ہو کیونکہ یہہ صلح ہے (۱)

باب دوازدہم

رد کے بیان مین

فریضہ ۲۲۵ جب عصبات نہون تو پہر ذوالفروض نسبیہ پر حسب حصہ اونہون کے رد کیا چاہیے مگر ذوالفروض سببیہ پر بہی بوجہ عدم موجودی بیت المال رد کرنے کے لیے علماءِ متاخرین نے فتویٰ دیا ہے بلکہ صحابہ کرام یعنی حضرت عمرؓ و علی کرم اللہ وجہہ و عثمان رضی اللہ عنہم بہی زوجین پر رد ہونے کے قایل ہین اور

(۱) کذا فی الہدایہ و در المختار فی الکتاب التخارج۔

فی زمانناعلماء متاخرین کے فتوی پر عمل بھی جاری ہے (۱)

فریضہ ۲۲۶ زوجین پر رد اوسوقت کیا جائیگا جب کہ کوئی قسم کا وارث آخر درجہ کا کیون نہو موجود نہ ہو۔ (۱)

فریضہ ۲۲۷ اصحاب اہل رد۔ آٹھ ہین برادراخیافی وخواہراخیافیہ ودختر پوتی وخواہر عینیہ وخواہر علاتیہ و مادر وجدہ۔ غیراہل رد چار ہین شوہر وزوجہ پدر وجد۔ (۱)

فریضہ ۲۲۸ رد کرنے کی چار صورت ہین پہلی صورت یہہ ہے کہ اگر اہل رد ایک ہی فریق اور ایک ہی قسم کے حصہ دار ہون اور اون کے ساتھ زوجین نہ ہو تو مسئلہ اون کے رؤس پر کیا چاہیئے (۱)

مثال

مسئلہ (۳) تصحیح ۵ امسئلہ ردیہ من (۵)

زید

دختر	دختر	دختر	دختر	دختر
۱	۱	۱	۱	۱

حل

اگرچہ کہ مسئلہ ۳ سے اور تصحیح ۱۵ سے ہوتی ہے چونکہ ورثہ ایک ہی فریق ہین اور حصص مختلف نہین ہین تعداد رؤس ورثہ پر مسئلہ ۵ سے کیا گیا یک یک سہم ہر دختر کو ملا۔

فریضہ ۲۲۹ دوسری صورت یہہ ہے کہ اہل رد مختلف قسم کے حصہ دار ہون اور اون کے ہمراہ زوجین سے نہون تو مسئلہ اونکے جملہ سہام پر کیا چاہیئے۔

(۱) کذا فی الشریفی وغایۃ الاوطار۔

تمثیل

مسئلہ من (۶) باقی (۱) مسئلہ ردیہ من (۵)

زید

مادر	خواہر عینیہ	خواہر اخیافیہ
۱	۳	۱

حل

مسئلہ ۶ سے ہوا منجملہ اون کے ایک سہم مادر کو اور ۳ خواہر عینیہ کو اور ایک سہم خواہر اخیافیہ کو جملہ ۵ سہم ہوے ایک سہم باقی رہا لہذا مسئلہ ردیہ ۵ سے کر دیا گیا۔

فریضہ ۲۳ اگر مسئلہ ردیہ مین کسر واقع ہو تو حسب ضابطہ تصحیح صحت کیا چاہیے۔

تمثیل

مسئلہ من (۶) باقی (۲) ردیہ (۴) مضروب (۴) تصحہ (۱۶) بنسبت تباین

زید

دختر	پوتی ۴
۳ ~~۱۲~~	۱ ~~۴~~

حل

مسئلہ ردیہ سہام پر یعنی (۴) سے کیا گیا ایک سہم ۴ پوتی پر منکسر ہین اور سہام و روس مین اون کی نسبت تباین ہے لہذا ۴ عدد روس پوتی کے مسئلہ ردیہ یعنی ۴ مین ضرب کی گئی ۱۶ سے تصحیح ہوئی۔

فریضہ ۲۳/۱ تیسری صورت یہ ہے کہ اہل رد ایک ہی قسم کے

حصہ دار ہون (یعنی حصص اونکے مختلف نہون اور غیر اہل رد بھی ہون
تو غیر اہل رد کے چھوٹے مخرج پر مسئلہ کرکے بعد دینے حصہ احد الزوجین
کے بقیہ اہل رد پر تقسیم کردین اگر کسر واقع ہوئی ہو تو تصحیح کیا چاہیے

تمثیل

مسئلہ ردیہ من (۴)

زید

زوج	دختر ۳
۱	۳

حل

مسئلہ ردیہ زوج کے حصہ کے مخرج پر یعنی ۴ سے کیا گیا ربع یعنی ایک سہم
زوج کو دیکر باقی ۳ سہم ۳ دخترون کو دیئے گئے

تمثیلات دیگر

مسئلہ ردیہ من (۴) مضروب ۲ تصحہ (۸) نسبت توافق بالثلث

زید

زوج	دختر ۶
۱/۲	۳/۶

حل

مسئلہ ردیہ زوج کے مخرج پر ۴ سے کیا گیا بعد جانے حصہ زوج
کے ۳ سہم ۶ دخترون کو دیئے گئے اور وہ غیر منقسم ہین دونون مین
نسبت توافق بالثلث کی ہے لہذا ثلث عدد روس دختران یعنی ۲ سے
مسئلہ ردیہ مین مضروب کیے گئے تصحیح (۸) سے ہوئی۔

مسئلہ ردیہ ۴ مضروب ۵ تصحہ ۲۰ نسبت تباین

زید

زوج	دختر ۵
۱/۵	۳/۱۵

حل

مسئلہ ردیہ زوجہ کے مخرج پر کیا گیا چونکہ حصہ دختروں کا منکسر ہے اور نسبت تباین سے ہے لہذا جملہ عدد روس دختران یعنی ۵ مسئلہ ردیہ مین ضرب کرنے سے تصحیح (۲۰) سے ہوئی۔

فریضہ ۳۳ چوتھی صورت یہ ہے کہ اہل رد چند فریق مختلف حصہ والے ہون اور اون کے ساتھ غیر اہل رد یعنی احد الزوجین بھی ہو تو اقل مخارج فرض احد الزوجین پر مسئلہ کرے بعد دینے حصہ زن یا شوہر کے باقی کو موافق حصہ اونہون کے اہل رد پر تقسیم کیا چاہیے اگر کسر آتی ہو تو تصحیح کیا جاے۔

تمثیلات

مسئلہ ردیہ من (۴) مضروب (۱۲) تصحہ (۴۸) نسبت توافق

زوجہ	جدہ ۴	خواہر اخیافیہ ۰ ۶ زید
$\frac{1}{12}$	$\frac{1}{12}$	$\frac{3}{24}$

حل

مسئلہ ردیہ زوجہ کے حصہ کے مخرج پر کیا گیا پس ایک سہم زوجہ کو دیکر باقی تین مین ایک سہم ۴ جدہ کو کہ سدس اون کا حصہ ہے اور سہم ۶ خواہر کو کہ ثلث اون کا حصہ ہے دیا گیا فریق جداۃ و خواہران پر سہام اون کے غیر منقسم ہین اور جدہ کے سہام و روس مین تباین ہے لہذا پورے عدد محفوظ رکھے چھوڑے اور خواہران اخیافیہ کے سہام و روس مین نسبت توافق بالنصف کی ہے لہذا نصف عدد روس یعنی ۳ وفق

قرار دیا گیا من بعد روس و روس مین نسبت دیکھی گئی سبا تباینت ہے
اسلیے ایک کو دوسرے مین ضرب دیئے حاصل ۱۲ ہوے اوسکو
اصل مسئلہ ردیہ مین مضروب کرنے سے تصحیح ۴۸ سے ہوئی۔

تمثیل دیگر

مسئلہ ردیہ من ۸ مضروب ۵ تصحیح ۴۰ ثم مضروب ۳۶ تصحیح ۱۴۴۰۔ ازروے مسئلہ فرضیہ (۵)

زوجہ ۴	جدہ ۳۶/۶	دختر ۳۶/۹
۱/۵	۷/۲۵۲ (۵)	۲۸/۱۰۰۸
۱۸۰		

حل

مسئلہ ردیہ زوجہ کے اقل مخرج فرض پر (۸) سے کیا گیا منجملہ اوسکے
ثمن یعنی ایک سہم ۴ زوجہ کو دیا گیا باقی ۷ سہم رہے جداۃ ۶ ہین اور ۹
دختریں ہین پس ۷ سہم دونون فریق مین بٹ نہین سکتے۔ اب یہہ
دیکھنا لازم ہوا کہ اگر صرف جداۃ و دختران ہوتے تو ازروے مسئلہ فرضیہ
کسقدر حصہ ملتا۔ اوسصورت مین مسئلہ ۶ سے ہوتا ۴ سہم دخترون کو ملتے
اور ایک سہم جداہ کو ملتا یعنی جملہ ۵ سہم ہوے پس ۵ اور ۷ سہم ردیہ مین نسبت
دیکھی گئی تباینت ہے پس ۵ سے ردیہ مسئلہ کو مضروب کیے (۴۰) سے
صحت ہوئی جسمین سے ۵ سہم ۴ زوجہ کو اور ۷ سہم ۶ جدہ کو اور ۲۸ سہم
۹ دخترون کو دیئے گئے اب یہہ سہام کل تعداد ورثہ پر غیر منقسم ہین اور
تمام فریق کے سہام و روس مین نسبت تباین ہے اسلیے پورے عدد
رکھہ چھوڑے من بعد روس و روس مین نسبت دیکھی گئی ۴ زوجہ
اور ۶ جدہ مین توافق بالنصف ہے لہذا نصف عدد روس جدہ روس

جدہ یعنی ۳ محفوظ رکھے گئے اور وفق جدہ یعنی ۳ اور ۹ دختر مین نسبت توافق بالثلث کی ہے لہذا ثلث عدد روس دختر یعنی ۳ وفق قرار دیئے آپسمین یکدوسرے سے ضرب کیے تمام کا حاصل ضرب ۳۹ ہوے اوسکو اصل مسئلہ ردیہ کی تصحیح مین ضرب کیے پس (۱۴۴۰) سے تمام مسئلہ کی صحت ہوئی جس سے ۱۸۰ سہم ۴ زوجہ کو اور ۲۵۲ سہم ۶ جدہ کو ۱۰۰۸ سہم ۹ دختر کو ملے۔

باب سیزدہم

مناسخہ کے بیان مین

فریضہ ۲۳۳ جب پے در پے چند وارث فوت ہو جاوین پہلے متوفی سے ترکہ تقسیم ہونے نہ پایا تھا تو اون تمام اموات کا مسئلہ وراثت بہ ترتیب کرنیکو مناسخہ کہتے ہین (۱)

فریضہ ۲۳۴ سب سے پہلا وارث متوفی جس سے سلسلہ وراثت نکل آتا ہے اوسکو مورث اعلی کہتے ہین (۱)

فریضہ ۲۳۵ مورث اعلی کا مسئلہ پہلے بعد جو وارث مرے اوسکا مسئلہ علی ہذہ القیاس یکے بعد دیگرے کیا چاہیے۔ (۱)

فریضہ ۲۳۶ مناسخہ کرنیکی تین قسم ہین۔ قسم اول یہ ہی کہ میت ثانی کے ورثہ وہی میت اول کے ورثہ ہون اور تقسیم بھی بوجہ ایک جنس کے معتبر نہوتی ہو اس صورت مین میت ثانی کو کالعدم تصور کرکے قسمت کرین (۱)

تمثیل

مسئلہ من (۷)

زید

پسر	پسر	پسر	پسر	پسر	پسر	پسر	پسر	پسر
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱ کالعدم

حل

زید نے ۸ پسر چھوڑے منجملہ اونکے ماقبل تقسیم ترکہ کے ایک مر گیا باقی ۷ رہے پس وہی ورثہ میت اول و ثانی کے ہین اور تقسیم بھی متغیر نہین ہوئی اسلیے اوس پسر متوفی کو کالعدم تصور کر کے باقی ۷ پسر پر مسئلہ اون کے روس سے (۷) پر کیا گیا۔

فرضیہ ۲۳۷ قسم دوم یہ ہے کہ ورثہ میت ثانی کے وہی ورثہ میت اول کے ہون لیکن تقسیم جدی ہوتی ہو (۱)

تمثیل

زید متوفی نے ایک پسر ایک زوجہ سے اور تین دختر ایک زوجہ سے چھوڑا قبل تقسیم ترکہ کے اون دخترون مین سے ایک فوت ہوئی اور اوس دختر متوفیہ کا کوئی وارث نہین ہے۔

فرضیہ ۲۳۸ قسم سیوم یہ ہے کہ میت ثانی کے ورثہ میت اول کے غیر ہون اور قسمت مین بھی تغیر ہو مثلاً مورث اعلے نے دو پسر اور دو دختر چھوڑا او پیش از تقسیم ترکہ ایک پسر فوت ہوا اوس پسر کے ایک زوجہ اور ایک پسر ایک دختر ورثہ ہین

فرضیہ ۲۳۹ قسم دوم و سیوم مین چاہیے کہ میت اولے کے مسئلہ کو تصحیح کر کر مسئلہ میت ثانی کو صحیح کرین اور میت ثانی کو جو مسئلہ مین حصہ ملا ہو اوسکو ما فی الید نام رکھکر منزلہ سہام کے قرار دین اور تصحیح مسئلہ ثانی کو روس گردانین اور تصحیح مسئلہ اولے کو

---

(۱) کذا فی الشریفی

اصل مسئلہ تصور کرین من بعد ما فی الید اور تصحیح مسئلہ ثانی مین نسبت
دیکھین مماثلت ہو تو حاجت ضرب کی نہین ہے اگر نسبت توافق
ہو تو اس قدر وفق تصحیح ثانی کو اصل مسئلہ یعنی مسئلہ اولے مین ضرب
کیا چاہیے اگر نسبت تباین ہو تو جمیع تصحیح ثانی کو پہلے مسئلہ مین مضروب
کرین۔

توضیح جس مسئلہ مین مماثلت ہے اوسکو مستقیم کہتے ہین۔

فریضہ ۲۳ مناسخہ مین معرفت سہام ورثہ کا یہہ طریقہ ہے کہ سوائے
بطن اخیر کے دوسرے بطنون مین جو حصہ پہلے مسئلہ سے بعد تصحیح
مناسخہ پہونچا ہو اوسکو مضروب تصحیح مین مسئلہ اول کے ضرب کرین
جو حاصل ضرب ہوگا وہی نصیب ورثہ کا ہوگا۔

فریضہ ۲۴ بطن اخیر کے ورثہ کے حصہ یعنی ما فی الید مین موافق
ضوابط تصحیح کے نسبت دیکھکر ضرب کرین حاصل سے بطن آخیر کے ورثہ
کا حصہ معلوم ہو جائیگا۔

مثال قسم دوم مناسخہ

مسئلہ من (۵) مضروب ۳ تصحہ من (۱۵) نسبت تباین

زید بکر پسر از ہندہ	رقیہ دختر	شاکرہ دختر	صالحہ دختر	ہر سہ دختر از حمیدہ
۲/۶	۱/۳	۱/۳	۱	

مسئلہ من (۳) ما فی الید (۱) نسبت تباین

خواہر عینیہ رقیہ	خواہر عینیہ شاکرہ	بکر برادر علاتی	دختر صالحہ
۱	۱	۱	

حل

مسئلہ اولے مین تعداد روس پر مخرج قرار دیا گیا تقسیم للذکر مثل
حظ الانثیین کی گئی منجملہ تین دختر کے ایک دختر فوت ہوئی اوسکا مافی الید
(۱) ہے میت اول کے ورثہ اسکے بھی ورثہ ہوے پس مسئلہ ثانی
مین ایک ہی قسم کے وارث ہین لہذا مخرج ہمنام ٹھہرا۔
تصحیح مسئلہ ثانی اور مافی الید مین نسبت تباین ہے لہذا جمیع تصحیح ثانی یعنی
۳ کو مسئلہ اولے یعنی ۵ مین ضرب کیا گیا تمام مناسخہ کی تصحیح ۱۵ سے ہوئی
پس بکر کے دونون مسئلون مین ۷ سہم رقیہ و شاکرہ کو ۴-۴ سہم ملے

مثال قسم سیوم مناسخہ

مسئلہ من (۶) مضروب ۱۲ تصحہ (۷۲)

زید

حامد پسر	محمود پسر	ہندہ دختر	صالحہ دختر
۲	۲/۲۴	۱/۱۲	۱/۱۲

مسئلہ من (۸) مضروب ۳ تصحہ ۲۴ مافی الید (۲) نسبت توافق بالنصف

حامد

رقیہ زوجہ	بکر پسر	شاکرہ دختر	محمود برادر	ہندہ خواہر	صالحہ خواہر
۱/۳	۱۴	۷	۴	۴	۴

المبلغ (۷۲)

الاحیاء

محمود	ہندہ	صالحہ	رقیہ	بکر	شاکرہ
۲۴	۱۲	۱۲	۳	۱۴	۷

حل

مسئلہ اول روس پر کرکے تقسیم للذکر ضعف الانثی کے کی گئی بعد اسکے
حامد فوت ہوا اوس کا مافی الید (۲) ہے اوسنے ایک زوجہ اور

ایک پسر اور ایک دختر ورثہ چھوڑا البن مسئلہ دوم اقل مخرج زوجہ پر کیا گیا ایک سہم زوجہ کو دیا گیا باقی ۷ سہم پسر و دختر پر غیر منقسم ہین چونکہ پسر مثل دو دختر کے ہے پس تین رؤس اور ۷ سہم مین نسبت تباین ہے لہذا ۳ سے ۸ مسئلہ مین ضرب کیا گیا تصحیح ۲۴ سے ہوئی اس مین اور ما فی الید مین نسبت توافق بالنصف کی ہے اسلیے نصف عدد تصحیح ثانی یعنی ۱۲ مسئلہ اولے مین مضروب کرنے سے تمام مناسخہ کی تصحیح (۲۷) سے ہوئی۔

فرائضیہ ۲۴۲ علی ہذا القیاس تین یا چار پانچ یا کئی بطن ہون اسی طریقہ سے مناسخہ کیا چاہیے۔ چنانچہ اس تمثیل مین تمام صورتین ظاہر ہین

تمثیل

مسئلہ من ۱۲ ا ترد الی ۴ مضروب ۴ تصحہ من ۱۶ ثم مضروب ۲ تصحہ ۳۲ ثم مضروب ۴ تصحہ من (۱۲۸)

ہندہ

شوہر قاسم	دختر جمیلہ از شوہر دیگر		مادر شافیہ
۴	۹	۳	۳

مسئلہ من ۴ — ما فی الید (۴) — مستقیم قاسم

زوجہ واثیہ	پدر ہاشم	مادر کافیہ
۱ / ۲ / ۸	۲ / ۴ / ۱۶	۱ / ۲ / ۸

مسئلہ من (۶) — ما فی الید (۹) — نسبت توافق بالثلث — جمیلہ

پسر قاسم	دختر حبیبہ	جدہ شافیہ	پسر کمال
۲ / ۶ / ۲۴	۱ / ۳ / ۱۲	۱ / ۳	۲ / ۶ / ۲۴

مسئلہ من ۲ مضروب ۲ تصحیح من ۴	ما فی الید ۹	نسبت تباین

شافعیہ

شوہر جلال	برادر عینی جمال	برادر عینی دایم
	۱	
۲/۱۸	۱/۹	۱/۹ .

المبلغ (۱۲۸)

الاحیاء

داخیہ	ہاشم	کاخیہ	قایم	جبیبہ	کمال	جلال	جمال	دایم
۹	۹	۱۸	۲۴	۱۲	۲۴	۸	۱۶	۸

حل

بطن اول کا مسئلہ اگرچہ کہ بارا سے ہوتا ہے لاکن مسئلہ ردیہ ہونے سے اقل مخرج زوج پر یعنی ۴ سے کیا گیا چونکہ ایک سہم زوج کو دیکر بقیہ ۳ سہم دختر و مادر پر بٹ نہین سکتے اگر مسئلہ صرف دختر و مادر پر کرتے تو (۶) سے ہوتا او سمین ۳ سہم دختر اور ایک سہم مادر کو ملتا یعنی جملہ ۴ سہم ہوے پس مسئلہ ردیہ کے بقیہ سہم ۳ ہین ۳ و ۴ مین تباین ہے لہذا ۴ سے مسئلہ ردیہ یعنی ۴ مین ضرب کیے ۱۶ ہوے پس زوج کو ۴ سہم دختر کو ۹ سہم مادر کو ۳ سہم ملے۔ بطن دوم مین بھی اقل مخرج زوجہ یعنی ۴ سے مسئلہ کیا گیا پس ما فی الید اور اصل مسئلہ مین مماثلت ہے حاجت ضرب کی نہین ہوئی۔ بطن سیوم مین صاحب فرض صرف جدہ ہے لہذا ۶ سے کیا گیا اور ما فی الید (۹) ہین دونون مین نسبت توافق بالثلث کی ہے لہذا ثلث عدد تصحیح یعنی ۲ سے مسئلہ اولے کی تصحیح مین ضرب کیا گیا ۳۲ ہوے پس سہام ورثہ مسئلہ اول مضروب پر ضرب کر کے تقسیم کیے اور سہام ورثہ بطن سیوم کے ما فی الید کے وفق سے ضرب کر کے قسمت کی گئی۔

اور بطن چہارم مین مخرج پر نصف کے مسئلہ ۲ سے پایا گیا چونکہ ۲ پر ایک سہم استقامت نہین رکھتا اور نسبت تباین ہے لہذا دو سر یا دو یعنی ۲ مسئلہ مین ضرب کیے ۴ سے تصحیح ہوئی پس اوس چار مین اور مافی الید مین نسبت تباین ہے اسلیے جملہ عدد تصحیح کہ ۴ مین مسئلہ اول کی تصحیح مین کہ ۳۲ ہین مضروب کیے جملہ مناسخہ کی تصحیح ۱۲۸ سے ہوئی پس تقسیم سہام ورثہ سہ بطن کے حسب فریضہ (۲۳۸) مضروب مین ضرب کرکے دیے گئے اور بطن آخیر کے بموجب فریضہ (۲۳۹) مافی الید مین ضرب کرکے قسمت کی گئی۔

فریضہ ۲۴۳ اگر مناسخہ مین منجملہ ورثہ کوئی خنثی مشکل ہو یا حاملہ ہو یا مفقود ہو تو اول اون کے مسائل کی تصحیح بموجب اون کے قواعد کے کرلیکر من بعد مناسخہ مین شریک کیا چاہیے ورنہ بڑی دقت ہوگی

فریضہ ۲۴۴ بعد تصحیح بطنون کے آخر مین مداحیا کا کھینچین نیچے اوسکے جو ورثہ کہ زندہ ہین لکھکر اونکے حصص جو ہر مسئلہ سے پہونچے ہین لکھنا چاہیے۔

باب چہاردہم

ذوی الارحام کے بیان مین

فریضہ ۲۴۵ اگرچہ ذوی الارحام کی توریث مین بڑے بڑے جھگڑے ہوے لیکن مفتی بہ قول یہہ ہے کہ جب کہ ذوی الفروض نسبیہ اور کوئی قسم کے عصبات نہون تو ذوی الارحام وارث ہین[1]

فریضہ ۲۴۶ ذوی الفروض سببیہ کے رہنے سے ذوی الارحام

---

(۱) ملاحظہ ہو غایۃ الاوطار۔

محروم نہین ہوگی بلکہ بعد جانے حصہ ذوی الفروض سببیہ کے جو باقی رہیگا وہ ذوی الارحام مین تقسیم کیا جائیگا۔ (۱)

فقرہ نمبر ۳۴ ذوی الارحام کے چار جماعت ہین (۱)۔

الف پہلی جماعت مین وہ ورثہ ہین جو طرف میت کے نسبت رکھتے ہین۔ اسمین دو فریق ہین۔

فریق اول بیٹے کی اولاد **فریق ثانی** پوتے کی اولاد خواہ مذکر ہون یا مونث اور کتنے ہی نیچے درجے کے ہون۔

ب دوسری جماعت مین وہ لوگ ہین کہ میت طرف اون کے نسبت رکھتی ہے اسکے بھی دو فریق ہین یعنی اجداد فاسد و جداۃ فاسدہ اگرچہ کتنے ہی اوپر کے درجے کے ہون۔

ج تیسری جماعت مین وہ اشخاص داخل ہین کہ طرف والدین میت کے منسوب ہوتے ہین اسمین پانچ فریق ہین۔

اول حقیقی بہنون کی اولاد **دوم** علاتی بہنون کی اولاد **سیوم** برادران حقیقی کی صرف اناث اولاد **چہارم** علاتی برادرون کی صرف اولاد اناث **پنجم** اخیافی بھائی و بہنون کی اولاد خواہ مرد ہو یا عورت یہہ تمام فریق کتنی ہی نیچے درجے کے ہون۔

د چوتھی جماعت ذوی الارحام مین وہ ورثہ ہین جو طرف میت کے دادا و دادی کے منتسب ہون اسمین تین فریق ہین۔

اول عمات حقیقی و علاتی و اخیافی **دوم** اعمام اخیافی **سوم** اخوال و خالات حقیقی و علاتی و اخیافی (۲)

---

(۱) کذا فی نہایت الاوطار (۲) کذا فی الشریفی و نہایۃ الاوطار۔

فریضہ ۲۴۸ تیسری جماعت ذوی الارحام مین برادران عینی و علاتی کی اولاد ذکور اسوجہ سے داخل نہین ہے کہ وہ عصبات مین داخل ہین اور برادران اخیافی کی اولاد عصبات مین داخل نہین ہین لہذا اس جماعت کے ذوی الارحام مین داخل ہین۔ (۱)

فریضہ ۲۴۹ ترتیب میراث مین ذوی الارحام کے فتوی اس امر پر ہے کہ مقدم جماعت اول ہین بعد دوم بعد سیوم بعد چہارم درصورت وجود جماعت اول کے جماعت دوم محروم ہین علیٰ ہذا القیاس دوم سے سیوم اور سیوم سے چہارم محروم ہو جاتے ہین (۱)

باب پانزدہم

ذوی الارحام کی جماعت اول کے بیان مین

فریضہ ۲۵۰ مقدم وہ فریق ہین جو قرابت نزدیک کی طرف میت کے رکھتے ہون (۱)

تمثیل

نواسی اول ہے پوتی کی بیٹی سے کیونکہ نواسی ایک واسطہ سے قرابت رکھتی ہے اور پوتی کی بیٹی دو واسطے سے

فریضہ ۲۵۱ اگر مساوی درجہ کے ذوی الارحام ہون تو وارث کی اولاد مقدم ہے غیر وارث کی اولاد پر (۲)

تمثیل

پوتی کی بیٹی نواسی کی بیٹی سے مقدم ہے اگرچہ دونون مساوی درجہ کی ہین کیونکہ پوتی ذوی الفروض سے ہے نہ نواسی۔

---

(۱) کذا فی الشریفی و غایۃ الاوطار (۲) کذا فی شرح السراجیہ۔

نقشہ نمبر (۸) جسمیں ذوی الارحام کی جماعت اول کا اختلاط واضح ہوتا ہے
متعلقہ فقرہ نمبر (۲۵۵)

اختلاط	بمقابلہ نواسی	بمقابلہ نواسہ	بمقابلہ پرنواسی	بمقابلہ پرنواسہ	بمقابلہ نواسہ کی بیٹی	بمقابلہ نواسہ کا بیٹا	بمقابلہ پوتی کی بیٹی	بمقابلہ پوتی کا بیٹا
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
اسی	بالاشتراک	للذکر مثل حظ الانثیین	کل	کل	کل	کل	کل	کل
اسہ	للذکر ضعف الانثی	بالاشتراک	کل	کل	کل	کل	کل	کل
نواسی	محروم	محروم	بالاشتراک	للذکر ضعف الانثی	اختلاف صاحبین	للذکر ضعف الانثی	محروم	محروم
نواسہ	محروم	محروم	للذکر ضعف الانثی	بالاشتراک	اختلاف	اختلاف	محروم	محروم
سی کی بیٹی	محروم	محروم	اختلاف رح	اختلاف	بالاشتراک	للذکر ضعف الانثی	محروم	محروم
سہ	محروم	محروم	للذکر مثل حظ الانثیین	اختلاف	للذکر ضعف الانثی	بالاشتراک	محروم	محروم
ی کی بیٹی	محروم	محروم	کل	کل	کل	کل	بالاشتراک	للذکر ضعف الانثی
ی کا بیٹا	محروم	محروم	کل	کل	کل	کل	للذکر ضعف الانثی	بالاشتراک

فریضہ ۲۵۲ اگر مساوی درجہ کے ذوی الارحام ہون اور سب غیر وارث کی اولاد ہون مثلاً نواسی کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا یا تمام وارث کی اولاد ہون مثلاً نواسہ ونواسی پس اندونوصور تونمین بقول امام ابویوسف بلحاظ ابدان بطریق للذکر ضعف الانثی کے تقسیم ہو گی (۱)

فریضہ ۲۵۳ بقول امام محمد رح اوسوقت روس پر بموجب قول ابویوسف کے تقسیم ہو گی جبکہ اصول مین انکے صفتہ ذکورت و انوثت کی متفق ہو مثلاً نواسہ و نواسی (۱)

فریضہ ۲۵۴ اگر صفتہ ذکورت و انوثت کی اصل مین مختلف ہو تو بقول امام محمد رح کے باعتبار اصل کے قسمت ہو گی یعنی جنکی اصل ذکور ہین اونکو دو سہم اور جنکی اصل اناث ہین اونکو ایک سہم دیا جائیگا گو فروع مین ذکور ہون یا اناث

فریضہ ۲۵۵ نزدیک امام ابویوسف رح کے اصل کا بالکل اعتبار نہین ہے بلکہ فروع کے اعتبار پر ہے یعنی ذکور کو دو سہم اور اناث کو ایک سہم گو اصل انہون کی صفتہ ذکورت و انوثت مین اختلاف ہو یا اتفاق ہو (۱)

مثال اتفاق صفتہ ذکورۃ و انوثت اصل کی

مسئلہ من ۵
زید

نواسہ ۲ | نواسی ۱

حل

مسئلہ جب فریضہ (۱۸۷) کے روش پر کیا گیا اسصورتمین صاحبین کو اتفاق ہے

مثال اختلاف صفتہ ذکورہ و انوثت کی

مسئلہ من (۳)
زید

نواسی کی بیٹی | نواسی کا بیٹا
۱ | ۲

بقول امام ابویوسف رح

(۱) کذا فی السراجی

حل

حسب قول امام ابو یوسف رح فروع کے ابدان پر بلحاظ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم ہوئی یعنی جملہ مسئلہ ۱۵ سے تصحیح ہوا اور بقول امام محمد رح کے مسئلہ ۱۵ سے اور تصحیح (۶۰) سے ہوئی - یعنی بطن دوم مین نُہہ دختر و پسر ہین تین پسر بجاے شش دختر کے ہے لہذا مسئلہ ۱۵ سے کرکے تین پسر سے ہر پسر کو دو دو سہم اور نو دختر کو ایک ایک سہم دیا گیا من بعد طایفہ ذکور و اناث کا علحدہ کیا گیا پس تین پسر کے فروع یعنی بطن سیوم مین دو دختر و ایک پسر ہے پس سہم پسر کو اور سہ سہم دو دختر کو دیئے گئے - بطن سیوم کے خانہ آخیر کے پسر کا حصہ کہ ۳ ہین آخر تک بوجہ نہونے اختلاف کے برابر پہونچ گیا - اور بطن سیوم کے خانہ (۱۰) و (۱۱) کے دو دختر کا حصہ کہ ۳ سہم ہے اوس کے فروع یعنی بطن چہارم کو ہی دیا گیا کیونکہ اوسمین بھی دو ہی دختر ہین بعدہ اونکے فروع کو بطن پنجم کے کہ ایک دختر و یک پسر ہے اور صفتہ اصل اونکے متفق ہے لہذا بطریق للذکر ضعف الانثیٰ دو سہم پسر کو اور ایک سہم دختر کو تقسیم ہوے بعد ازان اون اونکے فروع کو بطن ششم کے کہ دو نو دختر ہین اور اصل اونکے مختلف ہے پس نصیب اصل کے اون کا تہا دیہی اونکا نصیبہ ہوا - بعدہ نظر کیے بطن دوم کے طایفہ اناث کو کہ نہہ دختر ہین اور اونکے فروع مین ۶ دختر و ۳ پسر ہین بجاے شش دختر کے ہوتے ہین جملہ ۱۲ روس ہوے اور ۹ سہام ۱۲ پر غیر مستقیم ہین اور دونون مین نسبت توافق بالثلث کی ہے پس ثلث عدد روس کہ ۴ ہین اصل مسئلہ یعنی ۱۵ مین ضرب کیے (۶۰) ہوے - پس بطن دوم کے سہ پسر کو ۶ سہم تھی اوس ۴ کو مضروب مین ضرب کیے ۲۴ حاصل آئے جو بطن ششم ہین اون کے

ایک کو ۱۲ دوسرے کو ۸ اور تیسرے کو ۴ سہم پہونچے۔ اب باقی رہے ۲۱ سہم بطن سیوم کے ۳ پسر کو ۱۸ اور ۲ دختر کو ۱۸ سہم دیئے گئے۔ اور طایفہ ذکور واناث علیحدہ کیے پس طایفہ ذکور کے فروع یعنی بطن چہارم مین دو دختر وایک پسر ہے ۹ سہم دو دختر کو ۹ سہم ایک پسر کو دیا گیا اور اوس پسر کا حصہ یعنی ۹ سہم آخر تک برابر پہونچ گیا۔ اور جو ۲ دختر کو ۹ سہم تھے اونکے فروع کو یعنی بطن پنجم مین بھی دو ہی دختر ہین وہی ۹ سہم پہونچے اور بطن ششم مین اونکے ایک پسر ویک دختر ہے اور اصل اونکی متفق ہے لہذا دو حصہ یعنی ۶ سہم پسر کو اور ۳ سہم دختر کو دیئے گئے۔ بعد ازین بطن سیوم کی اوس ۲ دختر کے فروع کو دیکھیے کہ ۳ پسر و ۳ دختر ہین اور اصل اونکی متفق ہے پس بلحاظ للذکر مثل حظ الانثیین ۳ پسر کو ۱۲ سہم فی پسر ۴ سہم اور ۳ دختر ۶ سہم فی دختر ۲ سہم دیئے گئے۔ اور پھر طایفہ ذکور واناث علیحدہ کیے چونکہ ۳ پسر کے فروع یعنی بطن پنجم مین دو دختر ایک پسر ہے لہذا ۶ سہم ۲ دختر کو اور ۶ سہم یک پسر کو دیا گیا اوس پسر کے ۶ سہم اوسکے فروع یعنی بطن ششم کو پہنچا اور اون دو دختر کو کہ ۶ سہم ہین اونکے فروع بطن ششم مین ایک پسر یک دختر ہے لہذا دو سہم دختر کو اور ۴ سہم پسر کو پہنچے پس بطن چہارم کی طایفہ اناث کی فروع یعنی پنجم کو نظر کیے ۲ دختر یک پسر ہے ۳ سہم ۲ دختر کو ۳ سہم یک پسر کو دیا گیا اوس پسر کے ۳ سہم اوسکے فروع جو دختر بطن ششم اور بقیہ ۲ دختر کے فروع مین ایک پسر وایک دختر ہے اور اونکے ۳ سہم ہین لہذا دو حصہ پسر کو ایک حصہ دختر کو دیا گیا یعنی (۶۰) سے تقسیم کامل ہوئی (۱)

فائدہ ۲۵۹ بعض مسائل مین امام محمدرح اعداد فروع کا بھی اعتبار کیے

(۱) کذا فی الشریفیہ ۱۲

ایک کو ۱۲ دوسرے کو ۸ اور تیسرے کو ۴ سہم پہونچے۔ اب باقی رہے
۶۳ سہم بطن سیوم کے ۳ پسر کو ۱۸ اور ۶ دختر کو ۱۸ سہم دیئے گئے۔ اور
طایفہ ذکور و اناث علحدہ کیے پس طایفہ ذکور کے فروع یعنی بطن چہارم مین دو
دختر و ایک پسر ہے ۹ سہم دو دختر کو ۹ سہم ایک پسر کو دیا گیا اور اوس پسر کا
حصہ یعنی ۹ سہم آخر تک برابر پہونچ گیا۔ اور جو ۲ دختر کو ۹ سہم تھے اونکے فروع کو
یعنی بطن پنجم مین بھی دو ہی دختر ہین وہی ۹ سہم پہونچے اور بطن ششم مین
اونکے ایک پسر و یک دختر ہے اور اصل اونکی متفق ہے لہذا دو حصہ یعنی
۶ سہم پسر کو اور ۳ سہم دختر کو دیئے گئے۔ بعد ازین بطن سیوم کی اوس چھ
دختر کے فروع کو دیکھیے کہ ۳ پسر و ۳ دختر ہین اور اصل اونکی متفق ہے پس
بلحاظ للذکر مثل حظ الانثیین ۳ پسر کو ۱۲ سہم فی پسر ۴ سہم اور ۳ دختر ۶ سہم
فی دختر ۲ سہم دیئے گئے اور پھر طایفہ ذکور و اناث علحدہ کیے چونکہ ۳ پسر
کے فروع یعنی بطن پنجم مین دو دختر ایک پسر ہے لہذا ۶ سہم ۲ دختر کو اور ۶
سہم یک پسر کو دیا گیا اوس پسر کے ۶ سہم اوسکے فروع یعنی بطن ششم کو پہنچا
اور اون دو دختر کو کہ ۶ سہم ہین اونکے فروع بطن ششم مین ایک پسر یک
دختر ہے لہذا دو سہم دختر کو اور ۴ سہم پسر کو پہنچے پھر بطن چہارم کی طایفہ
اناث کی فروع یعنی پنجم کو نظر کیے ۲ دختر یک پسر ہے ۳ سہم ۲ دختر کو ۳ سہم یک
پسر کو دیا گیا اوس پسر کے ۳ سہم اوسکے فروع جو دختر بطن ششم ہی پہنچا
اور بقیہ ۲ دختر کے فروع مین ایک پسر و ایک دختر ہے اور اونکے اصل
کے ۳ سہم ہین لہذا دو حصہ پسر کو ایک حصہ دختر کو دیا گیا یعنی (۶۰) سے
تقسیم کامل ہوئی (۱)

فریضہ ۲۵۹ بعض مسائل مین امام محمد رح اعداد فروع کا بھی اعتبار کیے

ہیں۔ اصول کے ساتھ بوجہ کثرت فروع کے (۱)

تمثیل

مسئلہ میں (۷) بلحاظ روس فروع مضروب ۴ تصحیح (۲۸)

بطن اول	دختر	دختر	دختر
دوم	پسر ۴	دختر	۳ دختر
سیوم	دختر $\frac{۴}{۱۶}$	پسر ۶	دختر ۶
چہارم	دو دختر $\frac{}{۱۶}$	دختر	۲ پسر
بقول امام محمدؒ (۲۸)	۱۶	۶	۶
بقول امام ابویوسفؒ (۷)	۲	۱	۴

حل

بقول امام ابویوسف رح کے فروع کے اعتبار پر مسئلہ (۷) سے کیا گیا ۲ پسر کو ۴ سہم اور تین دختر کو ۳ سہم ملتے ہیں اور بقول امام محمد رح کے بطن دوم میں ایک پسر و دو دختر ہیں ایک پسر بجائے دو دختر کے اور بلحاظ اوسکے فروع کے بمنزلہ چار دختر تصور کیے اور ۲ دختر کو باعتبار فروع ۳ دختر کے سمجھا گیا جملہ (۷) روس ہوے مسئلہ ۷ سے کیا گیا۔ ایک پسر کو ۴ سہم اور دو دختر کو ۳ سہم دیئے بعدہ طایفہ ذکور و اناث علیحدہ کیا گیا پس پسر کی فروع کہ ایک دختر ہے اوسکو وہی ۴ سہم پہونچے اور طایفہ اناث کے فروع میں ایک پسر و یک دختر ہے لیکن دختر کو باعتبار فروع کے بمنزلہ دو دختر تصور کیے پس تین سہم چار روس پر منکسر ہیں اور نسبت تباین ہے لہذا ۴ روس کو مسئلہ میں ضرب کیے ۲۸ ہوے پس بطن سیوم کی دختر کو کہ ۴ سہم ملے تھے مضروب میں کہ ۴ ہیں ضرب کرنے سے ۱۶ ہوے جبکہ ۱۶

سہم اوسکے فروع یعنی ۲ دختر کو پہونچا باقی ۱۲ سہم بین بطن سیوم کے پسر درمیانی کو ۶ سہم اور دختر کو ۳ سہم پڑے وہی سہام اونکے فروع کو پہونچے تقسیم کامل ہوگئی۔

فریضہ ۳۶ جماعت اول کے ذوی الارحام کی تقسیم مین صاحبین کو دو طرح اختلاف ہے ایک صفت ذکورت و انوثت مین جیسا ہم نے اوپر ذکر کرآئے ہین۔ دوسرا اختلاف جہت کا ہے امام ابو یوسف رح فروع کی جہت کو اعتبار فرماتے ہین اور امام محمد رح اصول کی جہت پر اعتبار کردیتے ہین

تمثیل

ایک شخص کے تین دختر تھے اون تین دختروں سے ایک دختر کو ایک پسر اور دو دختروں کو دو لڑکیان پیدا ہوئین پس اوسمین سے ایک دختر و پسر کو نکاح کردیئے اون سے دو دختر پیدا ہوئے ایک دختر کہ باقی تھی اوسکو ایک پسر تولد ہوا پس وہ دو دختر اخیر دو جہت وہ ایک پسر آخر ایک جہت رکھتا ہے اس شکل سے۔

مسئلہ من ۷ مضروب ۴ تصحیح ۲۸

دختر	دختر	دختر
دختر	پسر	دختر
۱/۶ — پسر	۴/۲۶ — دو دختر	۲/۶
۶	۲۲	
۱	۴	

بقول امام محمد رح

بقول امام ابو یوسف رح

حل

اگرچہ بقول امام ابو یوسف بلحاظ روس فروع مسئلہ ۳ سے ہوتا ہے لاکن بقول امام محمد رحمۃ اللہ کے بطن دوم سے تقسیم شروع ہوئی پس دو دختر

اور ایک پسر ہے اور حسب فریضہ (۲۵۷) کے ۷ روس قرار دیکر مسئلہ ۷ سے کیا گیا پسر کو ۴ سہم ایک دختر کو ۲ سہم کہ بمنزلہ دو دختر کے ہے اور ایک سہم دوسری دختر کو دیا گیا جس دختر کو ایک سہم ملا اوسکا ایک بیٹا فروع مین ہے اور اس دختر و پسر سے دو دختر پیدا ہوئین۔ بعد تقسیم مذکور کے طایفہ ذکور و اناث علحدہ کیا گیا۔ طایفہ اناث مین فروع دو دختر و یک پسر ہے جملہ ۴ روس ہوے اور حصص اونکے تین ہین جو غیر منقسم ہے اور ۳ و ۴ مین مباینت ہے لہذا ۴ سے ضرب کیا گیا (۲۸) ہوے پسر جسکے ۴ سہم تھے اوسکو ۱۶ ملے باقی ۱۲ مین ۶ سہم دختر اخیر کے پسر کو اور ۶ سہم اوس دختر کی دو بیٹیون کو منجانب مادر اور ۱۶ سہم منجانب پدر ملے پس دو جہت والیون کو (۲۲) سہم یک جہت والی کو ۶ سہم پڑے۔

فریضہ ۲۶۱ ذوی الارحام کی تقسیم مین صاحبین کو بڑا اختلاف ہی پس فتوی کس جانب ہے دریافت کرنا لازمات سے ٹھہرا خود امام ابویوسف اختلاف کرنے سے پہلے یہہ روایت کیے ہین کہ امام کا یہہ ارشاد ہے کہ جمیع احکام ذوی الارحام مین امام محمد کا قول معتبر ہے بعد اس قول کے آپ خود اونکی راے سے اختلاف فرماتے ہین۔ اگرچہ علما بنظر انتظار سہولت امام ابویوسف کے قول پر عمل کرتے ہین لیکن بظاہر یہہ پایا جاتا ہے کہ امام محمد کے قول پر فتوی ہے واللہ اعلم بالصواب (۱)

باب شانزدہم

ذوی الارحام کی جماعت دوم کے بیان مین

فریضہ ۲۶۲ اجداد و جداۃ فاسدہ واسطے اخذ میراث کے مقدم

(۱) کذا فی السراجیہ وشریفیہ وغایۃ الاوطار وفرائض ارتضیہ وفتوی المیراث۔

وہ ہین جو قریب تر طرف میت کے نسبت رکھتے ہون خواہ پدری ہون یا مادری (۱)

تمثیل

نانا — پرنانا مادری — پرنانا پدری

پدر مادر مقدم ہے پدر مادر مادر سے اور پدر مادر پدر سے۔

فریضہ ۲۶۳ اگر اجداد و جداۃ فاسدہ متساوی الدرجہ ہون تو نزدیک ابی سہیل فرائضی کے مقدم وہ ہے جو وارث سے منسوب ہین بہ نسبت غیر وارث والے کے اور نزدیک ابو سلیمان جرجانی کے ہر دو مساوی ہین بشرطیکہ جہت متحد ہو۔ اگر جہت مختلف ہو تو پدری قرابت والے کو دو حصہ اور مادری قرابت والے کو ایک حصہ۔ قول ابی سلیمان کا اصح ہے (۱)

تمثیل

میت کے پدر مادر پدر اور پدر پدر مادر ہے پس مسئلہ ۳ سے کرکے ۲ سہم پدر مادر پدر کو بلحاظ قرابت پدری اور ایک سہم پدر پدر مادر کو بلحاظ قرابت مادری کے دیئے جائین گے۔

فریضہ ۲۶۴ اگر صفت ذکورۃ و انوثت اور جہت مین اختلاف ہو تو جس بطن مین کہ اختلاف صفت ہے بطریق للذکر ضعف الانثیٰ تقسیم کرکے طایفہ اناث و ذکور علیحدہ کرین اور عمل کیا چاہیے کہ پہلی جماعت کی تقسیم مین لکھا گیا ہے

فریضہ ۲۶۵ جہت مین دو حصہ قرابتدار پدری کو اور ایک حصہ اہل قرابت مادری کو دیا جاوے کیونکہ صاحب قرابت پدر قایم مقام پدر ہے اور اہل قرابت مادری بمنزلہ مادر کے ہے۔ (۱)

(۱) فرایض از تنقیہ و خانیہ الاوطار و فتاوی المیراث۔

فریضہ ۲۶۶ بہرحال اس جماعت مین تقسیم تین قسم کی ہے۔ پہلی یہ کہ اقرب اولے ہے ابعد سے۔ دوسری یہ کہ درصورت مساوی الدرجہ ہونے کے پدری قرابتدار کو ۲ سہم اور اہل مادری کو ایک سہم دیا چاہیے۔ تیسری یہ کہ اگر قرابت مین اختلاف ہو یعنی صفتہ متحد نہ ہو تو مانند پہلی جماعت کے تقسیم ہوگی (۱)

باب سیزدہم

ذوی الارحام کی جماعت سیوم کا بیان

فریضہ ۲۶۷ اس جماعت کی تقسیم بھی جماعت اول کی مانند ہے (۱)

فریضہ ۲۶۸ اس جماعت مین تین طرح کے احکام ہین۔ حکم اول یہ کہ نزدیک تر طرف میت کے اولے ہے بعید سے (۱)

تمثیل

بہن کی بیٹی اولے ہے بھائی کی بیٹی کے بیٹے سے۔

فریضہ ۲۶۹ دوسرا حکم یہ کہ اگر مساوی الدرجہ ہون تو عصبات کی اولاد مقدم ہے ذوی الارحام کی اولاد پر (۱)

تمثیل

برادران عینی و علاتی کے بیٹے کی دختران مقدم ہین خواہران عینیہ و علاتیہ کی دختر کی اولاد پر۔ کیونکہ پسر برادر عصبہ ہے اور دختر خواہر ذیرحم ہے

فریضہ ۲۷۰ مثال مذکورہ بالا مین برادر و خواہر دو اخیافی ہون تو دونو کی اولاد ذیرحم سے ہین اسصورت مین نزدیک امام ابویوسف رح کے تقسیم بلحاظ فروع بطریق للذکر مثل حظ الانثیین ہوگی اور نزدیک امام محمد رح کے

(۱) کذا فی الفرائض ارتضیہ و غایتہ الاوطار و فتاوی المیراث و شریفی۔

باعتبار اصل کے نصفا نصف فیمابین تقسیم ہوگی یہی قول ظاہر روایت ہے (۱)

توضیح دلیل امام محمد رح کی یہ ہے کہ اخیافی بھائی بہن فرضیت مین بالمناصفہ پاتے ہین پس اونکی اولاد مین بھی از راہ تنصیف تقسیم ہونا چاہیے۔

فرضیہ ۲ تیسرا حکم یہ ہے کہ اولاد عصبات سے ہون یا سب ذوی الفروض سے یا ایک فریق اولاد عصبات سے ہون دوسرے اولاد ذوی الفروض سے یا سب اولاد عصبات ذوی الفروض سے نہون ان چارون صورتون مین نزدیک امام ابویوسف کے اولاد قوی کی مقدم ہے اوپر اولاد ضعیف کے اور نزدیک امام محمد رح کے اصول کا اعتبار ہے یعنی جو حصہ اصل کا ہوگا وہی اوسکے فروع کا ہوگا حسب طریق جماعت اول کے یہی قول مفتی بہ ہے (۱)

تمثیل حسب قول امام ابویوسف رح

حقیقی مقدم ہین علاتی پر اور علاتی اولے ہین اخیافی پر اور اولاد عصبات کی مقدم ہے اولاد ذوی الفروض پر اور ذوی کی اولاد مرجح ہین ذوی رحم کی اولاد پر

تمثیل قول امام محمد رح یعنی مفتی بہ

مسئلہ نزدیک ابویوسف رح کی از (۴) و نزد امام محمد رح از (۳) مضروب (۳) تصحیح (۹)

برادر حقیقی	خواہر حقیقی		برادر علاتی	خواہر علاتیہ		برادر اخیافی	خواہر اخیافیہ زید	
دختر	پسر	دختر	دختر	پسر	دختر	دختر	پسر	دختر
۱	۲	۱	۴	۴	۴	۴	۴	۴

۲ ۲/۲ ۲ ۴ ۴ ۴ ۱ ۳/۱ ۱ (بقول امام محمد رح)

حل

مسئلہ ہذا مین بقول ابویوسف رح کے علاتی واخیافی کی اولاد محروم ہوگئی صرف

نقشہ نمبر (۱۰) جس سے اختلاط ذوی الارحام جماعت چہارم کا معلوم ہوتا ہے

متعلقہ صفحہ (۲۷۴)

اختلاط ذوی الارحام جماعت چہارم	خالہ اخیافیہ	خالہ علاتیہ	خالہ عینیہ	خال اخیافی	خال علاتی	خال عینی	عمہ اخیافیہ	عمہ علاتیہ	عمہ عینیہ	عم اخیافی
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
باعم اخیافی	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	للذکر ضعف الانثی	کل	کل	بالاشتراک
باعمہ عینیہ	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	محروم	محروم	بالاشتراک	محروم
باعمہ علاتیہ	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	محروم	بالاشتراک	کل	محروم
باعمہ اخیافیہ	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	ثلث	بالاشتراک	کل	کل	للذکر ضعف الانثی
باخال عینی	محروم	محروم	للذکر ضعف الانثی	محروم	محروم	بالاشتراک	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان
باخال علاتی	محروم	للذکر ضعف الانثی	کل	محروم	بالاشتراک	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان
باخال اخیافی	للذکر ضعف الانثی	کل	کل	بالاشتراک	کل	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان
باخالہ عینیہ	محروم	محروم	بالاشتراک	محروم	محروم	للذکر ضعف الانثی	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان
باخالہ علاتیہ	محروم	بالاشتراک	کل	محروم	للذکر ضعف الانثی	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان
باخالہ اخیافیہ	بالاشتراک	کل	کل	للذکر ضعف الانثی	کل	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	ثلثان

اولاد عینی پر بلحاظ للذکر ضعف الانثی (۴) سے تقسیم کی گئی۔ اور نزدیک امام محمد رح کے اولاد علاتیہ عینیہ سے محروم ہو گئی پس مسئلہ (۳) سے کر کے دو سہم اولاد عینی کو اور ایک سہم اولاد اخیافی کو بلحاظ اصل کے دیئے گئے کیونکہ اصل اخیافی کی عینی کے رہنے سے محروم نہین ہوتی ہے اور ایک سہم اولاد اخیافی پر منکسر ہے اور نسبت تباین ہے لہذا پورے عدد محفوظ رکھے اور ۲ سہم اولاد حقیقی پر غیر منقسم ہین اور نسبت تباین ہے پورے عدد روس رکھ چھوڑے روس و روس مین نسبت تماثل ہے لہذا ایک عدد روس کہ ۳ ہین مسئلہ مین ضرب کیے ۹ سے تصحیح ہوتی۔ ۳ سہم اولاد اخیافی کو اور ۶ سہم اولاد حقیقی کو کہ فی اسم مساوی باعتبار اصل پہونچے۔

فریضہ ۲۷۲ جماعت سیوم کے اختلاط کا نقشہ نمبر (۹) لگا یا گیا ہے اوسکے ملاحظہ سے بخوبی روشن ہوگا۔

باب ہجدہم

چوتھی جماعت ذوی الارحام کے بیان مین

فریضہ ۲۷۳ اگر جہت پدری و مادری متحد ہو تو قوی قرابت والا مقدم ہے ضعیف قرابت والے پر ذکور ہون خواہ اناث (۱)

تمثیل

عمہ عینیہ مقدم ہے عمہ علاتیہ پر اور عمہ علاتیہ مرجح ہے اخیافیہ پر۔

فریضہ ۲۷۴ اگر قوت قرابت مین مساوی ہون تو تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین ہوگی (۱)

تمثیل

---

(۱) کذا فی فتاوی المیراث۔

مسئلہ من (۳)
زید
خال حقیقی — خالہ علنیہ

فریضۂ ۲ اگر قرابت مین اختلاف ہو تو پدری قرابتدار کو ۲ سہم مادری قرابتدار کو ایک سہم دیا جاہیے (۱)

تمثیل

مسئلہ من (۳)
زید
عمہ حقیقی — خالہ اخیافیہ

فریضۂ ۲ چوتھے گروہ کے اختلاط کا نقشہ نمبر (۱۰) منخرط ہے اوسکے مطالعہ سے خوبتر روشن ہوگا۔

باب نوزدہم

چوتھی جماعت ذوی الارحام کی اولاد کے بیان مین

فریضۂ ۲ اس جماعت کی اولاد کا حکم مانند جماعت اول کے ہے یعنی اقرب مقدم ہے ابعد پر (۲)

تمثیل

دختر عمہ ——— مقدم ہے ——— دختر دختر عمہ سے

فریضۂ ۲ اگر مساوی الدرجہ ہون اور جہت قرابت مین بھی اتفاق ہو خواہ پدری ہون یا مادری قوی القرابت اولی ہے ضعیف القرابت سے (۲)

تمثیل

ولد عمہ حقیقی ——— مقدم ہے ——— ولد عمہ علاتیہ پر
ولد عمہ علاتیہ ——— مقدم ہے ——— ولد عمہ اخیافیہ پر

(۱) کذافی فتاوی المیراث (۲) کذافی الشریفی۔

فریضۂ ۶ اگر قوت قرابت اور جہت مین بھی برابر ہون تو اولاد عصبہ اولیٰ ہے اولاد غیر عصبہ سے (۱)

تمثیل

دختر عم حقیقی ــــــ مقدم ہے ــــــ دختر عمہ حقیقی سے
دختر عم حقیقی ــــــ مقدم ہے ــــــ دختر عمہ علاتیہ سے

فریضۂ ۷ اگر جہت مین اختلاف ہو تو دو سہم اہل قرابت پدری کو اور ایک سہم اہل قرابت مادری کو دیا چاہیے۔ مگر نزدیک امام ابو یوسف کے فروع کا اعتبار ہے اور نزدیک امام محمد رح کے اصول کا اعتبار ہے جیسا ہم نے جماعت اول مین بیان کر آئے ہین معتبر قول امام محمد رح کا ہے (۲)

تمثیل

مسئلہ نزد ابی یوسف رح از (۴) مضروب ۳ تصحیح من (۱۲) نزد امام محمد رح از (۴)

عمہ ۲	خالہ	خال
پسر	دختر	دختر
بقول امام ابو یوسف رح ۴	۲	۶
بقول امام محمد رح ۱	۱	۲

حل

بقول امام ابو یوسف رح کے مسئلہ ۴ سے کرکے ۲ سہم خال کو اور ۲ سہم عمہ و خالہ کو دیئے گئے اور خالہ و عمہ کے فروع مین ایک پسر و ایک دختر ہے یعنی ۳ روس ہوئے ۲ سہم غیر منقسم ہین اور نسبت تباین ہے لہذا ۳ روس کو مسئلہ مین ضرب کیے ۱۲ سے تصحیح ہوئی یعنی ۶ سہم خال کے فروع کو اور ۶ سہم عمہ و

(۱) کذا فی الشریفی (۲) فرائض ارتضیہ و غاتیہ الاوطار۔

خالہ کے فروع کو بلحاظ للذکر مثل حظ الانثیین تقسیم کی گئی۔ اور بقول امام محمد کے مسئلہ ۴ سے کرکے خال کو ۲ سہم اور عمہ و خالہ کو ایک ایک سہم دیا گیا اور وہی حصص اونکے فروع کو پہونچے۔

باب بستم

مقاسمۃ الجد کے بیان مین

فریضہ ۲۸۱ حضرت الامیر المومنین ابوبکر الصدیق و ابن عباس و ابن عمرو ابی ہریرہ و حذیفہ بن الیمانی و ابی سعید خدری و غیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ برادران و خواہران حقیقی و علاتی جیسا پدر سے محروم ہین ویسا ہی جد سے بھی محروم ہین لاکن صاحبین اور امام شافعی رح کا یہ قول ہے کہ سدس و ثلث و مقاسمہ ان صورتون مین سے جونسی صورت افضل ہو وہ جد کے لیے ہے مگر فتویٰ اور عملدرآمد امام کے قول پر ہے (۱) مگر احتیاطاً صاحبین کے قول پر احکام بیان کیے جاتی ہین (۲)

فریضہ ۲۸۲ اگر جد کے ساتھ صرف برادر یا خواہر حقیقی ہو تو صورت ثلثہ مذکورہ سے جو افضل ہو وہ جد کو دیا جاتیگا (۳)

فریضہ ۲۸۳ اگر جد کے ساتھ حقیقی و علاتی برادران و خواہران ہون تو مسئلہ بشمول علاتیون کے کیا چاہیے بعد دینے حصہ جد کے علاتیونکو محروم کرکے علاتی و حقیقی دونون کا حصہ حقیقی کو دیا چاہیے۔ اگر حقیقی یک ہو تو

---

(۱) (۲) احتیاطاً اسوجہ سے لکھا جاتا ہے کہ اگر فریقین مقاسمہ پر راضی ہوجاوین تو اسی مطابق فیصلہ کرنا ضرور ہوگا۔ (۳) دینیات مین اکثر امام کے قول پر فتویٰ ہے اور معاملات مین اکثر صاحبین کی رائے پر فتویٰ ہوا ہے یہ علم دینی ہے کذا فی السراجیہ و شریفیہ۔

نقشہ نمبر (۳) اسمیں جملہ ذوی الفروض کے اختلاط کا احوال بمقابلہ یکدیگر بخوبی واضح ہوتا ہے

متعلقہ فریضہ (۱۸۲)

زوجہ کو	شوہر کو	اولاد اخیافی کو	والد اخیافی کو	خواہران علاتی کو	خواہر علاتی کو	خواہران عینیہ کو	خواہر عینیہ کو	جدہ کو	مادر کو	پوتیاں کو	پوتی کو	دختران کو	دختر کو		اختلاط ذوی الفروض بذوی الفروض
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴		
ثمن	ربع	محروم	باقی محروم	باقی	باقی	باقی	باقی	سدس	سدس	سدس	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	۱	با دختر
ثمن	ربع	محروم	محروم	باقی	باقی	باقی	باقی	سدس	سدس	محروم	محروم	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	۲	با دختران
ثمن	ربع	محروم	محروم	باقی	باقی	باقی	باقی	سدس	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	ثلثان	نصف	۳	با پوتی
ثمن	ربع	محروم	محروم	باقی	باقی	باقی	باقی	سدس	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	ثلثان	نصف	۴	با پوتیاں
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	محروم	ثلث کل (۱)	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۵	با مادر
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس بالاشتراک	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۶	با جدہ
ربع	نصف	ثلث	سدس	سدس	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۷	با خواہر عینیہ
ربع	نصف	ثلث	سدس	محروم	محروم	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۸	با خواہران عینیہ
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۹	با خواہر علاتیہ
ربع	نصف	ثلث	سدس	ثلثان بالاشتراک	ثلثان بالاشتراک	ثلثان	نصف	سدس	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۰	با خواہران علاتیہ
ربع	نصف	ثلث بالاشتراک	ثلث بالاشتراک	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۱	با ولد اخیافی
ربع	نصف	ثلث بالاشتراک	ثلث بالاشتراک	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۲	با اولاد اخیافی
محروم (۲)	[illegible]	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۳	با شوہر
بالاشتراک	[illegible]	ثلث	سدس	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	سدس	ثلث	ثلثان	نصف	ثلثان	نصف	۱۴	
														۱۵	

مختصر یکی زوجہ و مادر [illegible] (۲) اسکا صورت فریضہ (۱۳۵) سے [illegible] (۳) زوجہ [illegible]

بعد اونکے حصہ کے باقی علاتیون کو ملے گا (۱)

تمثیل

مسئلہ من (۵) مضروب ۲ تصحہ من (۱۰) ثم مضروب ۲ تصحہ (۲۰) افضل المقاسمہ

جد ا	خواہر حقیقی ۱	خواہر علاتیہ زید
۲ / ۴ / ۸	۲ / ۵ / ۱۰	۱ / ۲

حل

مسئلہ ۵ سے بلحاظ روس کہ مانند دو خواہر کے ہے کیا گیا اور مقاسمہ افضل ہے سدس و ثلث سے پس ۲ سہم جد کو اور خواہر کو بحساب نصف کے دو و نیم اور باقی نیم دو علاتیہ خواہرون کو پہونچے۔ بوجہ کسر ہونے دو فریق پر کہ خواہر عینیہ کے مخرج نصف مین یعنی دو مین مسئلہ کو ضرب کیا گیا ۱۰ ہوے اوسمین بھی ۲ خواہران علاتیہ پر کسر ہے اور نسبت تباین ہے لہذا ۲ روس کو مسئلہ مین ضرب کیے تصحیح (۲۰) سے ہوئی جسمین سے جد کو ۸ اور خواہر عینیہ کو ۱۰ اور ۲ خواہر علاتیہ کو ۲ سہم پہونچے۔

فریضہ ۲۸۴ اگر جد و برادران کے ساتھ اور بھی صاحبان فرض ہون تو بعد دینے حصہ اہل فرائض کے مابین جد و برادران حسب صورت ثلثہ مذکورہ کے قسمت کیا چاہیے (۱)

فریضہ ۲۸۵ چند مسایل توضیح کے لیے نقشہ نمبر (۱۱) مین درج کیے گئے اوس سے مقاسمۃ الجد کا حال بخوبی مبرہن ہوگا۔

باب بست و یکم

وراثت خنثیٰ امشکل کے بیان مین

(۱) کذا فی السراجی و فرائض ارتضیہ۔

فریضہ ۲۸۶ جس شخص کو کوئی علامت ذکورت و انوثت بالکل نہو یا اگر ہو تو دونون علامتین موجود ہون اور یہ تمیز بالکل نہو سکتی ہو کہ کس علامت مین تقویت زیادہ ہے تو وہ خنثیٰ مشکل ہے (۱)

فریضہ ۲۸۷ اگر تقویت کسی ایک علامت مین ہو مثلاً بول علامت عورت سے زیادہ آتا ہے اور پستان مانند عورت کے بالیدہ ہین اور حیض و شیر برابر آتا ہے اور حمل بھی ہوتا ہے اور خواہش اوسکی طرف مرد کے زیادہ ہے تو وہ صرف خنثیٰ ہے اوسکا حکم مانند دیگر عورات کے ہوگا (۱)

فریضہ ۲۸۸ اگر بول ذکورت کی علامت سے زیادہ آتا ہے اور ریش و برودت بھی آغاز ہون اور میل طرف عورت کے زیادہ ہو اور انزال و احتلام بھی ہوتا ہو تو اوسکو از قسم ذکور تصور کیا چاہیے (۱)

فریضہ ۲۸۹ جو شخص حسب فریضہ (۲۸۶) خنثیٰ مشکل ہوگا اوسکی وراثت کے دو قاعدہ ہین یعنی جس ورثہ کے ساتھ خنثیٰ مشکل ہو اوسکے دو مسئلہ کرنا چاہیے ایک مسئلہ خنثیٰ مشکل کو عورت فرض کرکے دوسرا مرد فرض کرکے کرین پس جس مسئلہ مین حصہ کم آتا ہو وہی اوسکو دیا چاہیے۔ (۱)

تمثیل

مسئلہ من ۔ ۵) بلحاظ ذکورۃ

زید

پسر	دختر	پسر خنثیٰ مشکل

مسئلہ من (۴) بلحاظ انوثت

زید

پسر	دختر	دختر خنثیٰ مشکل

ان امثلہ سے مسئلہ انوثت مین حصہ کم آتا ہے وہی اوسکو نصیب ہوگا۔

(۱) کذا فی الشریفی و فرائض ازتحفہ۔

فریضہ ۲۹۰ دوسرا قاعدہ یہہ کہ خنثی مشکل کی ایک صورت جو اوپر گذری دوسری صورت اسوء الحالین ہے یعنی ایک مسئلہ مین حصہ پاتا ہے دوسرے مین محروم ہو جاتا ہے تو محروم ہی رکھا جائیگا (۱)

فریضہ ۲۹۱ خنثی المشکل کی وراثت کا یہی اصول ہے کہ جسمین اوسکا نقصان ہے وہی اوس کا نصیب ہے یہی قول مفتی بہ ہے (۲)

فریضہ ۲۹۲ امام ابو یوسف کا قول یہہ ہے کہ نصف حصہ پسر و نصف حصہ دختر دیا جاوے۔ اور امام محمدؒ کا یہہ قول ہے کہ مسئلہ ذکورۃ و الوثت مین بعد تنقیح نسبتون کے ایک دوسرے مین ضرب کرین حاصل ضرب کو بلحاظ دو حالت کے پھر ۲ سے ضرب کرین اسکے بعد جسمین حصہ کم ہو وہ دیا جاوے چونکہ یہہ اقوال غیر مفتی بہ ہین لہذا ان کی امثلہ بیان کرنے کی ضرورت نہین کیونکہ امام رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر فتوی ہے (۳)

باب بست و دوم

توریث حمل کے بیان مین

فریضہ ۲۹۳ اگرچہ کہ مدت حمل مین بہت اختلاف ہے لیکن مذہب سنت و جماعت مین مفتی بہ قول یہہ ہے کہ اقل مدت ششماہ اور اکثر مدت دو سال ہے (۴)

فریضہ ۲۹۴ امام کا قول ہے کہ چار پسر یا چار دختر کا حصہ جو اوسمین سے زاید ہو حمل کے لیے اوٹھا رکھا چاہیے اور امام محمدؒ کا قول تین پسر یا تین دختر و بروایت دیگر دو پسر و دو دختر کا حصہ جسمین زیادہ ہو اوٹھا رکھا جاوے امام ابو یوسف کا یہہ قول ہے کہ ایک پسر یا ایک دختر کا حصہ

(۱) کذا فی الشریفی و فرائض ارتضیہ (۲) ملاحظہ ہو سراجی۔

جو زاید ہو اوٹھار کھنا چاہیے اسی قول پر فتوی ہے (١)

فریضہ ۲۹۵ حسب قول مفتی بہ جب ایک پسر یا ایک دختر کا حصہ رکھا جانے تو دیگر ورثہ سے ضمانت کافی لی جاوے کہ درصورت زاید اولاد پیدا ہونے کے ارث منقسمہ مین سے واپس لیکر مولودین کو دینا ہوگا (١)

فریضہ ۲۹۶ اگر ایام ولادت قریب ہون تو تقسیم ترکہ ملتوی کہنا چاہیے مدت تعین قرب ولادت کی کمتر یک مہینہ ہے (١)

فریضہ ۲۹۷ اگر مولود بمجرد پیدائش مرجاوے اور یہ احتمال ہو کہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ تو یہ دیکھا جاے کہ مولود صوت یا بکا یا عطسہ یا خندہ کیا یا جنبش یا حرکت کوئی ایک اعضاء کو ہوئی یا نہین اگر ہوئی تو اوسکو زندہ اور وارث تصور کرین ورنہ مردہ و غیر وارث سمجھا چاہیے (١)

فریضہ ۲۹۸ اگر مولود وقت زائیدگی کے نصف بدن سے کم نکلا ہو اور مرجاوے گو علامات مذکورہ ظاہر بھی ہوتی ہون وہ وارث نہوگا کیونکہ اکثر بدن بعد موت برآیا اوسکو مردہ و غیر وارث تصور کیا چاہیے (١)

فریضہ ۲۹۹ اگر نصف بدن سے زاید نکل آوے یا نصف کامل نکل آوے اور اون علامات مسطورہ سے کوئی ایک علامت ظاہر ہو تو اوسکو زندہ اور وارث تصور کیا چاہیے (٢)

فریضہ ۳۰۰ پیدا ہونیکی دو حالت ہین اگر سر سے پیدا ہو تو تمام سینہ نکلنے تک زندہ رہکر مرگیا تو وہ وارث ہے بشرطیکہ کوئی علامت ظاہر ہو۔ تمام سینہ نکلا تو نصف بدن نکل آیا تصور کیا جاے گا (٢)

فریضہ ۳۰۱ اگر پیر سے پیدا ہو تو ناف تک نکلنا شرط ہے پس ناف

---

(١) ملاحظہ فرائض ارتضیہ۔ (٢) کذا فی الشریح السراجیہ۔

تک نکلے زندہ ہو بعدہ مرجاوے تو وہ وارث ہے۔ اگر ناف تک نہ نکلے یا تمام سینہ باہر نہ آوے تو وارث نہ ہوگا گو علامات ظاہر ہوں (۱)

فریضہ ۲۳ اگر ورثہ میں کوئی حاملہ ہو تو جنین کے لیے دو مسئلہ کیا چاہیے ایک باعتبار ذکورہ دوسرا بلحاظ انوثت میں بعد ان دونو مسئلوں میں دیکھا چاہیے کہ کیا نسبت ہے اگر نسبت توافق ہو تو وفق کو ایک مسئلہ کے اگر نسبت تباین ہو تو جمیع کو ایک مسئلہ کے دوسرے میں ضرب کریں حاصل ضرب تصحیح ہے۔ بعد ازیں جو حصہ ورثہ کو مسئلہ ذکورہ سے پہنچا ہے بصورت توافق وفق میں مسئلہ انوثت کے اگر تباین ہو تو جمیع کو مسئلہ انوثت میں ضرب دیں اور حاصل ضرب کو بحالت توافق وفق میں اگر متباین ہو تو جمیع کو مسئلہ ذکورہ میں مضروب کریں اوسمیں سے کمتر حصہ ورثہ موجودہ کو دیویں اور جو حصہ زاید و افضل ہوگا وہ جنین کے لیے اوٹھا رکھیں (۲)

تمثیل

مسئلہ من (۲۴) مضروب ۹ تصحیح من ۲۱۶۔ باعتبار جنین مذکر — نسبت توافق بالثلث

زید

پدر	مادر	زوجہ حاملہ	دختر		جنین
۴/۳۶	۴/۳۶	۳/۲۷	۵/۳۹	۱۳	۷۸

مسئلہ من (۲۴) عول (۲۷) — بلحاظ جنین مونث

زید

پدر	مادر	زوجہ حاملہ	دختر		جنین
۴/۳۲	۴/۳۲	۳/۲۴	۶۴	۱۶/۱۲۸	۶۴

۳۲	۳۲	جو حصص دیے گئے ۲۴	۱۳	(۱۱۵) محفوظ و امانت

حل

(۱) کذا فی الشرح السراجی۔ (۲) فتاوی المیراث ملاحظہ ہو۔

مسئلہ ذکورۃ ۲۴ سے اور مسئلہ اناثت بھی ۲۴ سے ہے مگر اسمین عول ہوکر ۲۷ ہوا۔ اور فیمابین مسایل مذکورہ کے توافق بالثلث ہے ثلث عدد مسئلہ ثانی یعنی ۹ سے دوسرے مسئلہ مین ضرب کیے ۲۱۶ سے تصحیح ہوئی پس سہام ورثہ مسئلہ ذکورت کے مضروب مین یعنی مسئلہ اناث کے جو ۹ ہوتے ہین ضرب کرکے تقسیم کیے اور سہام ورثہ انوثت کو وفق مسئلہ مین ذکورت کے کہ (۸) ہوتے ہین مضروب کرکے قسمت کی گئی۔ پس کمتر نصیب ورثہ کو دیا گیا اور دختر وجنین کے نصیب مین کہ (۱۲۸) ہین اوسمین سے ۱۳ دختر کو دیکر باقی ۱۱۵۔ امانت رکھے گئے اس اندیشہ سے کہ حسب قول امام رح کے اگر چار پسر پیدا ہون دختر کو مسئلہ ۲۴ سے ایک سہم و نوان حصہ پہنچتا ہے اوس ایک سہم اور نوین حصہ کو وفق مسئلہ مین ضرب کرنے سے (۱۳) ہوتے ہین۔ درصورت یک پسر پیدا ہو تو حسب مسئلہ اولے تقسیم کیا جائے یعنی جنکو حصہ کم پہونچا ہے اونکو اوسقدر پھیر دینا چاہیے اور ایک دختر پیدا ہو تو بھی اوسطور پر واپس و تقسیم ہوگی۔

فریضہ ۳۰ اگر بعد ولادت جسقدر حصہ کہ امانت رکھا گیا ہے اوتنا ہی ہو تو فہو المراد اگر زاید ہو تو دوسرے ورثہ کے ارث سے واپس لیکر دینا ہوگا اگر بعد دینے حصہ مولود کے بچ جاوے تو پھر ورثہ سابقہ کو حسب مسئلہ صحیحہ بانٹ دیوین۔

فریضہ ۳۱ اگر مولود مردہ پیدا ہو تو ترکہ امانتی ورثہ موجودہ پر قسمت کردیا چاہیے۔

باب بست وسیوم

مفقود کے بیان مین

فریضہ ۳۰۵ کوئی شخص مفقود الخبر ہو جاے اور حیات و ممات کا حال معلوم نہ ہو تو جب تک اوسکی خبر معلوم نہو یا مدت معینہ گذر جاوے نصیب اوسکا امانت رکھا چاہیے۔ (۱)

فریضہ ۳۰۶ اگرچہ مفقود الخبر کی مدت مین بہت اختلاف ہے لاکن مفتی بہ دو صورت ہین ایک وہ کہ مدت روز ولادت سے (۹۰) سال گذر جاوے دوسری صورت یہہ کہ اوسکے ہمعمران و ہم سنین مر جاوین تو اوسکا حکم میت کا ہے (۱)

فریضہ ۳۰۷ اگرچہ مفقود الخبر کی مدت معینہ ختم ہو جاوے لیکن تقسیم وراثت بجز حکم حاکم ناجائز ہے (۱)

فریضہ ۳۰۸ جو ورثہ درصورت موجودگی مفقود کے محروم ہو جاتی ہون اون کو حصہ بجز حکم حاکم ندیا جائیگا (۱)

فریضہ ۳۰۹ جو ورثہ مفقود کے رہنے سے بہ حجب نقصان محجوب ہو جاتے ہین اون کو اقل نصیبین دیا جائیگا یعنی دو مسئلہ کیا جائین ایک بلحاظ حیات مفقود دوسرا باعتبار ممات کے جنمین اون ورثہ کا حصہ کم آتا ہو وہ دینا ہوگا (۱)

فریضہ ۳۱۰ بعد گذرنے مدت معینہ کے یا فوت ہو جانے ہمعمرون کے حکم موت کا اوسکی حاکم دیگا اور جو حصہ اوسکا امانت رکھا گیا ہے وہ وارثین پر رد کیا چاہیے۔ اور اوسکے مال مین بھی میراث جاری ہوگی (۱)

فریضہ ۳۱۱ اگر مفقود کی موت کی خبر معلوم ایسی ہو کہ بعد موت مورث کے فوت ہوا ہے تو ارث اوسکا حسب طریق مناسخہ کے ورثہ پر قسمت

---

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار۔

کیا چاہیے۔

فریضہ ۳۱۲ اگر کوئی وارث قبل حکم موت مفقود کے مرجاوے تو اوسکو کچھ نہ دیا جاے گا۔ (۱)

فریضہ ۳۱۳ تصحیح مسایل مفقود مانند طریق مسایل حمل کے ہے یعنی دو مسئلے یکے بر تقدیر حیات دیگر باعتبار ممات کرکے ایک مین دوسرے کو بلحاظ اون چار نسبت کے ضرب کرین اور حاصل ضرب کو تصحیح تصور کرین اور جو کچھ مسئلہ حیات سے ورثہ کو ملا ہو بہ تنقیح توافق و تباین مسئلہ ممات مین اور ایسا ہی مسئلہ حیات مین جو پہونچا ہے اوسکو مسئلہ حیات مین مضروب کرین اون ضربون کے حاصل مین سے جو کمتر ہوگا وہ وارثین کو دیوین باقی تا حکم موت امانت رکھا جاے گا (۱)

تمثیل

مسئلہ من (۶) عول ۷ مضروب ۸ تصحہ من (۵۶) باعتبار ممات نسبت تباین

شوہر	۲ خواہر	برادر مفقود
۳ / ۲۴	۴ / ۳۲	

مسئلہ من (۲) مضروب ۴ تصحہ من (۸) بلحاظ حیات

شوہر	۲ خواہر	۱ برادر مفقود
۱ / ۴ / ۲۸	۲ / ۱۴	۲ / ۱۴

حل

مسئلہ ممات ۶ سے عول ۷ سے اور مسئلہ حیات ۲ سے کیا گیا چونکہ یک سہم خواہر و برادر پر منکسر ہے لہذا تصحیح ۸ سے ہوئی دونون مسئلون مین نسبت

(۱) کذا فی الشریفی۔

بتاین ہے ایک مین دوسرے کو ضرب کرنے سے ۵۶ سے تصحیح ہوئی پس حصص مسئلہ اولے کے بوجہ مباینت مسئلہ ثانی مین ضرب کیے جس سے شوہر کو ۲۴ سہم اور دو خواہر کو ۳۲ سہم پہونچے اور مسئلہ ثانیہ کے سہام کو مسئلہ اولے یعنی (۷) مین ضرب کیے جسمین ۲۸ سہم شوہر کو ۱۴ و ۱۴ سہم دو خواہران و برادر کو ملتے ہین پس اقل نصیبین شوہر کو ۲۴ سہم اور دو خواہر کو ۱۴ سہم دیئے گئے باقی ۱۸ سہم امانت رکھے گئے۔

فریضہ ۳۱۴ اگر مفقود بعد مدت معینہ بھی واپس آئے تو بحکم حاکم اوسکا مال اوسکو پھیر دیا جائیگا گو ورثہ مین تقسیم ہو چکا ہو (۱)

باب بست وچہارم

مرتد کے بیان مین

فریضہ ۳۱۵ اگر مرتد مر جاوے یا دار الحرب مین لاحق ہو جاوے یا حاکم حکم لحوق کا اوسکے صادر کرے تو متروکہ تقسیم کیا جائیگا بحکم حاکم (۲)

فریضہ ۳۱۶ امام کا یہ قول ہے کہ جو مال حالت اسلام مین مرتد نے پیدا کیا ہے وہ درمیان ورثہ کے تقسیم کیا چاہیے اور جو مال بعد مرتد ہونے کے حالت ردّت مین حاصل کیا ہے وہ بیت المال مین داخل کیا چاہیے (۲)

فریضہ ۳۱۷ صاحبین رح کا یہ قول ہے کہ دونون حالت کا مال ورثہ مسلمین پر تقسیم کیا چاہیے اور اسی قول پر فتوی ہے اسوجہ سے کہ فی زماننا بیت المال نہین ہے (۲)

فریضہ ۳۱۸ مرتد مرد ہو یا عورت کسیکا وارث نہین ہان کل محلہ مرتد ہو جاوین تو البتہ ایک دوسرے کے وارث ہون گے۔ (۲)

(۱) فتاوی ہندیہ ملاحظہ ہو (۲) کذا فی حاشیۃ الاعطار۔

فریضہ ۳۱۹ اگر مرتد قبل حکم حاکم توبہ کرکے مسلمان ہوجاوے تو مانند دیگر مسلمین کے ہے (۱)

باب بست وپنجم

اسیر کے بیان مین

فریضہ ۳۲۰ اسیر سے وہ شخص مراد ہے جو کفار دار الاسلام سے لیجاکر قید رکھتے ہین۔ اسیر کی تین حالت ہین (۲)

فریضہ ۳۲۱ پہلی حالت یہہ کہ جب تک وہ مسلم رہے اور ترک دین نکرے میراث مین مانند مسلمین کے ہے یعنی وہ وارث دوسرے کا دوسرے وارث اوسکے ہین (۲)

فریضہ ۳۲۲ دوسری حالت یہہ کہ اگر دین اوسکا معلوم نہ ہو یا دین کو ترک کردے مثل مرتد کے ہے یعنی جملہ احکام مرتد کے اوسپر اثر پذیر ہونگے (۲)

فریضہ ۳۲۳ تیسری حالت یہہ کہ اگر کیفیت حیات وممات وارتداد کی معلوم نہو تو مانند مفقود کے ہے کہ جملہ احکام مفقود اوس سے متعلق ہونگے (۲)

فریضہ ۳۲۴ اگر اسیر کے ورثہ اوسکے ارتداد کا دعوی کرین تو بغیر گواہی دو مسلم وعادل کے قبول نہوگا اگر ایسی ہی شہادت گذرے تو حاکم تقسیم مال ورثہ مین حکم دیگا (۲)

فریضہ ۳۲۵ اگر اسیر قبل حکم حاکم واپس آوے اور ارتداد سے انکار کرے تو قول اوسکا معتبر ہے اوسکا مال اوسکو دیا جائیگا۔ بعد حکم حاکم آوے اور ارتداد سے انکار کرے تو حکم حاکم منسوخ نہوگا اور اوسکی زوجہ اوسکو ندی جائیگی لیکن کچھہ مال وارثون پاس موجود ہو واپس دلوایا جائیگا۔

---

(۱) کذا فی غایۃ الاوطار۔ (۲) کذا فی الشریفی۔

مگر اسیر کو اپنی زوجہ سے تجدید نکاح کا اختیار ہے (۱)

فریضہ ۳۲۶ بیان غرقی وحرقی وغیرہ کا اس وجہ یہان نہ لکھا گیا کہ اوسکا بیان موانع ارث مین آچکا ہے۔

ضمیمہ

فریضہ ۳۲۷ اب چند سوالات مع جوابات لکھے جاتے ہین جسکے مطالعہ و مشق سے ہندیون کو علی الخصوص امیدواران وکالت کے لیے نہایت درجہ مفید ہونگے اور مواد تازہ ہوگا۔

سوالات

(۱) بیان کرو۔ وہ کون سی صورت ہے کہ دو شخص ہین جو آپسمین ایکدوسرے کا چچا ہوتا ہے۔

(۲) بیان کرو کہ میت کے شوہر و پدر و مادر اور ۲ پسر اور ۳ علاتی بہن اور ۳۔ اخیافی بہن ہین اور متروکہ للعہ روپیہ ہے پس مسئلہ کیا ہوگا اور ہر وارث کو کسقدر روپیہ ملیگا۔

(۳) جہان عصبات نہ ہون وہان کون ترکہ کو لیتا ہے۔

(۴) کیا وجہ ہے کہ چار مخرج ۲ و ۳ و ۴ و ۸ مین عول نہین ہوتا ہے۔

(۵) کیا اطفال حرام جایداد کا ورثہ پا سکتے ہین۔ اگر پا سکتے ہین تو کس سے۔

(۶) پسر و دختر کے حصہ مین کیا فرق ہے۔

(۷) بیٹے و پوتے کا کیا خاص حصہ ہوتا ہے۔

(۸) کیا برادران وخواہران اخیافی برادران وہمشیرگان عینی کے ہم پایہ ہوتے ہین۔

---

(۱) کذا فی شرح السراجی۔

(۹) جو شخص بسبب نا قابلیت ذاتی کے کلیتہً محروم ہون اونکی وجہ سے اور ورثہ کے حصہ مین کیا اثر پڑتا ہے۔

(۱۰) جو شخص کسی عوارض سے محروم ہوا وسکے سبب سے دیگر کے حق مین کچھ اثر ہوتا ہے یا نہین۔

(۱۱) مورث کی حیات مین وراثت سے دست بردار ہونیکا کیا اثر ہوتا ہے۔

(۱۲) زوجہ کی وراثت کی مانع کونسی باتین ہین۔

(۱۳) اگر موفی تین زوجہ اور پدر و مادر اور نو بیٹے و یک دختر چھوڑے تو مسئلہ کیا ہوگا اور ترکہ ...۔ ہے فی اسم کسقدر ملیگا۔

(۱۴) ایک شخص نے دو زوجہ اور پندرہ پسر اور تین دختر وارث چھوڑے اور ترکہ صمامعہ روپیہ ہے ہر وارث کو کیا ملیگا۔

(۱۵) موفی نے تین زوجہ ۴ جدہ۔ ۵ دختر وارث چھوڑا ترکہ للعہ ہے فی وارث کسقدر ملیگا۔

(۱۶) بیان کرو کہ دو شخص آپسمین ایکدوسرے کے قرابت خال رکھتے ہین کیونکر ہوگا۔

(۱۷) کیونکر ممکن ہوگا کہ ایک شخص عم دوسرے کا دوسرا اوس شخص کا ماموں ہووے۔

(۱۸) کسطرح ممکن ہے کہ دو شخص آپسمین ایکدوسرے کے پدر کا عم ہو۔

(۱۹) بیان کرو کہ دو شخص آپسمین ایکدوسرے کی مادر کا عم کیونکر ہوسکتا ہے

(۲۰) کیونکر ہوگا کہ ایک موفی کے وارثین صرف (۱۷) اناث ہین اور متروکہ بھی (۱۷) اشرفی ہے ہر یک عورت کو ایک ایک اشرفی ملے۔

(۲۱) ایک شخص کا متروکہ ...... ہے کیا وجہ اوسکی حقیقی بہن کو ایک روپیہ ملتا ہے۔

(۲۲) ایک عورت کے وارث زوج و مادر و دو خواہر عینیہ و یک خواہر اخیافی ہے اور متروکہ اوسکا سے اور ایک جاریہ و یک انگشتری تھی اوسمین سے زوج جاریہ کو اور مادر انگشتری کو میراث مین اپنی لیلیے پس دونوشی کی کیا قیمت ہوگی۔

(۲۳) ایک عورت حاملہ کہتی ہے کہ اگر پسر تولد ہو تو مجکو ثمن حصہ ہے باقی تمام وہ لیگا اور اگر دختر پیدا ہو تو نصف وہ اور نصف مین لون گی اگر ولد مرجاوے تو وارث تمام ترکہ کی ہون۔ اسکی کیا صورت ہے۔

(۲۴) ایک عورت حاملہ کہتی ہے کہ پسر تولد ہو تو وہ وارث نہوگا اور اگر دختر پیدا ہو تو وارث ہوگی۔ کیونکر ممکن ہے۔

(۲۵) کونسی صورت ہے کہ ایک عورت حاملہ کہتی ہے کہ اگر پسر متولد ہو تو وہ اور مین وارث ہون گے اور اگر دختر پیدا ہو تو ہم دونو محروم رہینگے

(۲۶) ایک حاملہ کا بیان ہے کہ پسر و دختر توام پیدا ہون تو وارث ہین صرف دختر پیدا ہو تو محروم ہوگی۔ کیونکر ہوگا۔

(۲۷) عورت حاملہ بیان کرتی ہے کہ پسر پیدا ہو تو مین محروم رہونگی اور وہ وارث ہوگا در صورت دختر تولد ہونے کے مین وارث تمام ترکہ کی ہون۔ بیان کرو کونسی صورت ہے۔

(۲۸) کیونکر ہوگا کہ ایک شخص کی زوجہ غائب ہے وہ شخص کہتا ہے اگر زوجہ غائبہ میری زندہ ہو تو وہ وارث ہے مجکو کچھ نہین اور اگر وہ مردہ ہے تو مین وارث ہون۔

(۲۹) بیان کرو کہ کونسی صورت ہے کہ یک شخص کہتا ہے کہ زوجہ غائبہ میری زندہ ہو تو مین اور وہ ہر دو وارث ہین اگر مردہ ہے تو مجکو کچھ نہین۔

(۳۰) کیونکر ہوگا کہ ایک شخص مجیب ہے کہ زوجہ غائبہ میری زندہ ہو تو میں وارث ہون اوسکو کچھ نہین اور اگر فوت ہوئی ہو تو مین وارث نہین ہون

(۳۱) جیان کرو ایک شخص کی چار زوجہ ہین ایک کو نصف اور ثمن کا نصف ملتا ہے۔ دوسرے کو ربع اور ثمن کا نصف اور باقی دو کو ثمن باقی ملتا ہے کونسی صورت ہے۔

(۳۲) کون صورت ہے کہ ایک عورت اور زوج اوسکا سہ ربع میراث لیوین اور ایک عورت اور شوہر اوسکا ربع باقی پاوین۔

(۳۳) کیونکر ہوگا کہ ایک عورت کے چار شوہر ہون اور چارون وارث ہون

(۳۴) کسطرح ممکن ہے کہ ایک عورت چار برادرون کو مرۃ بعد اولی نکاح کی ہو اور بعد موت اونہون کے وارث نصف مال کے اونکے ہووے۔

(۳۵) کیونکر ہوگا کہ ایک شخص کی ایک زوجہ اور سات سالے یعنی برادران زوجہ ہین اور ایک برادر حقیقی اوس شخص کا ہے پس زوجہ اور سات سالی میراث علی السویہ پاوین اور برادر عینی میت کا محروم ہو جاوے۔

(۳۶) وہ کونسی صورت ہے کہ باوجود عم حقیقی کے مامون وارث ہووے

(۳۷) یہہ کونسی صورت ہے کہ زید عمرو سے کہتا ہے کہ دو عمہ و دو خالہ و دو جدہ و دو خواہر و دو زوجہ تیری وارث میرے ہین۔

(۳۸) کیونکر ممکن ہے کہ زید کہتا ہے کہ بعد موت میرے جو چار فرزند ہین پہلے فرزند کو ایک اشرفی اور جو باقی رہیگا اوسکا خمس اور دوسرے فرزند کو دو اشرفی اور باقی کا خمس اور تیسرے فرزند کو ۳ اشرفی اور باقی مین کا خمس چوتھے فرزند کو جو باقی رہے وہ دیا جاوے۔ ایسی تقسیم از روی فرائض اللہ درست ہو۔

(۳۹) وہ کونسی صورت ہے کہ عمرو یہہ وصیت کیا ہے کہ میرے جو ۵ بیٹے ہین پہلے کو ایک روپیہ اور جو باقی رہتا ہے اوسکا سدس دوسرے کو دو روپیہ اور باقی کا سدس اور تیسرے کو تین روپیہ اور بقیہ کا سدس اور چوتھے کو چار روپیہ اور سدس باقی اور پانچوین کو جو بچ رہیگا پہنچایا جاوے۔ از روے وراثت یہہ تقسیم درست ہو۔

(۴۰) کون صورت ہے کہ خالد کہتا ہے کہ میرے آٹھ پسرون مین اول کو دس روپیہ اور بقیہ کو نوان حصہ دوم کو بیس اور نوان حصہ بقیہ کا سیوم کو سے اور نوان حصہ باقی کا چہارم کو للعہ اور نوان حصہ باقی کا اور پنجم کو صہ اور نوان حصہ بقیہ کا ششم کو سے اور بقیہ کا نوان حصہ ہفتم کو .... اور باقی کا نوان حصہ ہشتم کو جو باقی رہے وہ دیا جاے۔ از روے فرائض اللہ اسکا نفاذ جائز ہو۔

(۴۱) وہ کون صورت ہے کہ میت کے ذکور ورثہ کو میراث ملے اور جملہ اناث محروم ہو جاوین۔

(۴۲) شرعاً متبنی کیون نہین منزلہ بالنسب یا مولاے موالاۃ سمجھا جاتا ہے۔

(۴۳) ایک شخص دو وارث چھوڑا دونون آپسمین قرابت بھائی بہن کی رکھتے ہاین کیا وجہ بھائی میراث پاوے اوسکی بہن محروم ہو جاوے۔

(۴۴) بیان کرو کہ کیا وجہ ہے شوہر زوجہ کا وارث نہو اور زوجہ شوہر کی وارث ہو۔

(۴۵) ورثاء ذوی الفروض و ورثاء عصبات مین قوی کون ہین۔

(۴۶) سواے برادر و خواہر اخیافی اور کون برادر و خواہر ہے جنمین تقسیم میراث کی لصفا لصف ہو گی۔

(۴۷) جدہ صحیحہ ابویہ وجدہ صحیحہ امیہ کے محجوب ہونے مین کیا فرق ہے

(۴۸) وہ کون صورت ہے کہ ایک عورت ایک شخص کی میراث سے ازراہ زوجگی اور بھی دختر پسر کے مختلف حصے پاوے۔

(۴۹) کسی صورت مین زوج عصبہ ہو سکتا ہے یا نہین اگر ہو سکتا ہے تو بتلاؤ وہ صورت کون ہے۔

(۵۰) کوئی صورت ایسی بتلاؤ کہ ترکہ ذوی الفروض مین ہی بٹجاوے اور عصبات کے لیے باقی نہ ہے۔

(۵۱) جتنے حصص ذوی الفروض کے ہین وہ کامل ترکہ کے نصف وربع وثمن وثلث سے ہے مگر ترکہ سے ایسا حصہ نہو وہ کون صورت ہے۔

(۵۲) کوئی ایسی صورت بتلاؤ کہ ایک میت کے ورثہ مین زوجین ہون۔

جوابات

(۱) زید خالد کی مادر سے اور خالد زید کی مادر سے انکاح کیے ہر دو سے دو فرزند پیدا ہوے وہ دونون آپسمین ایکدوسرے کے عم اخیافی ہوتے ہین۔

(۲) مسئلہ من (۱۲) مضروب ۷ تصحیح من ۸۴ — نسبت تباین

زید

شوہر	پدر	مادر	پسر	۷	۳ علاتی بہن	۳ اخیافی بہن
۳/۲۱	۲/۱۴	۲/۱۴	۵/۳۵		م	م

حل

ربع وسدس کے اجتماع سے مسئلہ ۱۲ سے ہوا ۷ پسر پر ۵ سہم غیر منقسم اور نسبت تباین ہے لہذا ۷ سے ضرب کیے ۸۴ سے تصحیح ہوئی بہنین ابوجہ پسر محروم ہوئین اور ردیہ اوسیقدر ملیگا جتنے سہام مسئلہ کی رو سے ملے ہین کیونکہ مقدار ردیہ کی اوسیقدر بغرض صحت مسئلہ بیان کی گئی ہے۔

(۳) یہ سوال دو جواب پر حاوی ہے اگر ذوی الفروض اور عصبات نہون تو ترکہ پھر اونہین ذوی الفروض کو ملیگا درصورت ذوی الفروض نہ ہونے کے ذوی الارحام ترکہ لین گے۔

(۴) یہ ایسے مخارج ہین کہ انسے حصص ٹھیک بٹ جاتے ہین یا بچ رہتا ہے۔

(۵) اپنی ماتون کی جایداد کا ورثہ پاسکتے ہین۔

(۶) دو فرق ہے ایک وہ کہ حصہ دختر معینہ ہے حصہ پسر غیر معینہ ہے دوسرا یہ کہ پسر کا حصہ دوگونہ ہوتا ہے دختر سے۔

(۷) کوئی خاص حصہ نہین ہے جسقدر ذوی الفروض سے بچ جائیگا وہ تمام لین گے۔

(۸) ہمپایہ نہین ہین دو وجہ سے ایک یہہ کہ اخیافی عصبات نہین ہوتے ہین دوسری وجہ یہہ کہ عینی مین تقسیم للذکر مثل حظ الانثیین ہے اخیافی مین بالمناصفہ۔

(۹) کچھ اثر نہین پڑتا ملاحظہ ہو فرائضیہ (۱۷۲)

(۱۰) یہہ اثر ہوتا ہے کہ وہ دوسرےکا حاجب ہوتا ہے حسب فرائضیہ (۱۷۲)

(۱۱) کچھ اثر نہین ہوتا کیونکہ جب تک کوئی حقیت پیدا نہوا وسمین کوئی قول و فعل کرنا کالعدم ہے۔

(۱۲) بلانکاح زوجہ ہونا یا طلاق واقع ہوجانا۔

(۱۳) مسئلہ من (۲۴) مضروب ۱۹ تصحیح من ۴۵۶ متروکہ الاناصفہ نسبت تباین

۲۴	۳ زوجہ	پدر	مادر	۱۳	۹ پسر		ایک دختر
	۳/۵۷	۴/۷۶	۴/۷۶		۱۸/۲۳۴	۱۹/۱۳/۲۴۷	۱/۱۳

حل

ثمن وسدس کے ہونے سے مسئلہ ۲۴ سے ہوا۔ ۹ پسر و یک دختر کے روس ۱۹ ہوے اون کو ۱۳ اسہام ملے وہ منکسر ہین اور نسبت تباین ہے لہذا ۱۹ سے ضرب کیے ۴۵۶ سے تصحیح ہوئی۔ دیکھو ترکہ بھی اسیقدر تبلایا گیا جسقدر پر کہ تصحیح ہوئی۔

(۱۴) مسئلہ من (۸) مضروب ۶۶ تصحیہ من (۵۲۸) نسبت تباین

۲ زوجہ — ۱۵ پسر — ۳ دختر

حل

اہل فرض صرف زوجہ ہے لہذا ۸ سے مسئلہ ہوا۔ پسران و دختران کے روس ۳۳ ہوتے ہین اون کو ۷ سہام ملے جو غیر منقسم ہین اور ایک سہم ۲ زوجہ پر بھی منکسر ہے دونون مین نسبت تباین ہے ۲ کو ۳۳ مین ضرب کیے ۶۶ ہوے ۶۶ کو مسئلہ مین مضروب کیے ۵۲۸ سے صحت ہوئی۔ دیکھو ترکہ بھی اسیقدر ہے۔

(۱۵) مسئلہ من (۸)، باقی (۷)، مضروب ۵ تصحیہ من ۴۰ مضروب ۶ تصحیہ ۲۴۰) از روے مسئلہ فرضیہ $\frac{5}{(6)}$

۳ زوجہ — ۴ جدہ ۵ — ۵ دختر

حل

یہ مسئلہ ردیہ ہے اسلیے زوجہ کے فرض پر مسئلہ ۸ سے کیا گیا ایک سہم زوجہ کا جا کے ۷ بچے وہ جداۃ و دختران پر نہین بٹتے از روے مسئلہ فرضیہ کے ۵ سہم ہوتے ہین دونون مین نسبت تباین ہے لہذا ۵ سے اصل مسئلہ

مین ضرب کیے ۱۲۰ ہوے اور ۲۴۰ سے جو حصص تینون فریق کو پہنچے وہ بھی قسمت پذیر نہین تمام صورتون مین نسبت تباین ہے لہذا روس روس مین تمام کے ضرب کرنے سے ۶۰ ہوے ۶۰ کو ۴ مین جو مسئلہ سے ضرب کیے (۲۴۰) سے تصحیح ہوئی۔ متروکہ للعلامے ہو دیکہو تصحیح مسئلہ کا دوگونہ ہے ہر وارث کو حصہ معینہ کا دوچند ملتا ہے۔

(۱۶) خالد نے زید کی دختر سے زید نے خالد کی دختر سے نکاح کیے دونو سے دو پسر پیدا ہوے پس دونون ایکدوسرے کے ماموں علاتی ہوتے ہین

(۱۷) ایک شخص ایک عورت کو نکاح کیا کہ اوس عورت کی مان اوس شخص کے پسر کی زوجہ تھی پس اوس شخص سے جو فرزند پیدا ہوا اوس پسر کا برادر علاتی ہے اور اوسکے فرزند کو عم علاتی ہوا اور وہ پسر کا فرزند اوس شخص کی زوجہ کو برادر اخیافی ہوتا ہے پس اوس شخص کے فرزند کو ماموں اخیافی ہوا یعنی دونون کے فرزند آپسمین ایک عم علاتی دوسرا خال اخیافی ہوگا۔

(۱۸) خالد بکر کی جدہ کو اور بکر خالد کی جدہ کو نکاح کیے اون سے دو پسر پیدا ہوے پس وہ دونون آپسمین ایک دوسرے کے پدر کو عم اخیافی ہوتے ہین

(۱۹) زید نے عمرو کی پوتی سے اور عمرو زید کی پوتی سے رشتہ زوجیت باندہے اون سے دو لڑکے تولد ہوے پس وہ دونون لڑکے ایکدوسرے کی مان کو عم علاتی ہوتے ہین۔

(۲۰) مسئلہ من (۱۲) عول ۱۷ متروکہ (۱۷) اشرفی

۳ زوجہ	۲ جدہ	۴ خواہر اخیافیہ	۸ خواہر معینہ
۳ع۱	۲ع۱	۴ع۱	۸ع۱

جملہ (۱۵) عورت ہین برابر فی اسہم ایک اشرفی پہونچتی ہے۔

(۲۱) مسئلہ مین (۲۴) مضروب ۵ تصحیح مین (۶۰۰) نسبت تباین

زوجہ	مادر	۲ دختر	۱۲ برادر علتی	خواہر علتیہ
$\frac{3}{75}$	$\frac{4}{100}$	$\frac{16}{400}$	۲۴	۲۵ / ۱

برادران ویک خواہر کے روس ۲۵ ہوے نسبت تباین ہے لہذا تصحیح (۶۰۰) سے ہوئی جو خواہر علتیہ کو اسصورت مین ایک روپیہ ملیگا۔

(۲۲) مسئلہ مین ۶ عول ۹

زوج	مادر	۲ خواہر حقیقی	ایک خواہر اخیافیہ
۳	۱	۴	۱

تینون خواہرون کے ۵ سہم ہوتے ہین۔ ۳۰ کو ۵ پر قسمت کیے تو ۶ روپیہ فی سہم پڑے پس معلوم ہوا کہ انگشتری ۶ روپیہ کی تھی اور جاریہ (۱۸) روپیہ کی ہوئی۔

(۲۳) ایک عورت اپنے غلام کو آزاد کرکے خود نکاح کرلی وہ غلام اوسکو حاملہ چھوڑکر مرگیا پس پسر تولد ہوا تو ثمن صرف زوجیت کا بوجہ عصبہ نسبیہ کے ملیگا۔ اگر دختر ہو تو نصف ترکہ وہ لیگی باقی نصف ترکہ حاملہ ازراہ ولا لیگی

(۲۴) مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ بلحاظ ذکورہ

شوہر	مادر	پدر	دختر	بہو حاملہ جنین پوتا ہوگا
۳	۲	۲	۶	کچھ ندارد

مسئلہ مین (۱۲) عول (۱۵) باعتبار انوثت

شوہر	مادر	پدر	دختر	بہو حاملہ	جنین پوتی
۳	۲	۲	۶		۲

(۲۵) مسئلہ ردیہ (۶) بلحاظ انوثت

۲ دختر	حاملہ (یہہ پوتی بھی ہے اور دوسرے پوتے کی زوجہ بھی ہے)
۲	

حاملہ جنین پسر پوتی

مسئلہ مین (۳) مضروب ۳ تصحیح من (۹)			باعتبار ذکورۃ
۲ دختر	حاملہ یعنی پوتی		جنین پوتا
۲/۳		۱/۳	
۶	۱		۲

لڑکی پیدا ہونیکی صورت مین حاملہ وجنین پوتیان ہوتی ہین لہذا محروم ہین
لڑکا پیدا ہوا تو عصبہ ہوکر مان کو اپنے عصبہ بالغیر بنالیگا۔

جواب دیگر

(۲۵) میت نے ایک کنیز کو اپنی یہہ کہدے کہ تو اگر لڑکا جنے تو آزاد ہے
پس درصورت لڑکا تولد ہونے کے وہ جاریہ اور اوسکا لڑکا ہر دو آزاد ہونگے
بوجہ آزادی کے ہر دو وارث ہونگے۔ اگر لڑکی پیدا ہو تو بوجہ رقیت ہر دو محروم
ہون گے۔

(۲۶) ایک شخص کے ورثہ دو خواہر عینیہ اور زوجہ پدر حاملہ ہے درصورت پسر
و دختر تولد ہونے کے بعد دونیے ثلثان ہر دو خواہر عینیہ کو ثلث باقی پسر و دختر
کو از راہ عصوبت کہ برادر و خواہر علاتی میت کے ہوتے ہین پہونچیگا اگر دختر
پیدا ہونے کی صورت مین بجہت عدم عصوبت و وجود عینیتین کے محروم
ہوگی کل ترکہ ہر دو خواہر عینیہ کو پہونچیگا۔

(۲۷) عورت ایک غلام کو اپنے آزاد کرکے بھائی سے اوسکے نکاح کی اور وہ عبد
بعد فوت برادر خود فوت ہوا اسصورت مین پسر پیدا ہو تو پسر برادر معتق کا
ہوتا ہے بوجہ حضور عصبہ نسبیہ کے تمام مال پر وارث ہوگا وہ زن مذکور محروم
ہوگی درصورت ولادت دختر کے وہ عورت ولائً وارث تمام ترکہ کی ہوگی

(۲۸) ایک شخص کی مادر و دو خواہر حقیقی اور وہ سایل کہ برادر علاتی میت
کا ہے اور زوجہ اوسکی میت کی خواہر اخیافی ہوتی ہے جو غائب ہے

درصورت زندگی غائبہ کے مسئلہ ۶ سے ہوگا سدس مادر کو اور ثلثان دو خواہر عینیہ کو اور سدس باقی اوس غائبہ کو اور باقی کچھ نہیں رہتا ہے وسائل بوجہ عصبہ ہونے کے محروم ہے اور اگر غائبہ مذکورہ فوت ہوئی ہو تو وہ سدس باقی عصوبتہً اوسکو پہونچیگا۔

(۲۹) عورت کے ورثہ مادر و شوہر و برادر اخیافی اور یہہ کہنے والا کہ پسر عم اوس میت کا ہے اور زوجہ غائبہ اوسکی میت کی دختر ہے موجود ہین در صورت زندہ رہنے کے مسئلہ ۱۲ سے ہو کر نصف غائبہ کو اور مادر کو سدس اور زوج کو ربع اور باقی نصف سدس اوس پسر عم کو از راہ عصوبت ملتا ہے اور برادر اخیافی بوجود دختر سے محروم ہوگا اور اگر قبل از مورث دختر فوت ہوئی ہو تو مادر کو ثلث اور زوج کو نصف اور برادر اخیافی کو سدس اور وہ پسر عم کو بسبب استغراق ترکہ ذوی الفروض مین کچھہ نہین پہونچتا۔

(۳۰) ایک عورت کے ورثہ زوج و مادر و جد اور یہہ سوال کنندہ برادر علاتی ہے اور ایک خواہر اخیافیہ کہ وہ زوجہ غائبہ ہے درصورت حیات اوس غائبہ کے مسئلہ ۶ سے ہوگا زوج کو (۳) مادر کو (۱) اور جد کو (۱) اور ایک سہم جو باقی رہتا ہے وہ سوال کنندہ یعنی برادر علاتی کو عصوبتہً ملتا ہے اور غائبہ جد سے محروم ہوگی درصورت فوت غائبہ کے زوج کو ۳ اور مادر کو ۲ جد کو (۱) ملتا ہے اور برادر علاتی بسبب باقی نہ رہنے متروکہ کے حصص ذوی الفروض سے محروم ہوتا ہے۔

(۳۱) وہ شخص ایک دختر عمہ اور ایک دختر خالہ اور دو زن اجنبیہ سے صیغہ زوجیت پڑہایا ہے بجز اونکے اور کوئی ورثہ نہین ہین اسصورت مین مسئلہ ۴ سے اور تصحیح ۱۶ سے ہوگی ہر چہار کو از راہ زوجیت ربع ترکہ ملیگا اور

سہ ربع باقی مین دو ربع دختر عمہ کو اور ایک ربع بنت خالہ کو کہ ذوی الارحام
مین ملتا ہے۔

(۳۲) متوفی کی ایک خواہر علاتیہ اور ایک خواہر اخیافیہ اور دو پسر عم کہ
ایک اونمین اوس میت کا برادر اخیافی بھی ہوتا ہے موجود ہین پس وہ پسر
عم کہ برادر اخیافی میت کا ہے ساتھ خواہر علاتیہ کے دوسرا پسر عم خواہر اخیافیہ
سے نکاح کیا ہو اسصورت مین مسئلہ ۶ سے ہوگا نصف خواہر علاتیہ کو اور سدس
خواہر اخیافیہ کو اور سدس اوس پسر عم کو کہ برادر اخیافی میت ہے ملیگا۔ اور
سدس باقی ہر دو پسر عم مین بالعصوبت تقسیم ہوگی پس خواہر کا نصف اور
اوسکے زوج کا سدس بابتہ اخیافی اور نصف سدس بابتہ عصوبت جملہ سہ ربع
اور خواہر اخیافیہ کا سدس اور اوسکے شوہر کا نصف سدس تمام یکربع ہوتا ہے

(۳۳) چار شخص دعوی زوجیت کا ایک عورت کی کرین اور وہ فوت ہی
اور چارون ثبوت اپنے اپنے نکاح کا گذرانین اور چارون کے بینہ برابر ہین
مگر تقدیم و تاخیر نکاح کی معلوم نہین ہوتی اور نہ عورت کسیکے مکان مین ساکن
تھی اور نہ کچھ اقرار قبل موت کے تھا اسصورت مین جو نصیب ایک زوج کا
ہوگا ہر چہار پر قسمت کیا جاوے گا۔

(۳۴) اسصورت مین مال برادر اول کا لاله اور دوم کا سما اور سیوم کا سما
اور چہارم کا ما ہے جمال لاله ہوے پس وہ عورت اولاً نکاح مین برادر اول
کے آئی بعد موت اوسکے کہ متروکہ لاله ہے ربع یعنی ماله بابتہ زوجیت کے ملے
باقی سما تین برادرون پر بحساب فی اسم ماله ماله کے تقسیم ہوے من بعد برادر
دوم کو نکاح کی بعد موت اوسکے کہ متروکہ لاله تھا ربع یعنی ماله پاے باقی سما
دو برادرون پر سما سما تقسیم ہوے پس ازان برادر سیوم کو زوج گردانی ہو

کی ہے مگر عم عصبہ ہو کر میراث پاتا ہے عمہ ذوی الارحام مین ہونے سے
محروم ہوتی ہے

(۴۴) اگر کوئی شخص مرض الموت مین طلاق دے تو زوجہ میراث سے
شوہر کی محروم نہوگی بلکہ شوہر میراث سے اوس مطلقہ کے محروم ہوگا۔

(۴۵) ورثا عصبات قوی ہین ذوی الفروض سے ملاحظہ ہو فرائضیہ (۲۶۹)

(۴۶) میت کے ایک برادر عینی و ایک خواہر علاتیہ ہو یا یک خواہر حقیقی و یک
برادر عینی ہو تو تقسیم نصفا نصف ہوگی۔

(۴۷) یہہ فرق ہے کہ ابویہ۔ مادر و پدر دونون سے محجوب ہو جاتی ہے اسیہ
صرف مادر سے محجوب ہوتی ہے۔

(۴۸) یہہ صورت مجوس مین ہوتی ہے کہ وہ اپنی دختر و خواہر سے نکاح کرتے ہین

(۴۹) ہندہ کا زوج جو اوسکا پسر عم ہے از راہ فرضیت و عصوبت میراث پائیگا۔

(۵۰) مسئلہ من ۱۲ اعول (۱۳) زید

شوہر	مادر	پدر	دختر	پوتا
۳	۲	۲	۶	ندارد

(۵۱) وہ صرف مان کی تیسری صورت ہے بسبب پدر و احد الزوجین کے بقیہ
ترکہ کا ثلث پاتی ہے۔

(۵۲) یہہ صورت بالکل غیر ممکن ہے یا تو صرف زوج رہیگا یا زوجہ۔

خاتمہ

ایک نقشہ نمبر (۱۴) اسکے ساتھ منسلک ہے جسکے ملاحظہ سے جملہ وارثان کی حالات
بمقابلہ یکدیگر معلوم ہو جاتے ہین اس نقشہ مین زیادہ رعایت یہہ ہے کہ بلحاظ
قول مفتی بہ حصص درج کیے گئے ہین۔ صد ہزار شکر یہ نذر خدا سے

محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم س بالمناصفہ م	بالاشتراک س ثلثان م	محروم س ربع م	محروم س ربع م
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	بالاشتراک س ثلثان م	کل	محروم س ربع م	محروم س ربع م
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	کل س ۵ سدس م	کل س ۵ سدس م	بالاشتراک	بالاشتراک
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	کل س ۵ سدس م	کل س ۵ سدس م	بالاشتراک	بالاشتراک
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	بالاشتراک	محروم س سدس م	محروم س سدس م
محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	محروم	بالاشتراک	کل	محروم س سدس م	محروم س سدس م
ثلث	ثلث	ثلث	محروم	محروم	بالاشتراک	کل	کل	کل	کل
ثلث	ثلث	ثلث	محروم	بالاشتراک	کل	کل	کل	کل	کل
ثلث	ثلث	ثلث	بالاشتراک	کل	کل	کل	کل	کل	کل
محروم	محروم	بالاشتراک	ثلثان	ثلثان	ثلثان	کل	کل	کل	کل
محروم	بالاشتراک	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	کل	کل	کل	کل
بالاشتراک	کل	کل	ثلثان	ثلثان	ثلثان	کل	کل	کل	کل

رب العزت کا کہ ایسے علم بزرگ و دقیق کو مجھ ناچیز و بے تمیز سے عرصہ اقرب
مین تمام کو پہونچایا۔ خداوندا اگرچہ کہ یہہ گنہگار کوئی ذریعہ و وسیلہ عبادت و بندگی
کا تیری اپنی بہبود کے لیے بالکل نہین رکھتا ہے صرف تیرے فضل و کرم کا امیدوار
ہی یا خدا تصدق سے تیرے حبیب کے اس گنہگار کا خاتمہ بالخیر کر اور عذاب
قبر کو آسان فرما اور روز حشر تیرے محبوب کی شفاعت کبریٰ نصیب فرما

اور اس دنیا ناپایدار مین تاحیات باعزت و حرمت

فارغ البال رکھ اور مقاصد دلی دینی و دنیوی برلا

بحرمتہ النبی وآلہ الامجاد بالنون والصاد

صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ

وازواجہ واہل بیتہ وسلم

۲۷ جمادی الاولے

سنہ ۱۳ ہجری

قدسی

م

رقمزدہ عالیجناب عالم بی عدیل فقیہ بی بدیل اوستاد زمان ہادی دوران وحید العصر فرید الدہر حضرت مولانا و اوستادنا مولوی محمد جمال الدین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

یہہ رسالہ از ابتدا تا انتہا میری مطالعہ مین آیا مین نے اوسکو کتب مطولہ شرعیہ سے مطابق پایا بلکہ اون کتب سے بہی اسمین فواید مزید ہین حقیقت یہہ ہے کہ طرز جدید اور مبتدیون کو اس فن کے نہایت مفید ہے بلکہ مجہکو امید ہے نا واقفان بہی اسکو ایک بار بتوجہ مزید مطالعہ کر لیوین تو اس علم مین رشید ہو جاوین بسا نقشے اور سوالات اور بہت سی کلیات و نکات مولف نے اسمین ایجاد و ایزاد مرقوم کیا ہے کہ اون کا سراغ کتب قدیمہ مین معدوم ہے پس اوسکے مطالعہ سے خاطر نہایت شاد ہوا اسلیے اوسکی تاریخ مین دو قطع مین نے حسب حال اوس نسخہ کے انشا کیا جو ذیل مین ثبت ہے

قطعات

فرائض مین شوکت نے لکہا جو نسخہ ۔۔۔ ہی پاکیزہ گویا کہ ذات النصب ہے
اگرچہ اردو زبان مین وہ لکہا ۔۔۔ ولیکن بہ از نسخہاے عرب ہے
مین تاریخ دل سے جو پوچہا تو بولا ۔۔۔ کہ یہہ نسخہ رینا نہایت عجب ہے
۱۳۰۶ ہجری

دیگر

شوکت نے عجیب نسخہ لکہا ۔۔۔ حل جاتا ہے جس سے حال توریث
الفت نے کہا بلا سر جد ۔۔۔ کشاف مسالک مواریث
۱۳۰۶

دیگر

لکھا افضل الدین نے یہہ نسخہ جب | بوضع پسندیدہ طرز سلیس
تھی الفت کو تاریخ کی جو تلاش | دیا دل ندا- یہہ فرایض نفیس

کلام بلاغت نظام افصح الفصحا و ابلغ البلغا حضرت جناب حکیم غلام دستگیر صاحب قبلہ المتخلص بہ مسعود مدظلہ

قطعات تواریخ

کیا خوب لکھے ہین افضل الدین | نایاب دلایل فرایض
تاریخ کہی یہہ مشتری نے | نادیدہ مسایل فرایض

دیگر

گو طبع ہوے جہان مین مسعود | اچھے اچھے رسائل فرایض
پر جمع کیے ہین افضل الدین | کچھہ اور دلائل فرایض
خوبی یہہ ہے کہ بے نصیبا وس سے | ہو تا نہین سائل فرایض
کھل جاتے ہین عقدہاے مشکل | اللہ رے فضائل فرایض
سال اوسکا کہا زروے افضل | دل- گنج مسایل فرایض

قطعہ تاریخ شاعر رنگین خیال شیرین مقال محب دلی مرزا قاسم علی صاحب المتخلص بہ اخگر

در فارسی

افضل الدین کہ در ریاض سخن | ہست شگفتہ طبع او چون گل
در فرایض نوشت نسخہ خوش | کہ ورد و درج گشتہ مسائل کل

ہمچو اوراق گل نمودش حل | پیچ نسخے کہ بود چون سنبل
سالش از روی اجتہاد انگر | گفت مجموعۂ فرائض گل
۱۳۰۱

دیگر در اردو

شوکت کہ مرادہ ہمدم یکتا ہے | یہہ نسخہ فرائض میں عجب لکھا ہے
انگر نے سروش سے جو پوچھی تاریخ | بولا کہ یہہ مجموعہ فرائض کا ہے
۱۳۰۱

از نتایج افکار نازک خیال شاعر بی مثال فہیم و ذکی

مرزا محمد تقی صاحب

قطعہ

بنوشت در مسایل یک نسخہ عجایب | تالیف افضل الدین آمد کتاب فایض
چون فکر بہر سال نیکوئی او نمودم | تاریخ طبع گفتم۔ قانونچہ فرائض
۱۳۰۶

دیگر

تم نے یہہ محمد افضل الدین | لکھی ہے عجب کتاب فایض
کیا خوب تقی نے یہہ رقم کی | تاریخ۔ خواہیہ فرائض
۱۳۰۱

دیگر

کیا خوب محمد افضل الدین | تم نے یہہ لکھی کتاب فایض
کی فکر تقی جو مین نے لکھا | سال اوسکا۔ مقدم الفرائض
۱۳۰۶